

# مالا بد مِنْهُ اُردو

الموسوم به

## کشف الحاحیہ

فقہ حنفی کے ابتدائی اہم اور ضروری مسائل پر  
علامہ قاضی شہار الدین دہلوی کی مشہور و مقبول کتاب کا  
سلیس اور عام فہم اردو ترجمہ

مترجم

حضرت مولانا محمد نور الدین صاحب چٹھامنی

باہتمام

نیا زمند حاجی محمد زکی عفی عنہ نبیر عالیجناب حاجی محمد سعید صاحب

ناشر

سید امین مکینی  
ارکب منزل  
پاکستان چوک کراچی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

# کشف الحاجۃ

معرفہ

## مالا بد منہ اردو

بہت اہتمام  
نیاز مند حاجی محمد زکی عفی عنہ نمبر ۱۰۰۰ علی بن ابی حاجی محمد سعید صاحب

فالشکر  
ادب منزل  
پاکستان چوک، کراچی

ایم۔ ایچ۔ ایم  
سعید کمپنی

مطابق

ایجوکیشن پریس  
پاکستان ہرک راکراچے

---

تاریخ طبع

مطابق

---

قیمت

---

# فہرست

نمبر شمار	مضمون	نمبر شمار	مضمون	نمبر شمار
۱	حمد و نعت و سبب ترجمہ	۵	۱۸ کتاب الصلوٰۃ	۲۲
۲	فہرست کتب و فصول بالابدمنہ	۵	۱۹ فصل اوقات نماز میں	۲۲
۳	کتاب الایمان	۷	۲۰ فصل شرائط نماز میں	۲۵
۴	بیان سبل و ملائکہ علیہم السلام و کتب ہماوی صحائف	۱۰	۲۱ فصل ارکان نماز میں	۲۷
۵	بیان ایمان	۱۲	۲۲ فصل واجبوں نماز میں	۲۹
۶	فصل اہتمام نماز میں	۱۳	۲۳ فصل سجدہ سہو میں	۳۰
۷	کتاب الطہارت	۱۵	۲۴ فصل طریقہ ادائے نماز بطور سنت	۳۲
۸	فصل بیان وضو	۱۵	۲۵ فصل بیان حدث در میان نماز کے	۳۵
۹	فصل نواقص وضو میں	۱۶	۲۶ فصل قضاء صلوٰۃ فائتہ میں	۳۸
۱۰	فصل بیان غسل میں	۱۸	۲۷ فصل مفسدات و مکروہات نماز میں	۳۹
۱۱	فصل غسل واجب کرنیوالی چیزوں میں	۱۸	۲۸ فصل نماز بجا میں	۴۲
۱۲	فصل نجاسات کے بیان میں	۲۰	۲۹ فصل نماز مسافر میں	۴۲
۱۳	فصل طہارت نجاست حکمی میں	۲۱	۳۰ فصل نماز جمعہ میں	۴۴
۱۴	فصل طہارت نجاست حقیقی میں	۲۱	۳۱ فصل کلا واجب نمازوں میں	۴۵
۱۵	فصل بیان پانی جاری و کثیر میں	۲۲	۳۲ فصل نماز نوافل میں	۴۷
۱۶	فصل مسائل کنویں میں	۲۲	۳۳ بیان نماز استخارہ	۴۹
۱۷	فصل یتیم میں	۲۲	۳۴ بیان نماز توبہ	۵۰

نمبر	مضمون	نمبر	مضمون	نمبر	مضمون
۷۱	کتاب الصوم	۵۰	۲۸	۳۵	بیان نماز حاجت
۷۳	فصل قضاء و کفارہ روزہ میں	۵۰	۲۹	۳۶	بیان صلوٰۃ التبیح
۷۶	فصل نفل روزے میں	۵۰	۵۱	۲۷	بیان نماز سورج گہن میں
۷۸	فصل اعتکاف میں	۵۱	۵۱	۲۸	بیان نماز استسقاء میں
۸۰	کتاب الحج	۵۲	۵۳	۳۹	فصل سجدہ تلاوت میں
	کتاب التقویٰ	۵۳	۵۵	۴۰	کتاب الجنازہ
۸۱	فصل مسائل کھانے میں	۵۴	۵۸	۴۱	فصل شہید کے بیان میں
۸۴	فصل مسائل لباس میں	۵۵	۵۹	۴۲	فصل بیان ماتم میں
۸۵	فصل احکام و طہی میں	۵۶	۶۰	۴۳	فصل زیارت قبور میں
۸۶	فصل کسب و تجارت و اجارے میں	۵۷	۶۲	۴۴	کتاب الزکوٰۃ
۹۴	فصل مسائل متفرقہ میں	۵۸	۶۷	۴۵	فصل مصارف زکوٰۃ میں
۱۰۲	کتاب الاحسان و التقرب	۵۹	۶۸	۴۶	فصل صدقہ فطر میں
۱۰۳	ترجمہ باب کلمات الکفر	۶۰	۶۹	۴۷	فصل صدقہ نفل میں

## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ۔ وَ عَلٰی اٰلِهِ  
الطَّاهِرِيْنَ۔ وَ اَزْوَاجِهِ الْمُطَهَّرَاتِ اُمَمَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ۔ وَ خُلَفَائِهِ الرَّاشِدِيْنَ الْمُهَذَّبِيْنَ  
وَسَائِرِ الصَّخَابَةِ اَئِمَّةِ الدِّيْنِ۔ كُلِّهِمْ اَجْمَعِيْنَ۔

بعد حمد اور صلوٰۃ کے فقیر عسایاں اگلیں **محمد نور الدین ولد محمد اشرف** غفر اللہ لہ ووالدہ  
متوطن اسلام آباد عرف چانگام کا حضرات اہل دین کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ یہ عاصی پرمعاصی  
علوم تحصیل کرنے کے قصد سے اول عمر میں حسب تقدیر ملک ہندوستان میں گیا تھا پھر ایک مدت  
طویل کے بعد طرف وطن مالوف آبائی کے رجوع کرتے وقت ۱۲۶۲ھ ہجری قدسی میں جب دارالامارۃ  
کلکتہ کے اندر آپہونچا تب بعض احباب وطنی نے فرمائش کی کہ رسالہ معتبرہ **مالا بد منہ** تصنیف عالم  
حقانی مقبول حضرت سبحانی جامع علوم معقول و منقول قدوة العلماء زبدۃ الفقہاء مفسر کلام اللہ  
حضرت **قاضی شہار اللہ پانی پتی** قدس سرہ کا اردو زبان میں ترجمہ کرے تاکہ عوام کو  
نفع عام پہنچے پس اس عاجز گنہگار نے نسخہ متبرکہ کا ترجمہ کرنا وسیلہ نجات کا سمجھ کر ارشاد احباب  
خاص کا بجا لا کر جو مقام دقت طلب تھا اس کو خوب سادہ و فہم کر دیا اور فوائد لایہدی بھی جا بجا لکھ دئے  
کیونکہ غرض ترجمہ کرنے سے سمجھنا عظام کا ہے نہ خواص کا اور نام اس ترجمہ کا **کشف الحاجۃ** رکھا اب  
معلوم کرنا چاہئے کہ رسالہ مذکورہ نو کتاب اور ایک خاتمہ پر مشتمل ہے۔

**اول کتاب الایمان**۔ اس میں ایک فصل ہے نماز کے اہتمام کے بیان میں۔  
**دوم کتاب الطہارت**۔ اس میں دس فصلیں ہیں **فصل پہلی** وضو کے بیان میں  
**فصل دوسری** وضو توڑنے والی چیزوں کے بیان میں **فصل تیسری** غسل کے بیان میں **فصل**  
**چوتھی** غسل واجب کرنے والی چیزوں کے بیان میں **فصل پانچویں** نجاسات کے بیان میں  
**فصل چھٹی** نجاسات محکمہ سے طہارت کرنے کے بیان میں **فصل ساتویں** نجاسات حقیقی سے  
طہارت کرنے کے بیان میں **فصل آٹھویں** پانی جاری اور پانی کثیر کے بیان میں **فصل نویں** کنز  
کے بیان میں **فصل دسویں** تیمم کرنے کے بیان میں۔

سوم۔ کتاب الصلوٰۃ۔ اس میں ہندہ فصلیں ہیں فصل پہلی نماز کے وقتوں کے بیان میں فصل دوسری نماز کی شرطوں کے بیان میں فصل تیسری نماز کے ارکان کے بیان میں فصل چوتھی نماز کے واجبات کے بیان میں فصل پانچویں حجۃ ہوا اور جماعت اور امامت کے بیان میں فصل چھٹی سنت کے طریق پر نماز پڑھنے کے بیان میں فصل ساتویں نماز میں حدیث ہونے کے بیان میں فصل آٹھویں وقتہ نماز کے قضا پڑھنے کے بیان میں فصل نویں نماز کے مفسدات اور کمروہات کے بیان میں فصل دسویں بار کے نماز پڑھنے کے بیان میں فصل گیارہویں مسافر کی نماز کے بیان میں فصل بارہویں جمعہ کی نماز کے بیان میں فصل تیرہویں واجب نمازوں کے بیان میں فصل چودہویں نفلوں کے بیان میں فصل پندرہویں جمعہ تلاوت کے بیان میں چھارم۔ کتاب الجنائز۔ اس میں تین فصلیں ہیں فصل پہلی شہید کے بیان میں فصل دوسری ماتم کے بیان میں فصل تیسری زیارت قبور کے بیان میں۔

پنجم کتاب الزکوٰۃ۔ اس میں تین فصلیں ہیں فصل پہلی زکوٰۃ کے مصرف کے بیان میں فصل دوسری صدقہ فطر کے بیان میں فصل تیسری مدقہ نفل کے بیان میں۔

ششم کتاب الصوم۔ اس میں تین فصلیں ہیں فصل پہلی قضا اور کفارہ واجب کرنے والی چیزوں کے بیان میں فصل دوسری نفل روزوں کے بیان میں فصل تیسری اعتکاف کے بیان میں۔

ہفتم کتاب الحج۔

ہشتم کتاب التقویٰ۔ اس میں پانچ فصلیں ہیں فصل پہلی کھانے کی چیزوں کے بیان میں فصل دوسری لباس وغیرہ کے بیان میں فصل تیسری وطنی وغیرہ کے بیان میں فصل چوتھی کسب اور تجارت کے بیان میں فصل پانچویں متفرقات اور آداب معاشرت اور حقوق الناس کے بیان میں۔

نہم کتاب الاحسان والتقرب۔ خاتمہ کلمات کفر اور بدعت کے بیان میں واللہ ولی التوفیق ہذا المرام۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

# کتاب الایمان

کتاب ایمان کے بیان میں محمد زکریا عظیمی صاحب نے اس کے لئے ہے کہ جو آپ اپنی پاک ذات کے ساتھ ہوتا ہے اور تمام شے اس کے پیدا کرنے کے سبب سے موجود اور وجود اور بقا میں اس کے محتاج ہیں اور وہ کسی چیز کا محتاج نہیں اور وہ اگاہے ذات اور صفات میں اور کاروبار میں اور کسی شخص کو اس کے ساتھ کسی کام میں ملجھ نہیں اور وہ وجود اس کا مانند وجود اشیا کے اور نہ حیات اس کی مانند حیات اشیا کے اور نہ علم اس کا مشی علم مخلوق کے اور نہ سننا اور نہ دیکھنا اور نہ ارادہ اور قدرت اور کلام اس کا مانند سننے اور دیکھنے اور قدرت اور ارادے اور کلام مخلوقات کے ہاں حق تعالیٰ کی ان صفات کے ساتھ مخلوقات کی ان صفات کو شرکت سمی ہے نہ حقیقی اور نہ شرکت اسمی کے یہ معنی ہیں جس طرح حق تعالیٰ کو عالم کہتے ہیں اسی طرح مثلاً زید کو بھی عالم کہتے ہیں لاکن اس عالم حقیقی کے علم کے کمال کے ساتھ کیا نسبت ہے اس مشیت خاک کے علم کو دس علیہ صفات البتاتی اور تمام صفتیں اور سب کاروبار حق تعالیٰ کے بے مانند اور بے مثل ہیں یعنی جو اس کی ذات میں ہیں دوسرے کی ذات میں نہیں مثلاً اس کی صفتوں میں سے ایک صفت علم کی دیکھو کہ یہ صفت خاص اس کی ذات کے لئے قدیم ہے اور آگاہی بسیط یعنی وہ آگاہی شامل ہے سب کو کہ سارے معلومات ازلی اور باری کو ان کے مناسب احوال اور مخالف احوال کے سمیت ایک شامل ایک آن میں جان لیا اور خاص خاص قوتوں کو جو احوال ہر ایک کے گذرتے جاتے ہیں وہ بھی ایک آن میں معلوم کر لیا کہ زید مثلاً فلا نے وقت میں زندہ ہے اور فلا نے وقت میں مردہ اور اسی طرح عمراد خالد اور بشیر وغیرہم کو بھی جانا اور جس طرح سے اس کے علم کی صفت شامل ہے سب کو اسی طرح اُس کا کلام بھی شامل ہے سارے کلام کو کہ تمام کتابیں اُتاری ہوئی تفصیل اُس کلام کی ہیں اور پیدا کرنا اور وجود میں لانا یہ صفت بھی خاص اس باری تعالیٰ کی ذات کے لئے ہے اور کسی ممکن کو طاقت نہیں کہ ایک ممکن دوسرے ممکن کو پیدا کر سکے پس سارے ممکن خواہ جو ہر ہوں خواہ عرض خواہ بندے کے کاروبار اختیار سب کے سب مخلوق اس خالق کے ہیں بندہ خالق نہیں بنا پنے کام کا نہ کسی اور چیز کا لاکن اس خالق نے ظاہری اسباب اور وسیلے کو پردہ کر رکھا ہے اپنے کام کا۔



**ف** یعنی ظاہر ہیں کہتے ہیں مثلاً زید نے یہ کام کیا اور حقیقت میں کرنے والا اس کا حق تعالیٰ ہے نزدیک پرزہ کو بیچ میں پرہ ڈالا بلکہ ظاہری اسباب کو دلیل کر دیا اپنے کام کے ثابت کرنے پر چنانچہ پتھر کے پلنے سے سارے عقلمند ہلانے والے کی طرف دوڑتے ہیں اور جانتے ہیں کہ پتھر کی ذات میں لیاقت اس حرکت کی نہیں بیشک اس کے لئے حرکت دینے والا کوئی اور ہے اسی طرح وہ عقلاً کہ جن کی آنکھیں شریعت کے سرے سے روشن ہوئی ہیں وہ جانتے ہیں کہ بندے کے افعال اختیار یہ کا خالق حق تعالیٰ ہے بندہ نہیں اس لئے کہ بندہ ممکن ہے اور ایک ممکن اپنے مانند دوسرا ممکن پیدا نہیں کر سکتا ہے خواہ وہ دوسرا ممکن کوئی فعل ہو تعالیٰ میں سے خواہ عرض ہو اعراض میں سے ہاں بندے کے اختیاری کاموں کے درمیان اور پتھر کی حرکت کے درمیان اس قدر فرق ثابت ہے کہ حق تعالیٰ نے بندے کو صورت قدرت اور صورت ارادے کی بخشی ہے نہ عین قدرت اور نہ عین ارادہ پس جب بندہ ارادہ اور قصد کسی کام کا کرتا ہے تو حق تعالیٰ اس کام کو پیدا کر دیتا ہے اور ظاہر میں لاتا ہے اس لئے کہ عادت حق تعالیٰ کی یوں جاری ہے کہ جس وقت بندہ کام کا ارادہ کرے آپ اس کو پیدا کر دیوے پس بسبب اس صورت ارادہ اور صورت قدرت کے بندے کو کاسب کہتے ہیں اور تعریف اور برائی اور ثواب اور عذاب یہ سب اس پر ثابت ہوتے ہیں اور پتھر کو حق تعالیٰ نے اس قدر صورت ارادہ اور صورت قدرت کی نہیں دی اس لئے اس کو کاسب بھی نہیں کہتے ہیں اور نہ وہ مستحق ثواب اور عذاب کا ہوتا ہے بلکہ وہ مجبور محض ہے پس پتھر اور حیوان کی حرکت کے فرق پر ایمان لانا واجب ہے اور انکار کرنا اس فرق کا کفر ہے اور خلاف شرع اور خلاف ظاہر عقل کے اور خدا کے سوا کسی کو خالق اشیا کا جانتا بھی کفر ہے اسی واسطے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہماری امت کے اندر فرقہ قدریہ مجوس ہیں۔

**ف** فرقہ قدریہ ایک فرقہ ہمارے پیغمبر علیہ السلام کی امت میں سے ہے وہ کہتے ہیں کہ بندے اپنے فعل کے قائل مطلق ہیں یعنی خالق ہیں اپنے افعال کے اور حق تعالیٰ کسی چیز میں حلول نہیں کرتا ہے اور نہ کوئی چیز اس کے وجود میں حلول کرتی ہے۔

**ف** حلول کہتے ہیں ایک چیز کے ہر جز میں دوسری چیز کے ہر جز کا داخل ہونا اور اللہ تعالیٰ نے گھیر لیا ہے ساری اشیا کو احاطہ ذاتی کے ساتھ یعنی جو احاطہ مناسب اس کی ذات کو ہے لاکن گھیرنا اس کا اس طرح پر نہیں ہے کہ ہماری ناقص سمجھ کے لائق ہووے اور اللہ تعالیٰ قرب اور معیت احاطہ کے ساتھ رکھتا ہے اور اس کا قرب بھی اس طور پر نہیں کہ ہم لوگ سمجھیں کس واسطے کہ جو چیز ہمارے دریافت کے لائق ہے وہ چیز حق تعالیٰ کی پاک ذات کے شایان نہیں اور جو چیز کشف اور شہود سے صاحبان کشف معلوم

کرتے ہیں حق تعالیٰ کی ذات اُس سے بھی پاک ہے پس ایمان غیب پر لانا چاہیے اور جو چیز صاحبان کشف کو کشف سے ظاہر اور واضح ہوتی ہے وہ مشبہ اور مثال ہوتی ہے نہ ذات پس اس کو نیچے کلمہ لا آ کہ کے چاہیے داخل کرنا اور دین کے بزرگوں نے اس طرح پر فرمایا ہے کہ ایمان لاتے ہیں ہم کہ حق تعالیٰ گھیرنے والا ساری اشیاء کا ہے اور قریب سب کے لاکن معنی اعاط اور قرب اور معیت کے ہم نہیں جانتے ہیں کہ کیا ہے۔

**ف۔** تفصیل اس اجمال کی یوں ہے کہ جو چیز کشف اور شہود سے صاحبان کشف معلوم کرتے ہیں اور اُس شے معلوم کو ذات باری کی سمجھتے ہیں۔ فی الحقیقت وہ ذات اس کی نہیں ذات اُس کی اس شے معلوم سے منفرہ ہے بلکہ ذات پاک حق تعالیٰ کی نوروں کے پردوں کے پرے ہے رسائی وہاں تک نہیں اور جو چیز کشف سے ظاہر ہوتی ہے وہ محض مشبہ ہے نہ ذات پس اس مشبہ کو نیچے کلمہ لا آ کہ کے چاہیے داخل کرنا ہرگز اس مشبہ کو ذات نہ چاہیے سمجھنا کیونکہ دین کے بزرگوں نے فرمایا ہے کہ ذات باری نے بیشک سب کو گھیرا ہے اور سب کے ساتھ قریب ہے لاکن معنی قرب اور احاطہ کے ہم نہیں جانتے ہیں کہ کیا ہیں معنی اس کی حقیقت ہم کسی طرح دریافت نہیں کر سکتے ہیں نہ کشف سے اور نہ عقل سے اور جس طرح معنی قرب اور احاطہ کے معلوم نہیں اسی طرح معنی ان الفاظوں کے بھی معلوم نہیں کہ حدیثوں اور آیاتوں میں وہ الفاظ وارد ہیں اعنی قائم ہونا اس کا عرش پر اور سمانا اس کا مون کے دل میں اور اترنا اُس کا آخر شب میں دنیا کے آسمان پر اور اسی طرح لفظ یَد اور وجہ کہ آیات قرآن کے اُن پر ناطق ہیں ان کے معنی بھی نہیں معلوم لاکن ایمان ان سب پر چاہیے لانا اور اُن کو ظاہری معنی پر حمل نہ چاہیے کرنا اور ان الفاظ کی تاویل میں نہ چاہیے آنا بلکہ ان کی تاویل علم الہی پر سپرد چاہیے کرنا ایسا نہ ہو کہ ناحق کو حق جلنے تو کیونکہ خدا کی صفتوں اور کاروبار میں بشر کو فرشتوں کو بھی حیرانی اور نادانی کے سوا اور کچھ نصیب نہیں پس بسبب نہ سمجھنے کے انکار کرنا آیتوں کا کفر ہے اور تاویل کرنی اس کی جہل مرکب۔

**ف۔** یعنی انکار کر بیٹھنا اس طرح پر کہ خدا کے لئے نہ ید ہے اور نہ وجہ اور نہ استوار اور احاطہ بلکہ مراد ید سے قدرت ہے اور مراد وجہ سے ذات اور مراد استوار سے استیلا اور مراد احاطہ سے احاطہ علمی نہ احاطہ ذاتی پس اس طرح کا انکار کرنا کفر ہے اور اس پر تاویل کر کے مراد اپنی طرف سے مقرر کر لینا بڑی نادانی ہے۔ بیت

دور بنیاں بارگاہ الست غیر ازیں پے نبرہ اند کہ ہست

اور ایک قسم دوسری قرب اور معیت حق تعالیٰ کی ہے کہ پہلی قسم کے ساتھ شرکت اسمی کے سوا اور کچھ ساتھ نہیں اور یہ دوسری قسم خاص بندوں کو نصیب ہے۔ یعنی فرشتے اور انبیاء اور اولیاء کو اور عوام مومن بھی اس قسم قرب سے بے نصیب نہیں اور یہ قرب مرتبے بے نہایت رکھتا ہے۔ اس کے ٹھہرنے کی کوئی حد مقرر نہیں چنانچہ حضرت مولوی رومؒ فرماتے ہیں۔ بعیت

اے برادر بے نہایت درگہ نیست ہر چہ بروی میرسی بروی مالیت

خواہ بھلائی خواہ برائی جو ظاہر میں آوے خواہ کفر خواہ ایمان خواہ فرمانبرداری خواہ نافرمانی جو بندے سے ظاہر ہووے سب حق تعالیٰ کے ارادے کے ساتھ ہے پر حق تعالیٰ کفر اور نافرمانی سے راضی نہیں بلکہ ان پر عذاب مقرر رکھا اور تابعداری اور ایمان لانے پر ثواب دینے کا وعدہ فرمایا کوئی یہ نہ سمجھے کہ خدا کا ارادہ اور رضامندی ایک چیز ہے بلکہ ارادہ اور چیز ہے اور رضامندی اور چیز ہے۔

## نعت رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام

اور ہزار ہزار درود بے شمار تصدق اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے کہ اگر وہ لوگ بھیجے نہ جاتے تو کوئی شخص راہ ہدایت کی نہ دیکھتا اور دین کے علموں میں نہ پہنچتا سارے انبیاء برحق ہیں ان کے آدم علیہ السلام ہیں اور آخر ان کے اور بہتر ان سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور معراج پیغمبر علیہ السلام کی اعلان کا تشریف لے جانا رات کو مکہ شریف سے بیت المقدس کی مسجد میں اور وہاں سے سانویں آسمان پر اور مددۃ المنتہی پر جانا حق ہے اور کتابیں آسمانی جو نبیوں پر اتاری ہیں تو دیت حضرت موسیٰؑ پر اور انجیل حضرت عیسیٰؑ پر اور زبور حضرت داؤدؑ پر اور قرآن حضرت محمد مصطفیٰؐ پر اور صحائف حضرت ابراہیمؑ پر اور ان کے غیروں پر علیہم الصلوٰۃ والسلام تمام حق ہیں سارے انبیاء اور خدا کی ساری کتابوں پر ایمان چاہیے لانا لکن ایمان لانے میں نبیوں اور کتابوں کی گنتی کا لحاظ نہ چاہیے رکھنا کس واسطے کہ گنتی انبیاء اور کتابوں کی دلیل قطعی سے ثابت نہیں ہوئی اور تمام انبیاء صغیرہ اور کبیرہ گناہوں سے پاک ہیں اور جو امور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے دلیل قطعی کے ساتھ ثابت ہووے ان پر ایمان چاہیے لانا اور چاہیے ایمان لانا اس بات پر کہ بیشک فرشتے بندے خدا کے ہیں اور پاک ہیں گناہوں سے اور نہ مرد ہیں نہ عورت اور نہ محتاج طرف کھانے پینے کے نگاہ رکھنے والے وحی کے ہیں اور اٹھانے والے عرش کے اور جس کام پر حکم کئے گئے ہیں اُسی پر قائم ہیں اور انبیاء اور فرشتے باوجود اس کے کہ ساری مخلوق سے بہتر ہیں اور مقرب درگاہ الہی کے لکن وہ سب خود اپنی ذات سے کچھ علم اور قدرت نہیں رکھتے ہیں

بلکہ اس مقدم میں جیسے اور مخلوق میں ویسے وہ ہیں ہاں مگر جس قدر علم اور قدرت خدا نے اُن کو دیا اس قدر جانتے ہیں اور اس قدر کا اختیار رکھتے ہیں اور وہ لوگ خدا کی ذات اور صفات پر ایمان رکھتے ہیں مگر سارے مسلمانوں کے اور خدا کی کونہ معلوم کرنے کے باب میں عاجزی اور قصور کے قائل ہیں اور ہندگی کے حقوق بجالانے میں بقدر طاقت کے کوشش کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ نے اس ہندگی پر ان کو جو توفیق دی اس کے شکر گزار ہیں خدا کے خاص بندوں کو خدا کی صفتوں میں شریک ٹھہرانا اُن کو اس کی ہندگی میں شریک جانتا کفر ہے جس طرح اور کفار خمیسوں کے انکار سے کافر ہوئے اسی طرح نصاریٰ حضرت عیسیٰؑ کو خدا کا بیٹا کہہ کر کافر ہوئے اور عرب کے مشرکوں نے فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں کہا اور علم غیب کا جاننا ان پر ستم کھا وہ بھی کافر ہوئے اور فرشتوں کو خدا کی صفتوں میں نہ چاہیے شریک کرنا اور غیر انبیاء کو یعنی مثل وہ وغیرہ کو انبیاء کی صفات میں شریک نہ چاہیے کرنا اور عصمت انبیاء اور فرشتوں کے سوا اوروں کے لئے ثابت نہ چاہیے کرنا خواہ وہ صحابہ ہو دیں خواہ اہل بیت خواہ اولیاء اور تابعدار نبیوں کے قول اور فعل کی چاہیے کرنا اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس چیز کی خبر دی اس پر ایمان چاہیے لانا اور جو فرمایا اس پر عمل چاہیے کرنا اور جس چیز سے منع کیا اس سے باز چاہیے رہنا اور جس شخص کی بات پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے قول اور فعل سے سر کے بال برابر خلاف ہو اُس کو ترک چاہیے کرنا اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ منکر اور نکیر کا سوال کرنا قبر میں حق ہے اور عذاب قبر حق ہے خاصہ کہ کافروں کو اور بعض مسلمان گنہگاروں کو بھی ہوتا ہے اور بعد موت کے قیامت کے دن اٹھنا حق ہے اور صور کا پھونکنا مارنے اور جلانے کے لئے حق ہے اور اول صور میں پھٹ جانا آسمانوں کا اور گر پڑنا ستاروں کا اڑنا پہاڑوں کا اور فنا ہونا زمین کا اور دوسرے صور میں نکل آنا مردوں کا قبروں سے اور پھر پیدا ہونا عالم کا بعد فنا کے حق ہے اور حساب دن قیامت کا اور گواہی دینی اعضا کی اور تولنا عملوں کا رازوں میں اور رکھنا پل صراط کا دوزخ کی پیٹھ پر کہ تلوار سے تیز زیادہ اور بال سے باریک زیادہ ہے حق ہے اور اس پل صراط پر بعض مانند بجلی اور بعض مانند گھوڑے تیز رو کے اور بعض آہستہ چلے جائیں گے اور بعض کٹ کر دوزخ میں گریں گے اور شفاعت انبیاء اور نیک آدمیوں کی حق ہے اور حوض کوثر حق ہے پانی اس کا سفید زیادہ و دودھ سے اور میٹھا زیادہ شہد سے ہے اور اس کے پاس کوزے ہوئے گئے مانند ستاروں کے جو شخص اُس سے ایک بار پی و بیگا اس کے بعد پیاسا نہ ہو و بیگا اور حق تعالیٰ عفو ہے اگر چاہے گناہ کبیرہ کو بغیر توبہ بخش دیوے اور اگر چاہے صغیرہ پر عذاب کرے اور جو شخص صدق دل سے توبہ کرتا ہے گناہ اس کا حق تعالیٰ موافق وعدے کے بیشک بخش دیتا ہے اور کفار ہمیشہ دوزخ

کے عذاب میں رہیں گے اور گنہگار مسلمان اگر روزِ خ میں پڑیں گے تو آخر کار خواہ جلدی خیرہ دیر سے بیشک نکلیں گے اور بہشت میں داخل ہو دیں گے اور بعد اس کے بہشت میں ہمیشہ رہیں گے اور مسلمان گناہ کبیرہ کرنے سے کافر نہیں ہوتا اور نہ ایمان سے باہر ہوتا ہے اور جو اقسام دوزخ کے عذاب کے ہیں اہنی سانپ اور بچھو اور زنجیریں اور رطوق اور آگ اور گرم پانی اور کانٹے اور پیپ کہ بغیر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان عذابوں کا ذکر فرمایا اور قرآن ان پر ناطق ہے سب حق ہیں اور جو اقسام بہشت کی نعمتوں کے ہیں اہنی کھانا پینا اور خوراک اور مکانات مصفا اور غیر ان کے یہ بھی حق ہیں اور بہشت کی نعمتوں میں سب سے عمدہ نعمت خدا کا دیدار ہے کہ سارے مسلمان حق تعالیٰ کو بہشت میں بغیر حجاب کے دیکھیں گے لکن نہ کوئی کیفیت اور نہ کوئی مثال ہوگی۔

**ف۔** تحقیق اس کی یوں ہے کہ دنیا میں جب ہم کوئی چیز دیکھتے ہیں تو اس کے ساتھ دوسری چیز بھی دکھائی دیتی ہے اس سبب سے مقابلہ اور طرف اور دوسرے خصوصیات عتس کی نظر میں یہ سارے لحاظ ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے دیکھنے میں سب چیزیں محو ہو جائیں گی اور حق تعالیٰ کے ساتھ دوسری کوئی چیز اصل دکھائی نہ دیگی اس سبب سے لحاظِ جہت اور مقابلہ اور دوسرے خصوصیات کا عقل کی نظر سے ساقط ہو گا یہ خلاصہ ہے تقریر تفسیر عزیز کا۔

ایمان عبادت ہے تصدیق کرنا دل سے رغبت کے ساتھ اور اقرار زبان کے ساتھ لکن اقرار زبانی ضرورت کے وقت ساقط ہو جاتا ہے۔

## بیانِ ایمان

**ف۔** تفصیل اس اجمال کی یوں ہے کہ دل کے سچے اعتقاد سے رسول اور احکام شرع کو حق جاننا اور ان احکام پر رغبت کرنا اور زبان سے بھی اقرار کرنا اس کا نام ایمان ہے اور جو فقط اقرار زبانی ہو اور تصدیق قلبی نہ ہو تو اس کو ایمان نہیں کہتے ہیں اور جو دل میں یقین ہو اور زبانی اقرار موقوف ہو ضرورت کے لئے تو اس کو ایمان کہتے ہیں مثلاً کسی شخص کو کا فر زور سے کلمہ کفر کا کہلا دے اور وہ کہے کہ تو یقیناً مارا جائے تو اس صورتِ ناچاری میں اگر اقرار زبانی موقوف ہو جائے تو بھی ایمان باقی رہے گا اور صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سب عادل تھے کوئی فاسق نہ تھا اگر کسی سے کبھی کوئی گناہ ظاہر ہوا پس وہ تائب ہوا اور بخشا گیا اور بہت آیتیں قرآن کی اور بہت حدیثیں صحابیوں کی تعریف سے پڑھیں اور قرآن میں یہ بھی ہے کہ وہ سب آپس میں پیارا اور ملاپ رکھتے تھے اور کافروں کے مقابلہ اور ان کی سزا دینے پر بڑے سخت تھے جو شخص یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ صحابہ آپس میں بغض اور دشمنی رکھتے تھے وہ شخص قرآن کا منکر ہے اور جو شخص ان کے ساتھ بغض

اور خشکی رکھتا ہے قرآن میں اس کو کافر کہنا آتا ہے چنانچہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے لِيَعْظِيَهُمْ الْكَفَارَ تاکہ دوزخ میں ڈالے بسبب ان کے کافروں کو صحابہؓ یاد رکھنے والے قرآن کے اور روایت کرنے والے فرقان کے تھے پس جو شخص منکر صحابہ کا ہوگا اس کو قرآن اور قرآن کے سوا ایمان کی اور متواترات خبروں پر ایمان لانا ممکن نہ ہوگا۔

ف۔ وجہ ممکن نہ ہونے کی یہ ہے کہ قرآن کے سوا جو چیزیں ایمان کی ہیں یہ ساری ہم سب لوگوں کو صحابیوں کے وسیلے سے پہونچیں پس اگر اس نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو معاذ اللہ فاسق یا فاجر کہا تو روایات ان کی اس کے نزدیک ہرگز قابل سند کے نہ ہونگی جب روایات ان کی قابل سند کے نہ ہوں گیں تو قرآن کا اثرنا رسول علیہ السلام پر اور اس کا برحق ہونا کس طرح پر ثابت ہوگا اور اجماع صحابہؓ اور آیتوں سے ثابت ہوگا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ سارے اصحاب سے افضل ہیں بعد ان کے عمر رضی اللہ عنہ اور سارے اصحاب نے ابو بکرؓ کو افضل جان کر ان کی خلافت پر بیعت کی اور ابو بکرؓ کے حکم سے عمرؓ کی خلافت پر بیعت کی اور ابو بکرؓ کے بعد عمرؓ کی افضلیت پر اجماع ہوا اور عمرؓ کے بعد تین دن صحابہؓ نے آپس میں مشورہ کیا پھر عثمانؓ کو افضل جان کر ان کی خلافت پر اجماع کیا اور بیعت کی اور عثمانؓ کے چچھے تمام صحابہ مہاجرین اور انصار نے جو مدینہ میں تھے سب نے علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیعت کی جس نے علی کرم اللہ وجہہ کے ساتھ قضیہ کیا وہ خطا پر تھا لاکن بدگمانی کسی صحابہ پر نہ چاہیے کرنی اور ان کی آپس کی لڑائی قضیہ کو نیک محل پر قیاس چاہیے کرنا اور ہر ایک صحابہ کے ساتھ اعتقاد اور محبت چاہیے رکھنی یہی عقیدہ اہل حق کا ہے یعنی اہل سنت اور جماعت کا۔

## فصل در اہتمام نماز۔ نماز کی کوشش کرنے کا بیان

اول عقیدہ درست کرنا چاہیے عقیدہ درست کرنے کے بعد بدنی عبادتوں میں سب سے عمدہ عبادت نماز ہے۔ صحیح مسلم میں جائز ہے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہوئے در میان بندہ مومن اور در میان کفر کے ترک نماز ہے یعنی ترک نماز کفر میں پہونچاتا ہے اور احمد اور ترمذی اور نسائی نے روایت کی بریدہ سے اور بریدہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ ہمد در میان ہمارے اور در میان آدمی کے نماز ہے جو شخص نماز ترک کر لگا کافر ہوگا اور ابن ماجہ نے ابی الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ کہا ابی الدرداء نے کہ وصیت کی مجھ کو میرے دوست پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم

ے کہ شرک خدا کے ساتھ نہ کرے تو اگرچہ مارا جائے یا جلایا جائے تو اور تا فرمائی بابت نہ کرے تو اگرچہ حکم کریں تجھ کو کہ الگ ہو جا اپنی عورت سے اور اولاد اور مال سے نماز فرض قصداً ترک مت کر کہ جو شخص نماز فرض قصداً ترک کرتا ہے ذمہ خدا کا اُس سے چھوٹ جاتا ہے۔

ف۔ یعنی کسی حال پر حق تعالیٰ اس کی حمایت نہیں کرتا ہے اور احمد اور دائی اور بیہقی نے روایت کی عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے اور عمرو نے آل سرور علیہ السلام سے کہ جو شخص نماز پر محافظت کرے گا اُس کو نور اور حجت اور خلاصی ہوگی دن قیامت کے اور جو محافظت نہ کرے گا اس کو نہ نور اور دلیل نہ خلاصی ہوگی اور ہوویگا وہ شخص فرعون اور ہامان اور قارون اور اُئی بن خلف کے ساتھ اور ترمذی نے عبد اللہ بن شفیق سے روایت کی کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی ایسی چیز کو نہ جانتے تھے کہ اس کا چھوڑنا سبب کفر کا ہووے مگر نماز کو یعنی نماز چھوڑنے سے جانتے تھے کہ ترک کر لے والا اس کا کافر ہوا سبب ان حدیثوں کے امام احمد حنبل قصداً ایک نماز ترک کر لے والے کو کافر جانتے ہیں اور امام شافعیؒ اس کو حکم قتل کا کرتے ہیں نہ حکم کفر کا اور نزدیک امام اعظمؒ کے اس شخص کو ہمیشہ قید رکھنا واجب ہے جب تک توبہ نہ کرے واللہ اعلم پس چاہیے جانتا کہ نماز کے لئے شرائط اور ارکان ہیں چنانچہ عنقریب ذکر کئے جائیں گے اور نماز کے شرکاء میں سے ہے پاک کرنا بدن کا نجاست حقیقی اور حکمی سے اور پاک کرنا مکان اور کپڑے کا پس چاہیے کہ پہلے مسائل طہارت کے سیکھیں اللہ تعالیٰ توفیق عطا کریں۔

# کتاب الطہارۃ

اس میں دس فصلیں ہیں

فصل پہلی۔ وضو کا بیان

جان لو کہ وضو میں چار چیزیں فرض ہیں پہلے دھونا منہ کا ماتھے کے بالوں سے ٹھڈی کے نیچے تک اور دونوں کانوں تک دوسرے دھونا دونوں ہاتھوں کا کہنی سمیت تیسرے مسح کرنا چوٹائی سر کا چوتھے دھونا دونوں پاؤں کا کھنچے سمیت اگر ٹھڈا بھی گھنی ہو دے تو پہونچانا پانی کا ڈار بھی کے بالوں کے نیچے ضرور نہیں اگر ان چار اعضا سے ناخن کے برابر بھی سوکھا رہ جائے تو وضو درست نہ ہوگا اور نزدیک امام مالک اور شافعی اور احمد رحمہم اللہ کے نیت اور ترتیب بھی وضو میں فرض ہے اور نزدیک امام مالک کے ایک عضو سوکھنے کے قبل دوسرے کا دھونا بھی فرض ہے اور نزدیک امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے بسم اللہ کہنی اور پانی منہ اور ناک میں ڈالنا بھی فرض ہے اور احمد اور مالک کے نزدیک تمام سر کا مسح کرنا بھی فرض ہے پس احتیاط وہ ہے کہ یہ سب افعال ادا کئے جائیں اور یہ سب افعال نزدیک امام اعظم کے سنت ہیں۔

مسئلہ سنت وضو میں یہ ہے کہ پہلے دونوں ہاتھ پہونچوں تک تین بار دھو دے اور بسم اللہ الرحمن الرحیم کہے اور تین بار پانی منہ میں ڈالے اور مسواک کرے اور تین بار پانی ناک میں ڈالے اور ناک جھاڑے اور تین بار تمام منہ دھو دے اور تین تین بار دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت دھو دے اور مسح تمام سر کا ایک مرتبہ کرے اور دونوں کانوں کو بھی سر کے ساتھ مسح کرے اُس کے لئے نیا پانی لینا شرط نہیں اور اگر پانوں میں موزہ ہو دے اور پورے وضو کے بعد موزہ پہنا گیا ہے تو مقیم کو چاہیے کہ حدیث کے وقت سے ایک رات اور ایک دن تک موزہ پانوں سے نہ نکالے اس موزہ پر مسح کرنا ہے اور مسافر کو چاہیے کہ حدیث کے وقت سے تین رات اور تین دن تک موزہ پانوں سے نہ نکالے اور



صبح موزہ پر کرتا رہے۔

ف۔ حدث کے وقت سے صبح کی مدت مقرر کر لے کی مثال یوں ہے کہ ایک مقیم نے مثلاً فجر کے وقت وضو کر کے موزہ پہنا اور اس کا وضو اس دن کی مغرب تک رہا جب مغرب کی نماز پڑھ چکا تب وضو ٹوٹا تو اس مقیم کے صبح کی مدت اس مغرب سے لے کر دوسرے دن کی مغرب تک شمار ہے اور جو صبح کا وضو کر کے موزہ پہنا تھا اور اسی وضو سے اس دن کی مغرب پڑھی تھی تو اس کا حساب نہ ہوگا اور اگر موزہ بچھا ہوا ہے اس طرح پر کہ چلنے میں تین انگلی کے برابر پانوں ظاہر ہوتا ہے تو صبح کرنا اس موزے پر درست نہ ہوگا اگر ایک شخص با وضو ہے اس نے ایک موزے کو پانوں سے اس حد تک نکالا کہ اکثر حصہ قدم کا اپنی جگہ سے موزے کی پنڈلی میں آیا یا موزے کے صبح کی مدت تمام ہوئی تو ان دونوں صورتوں میں موزے نکال کر دونوں پانوں کو دھو کر اور دوبارہ ان تمام وضو کا ضرور نہیں مگر نزدیک مالک کے اعادہ وضو کا ضرور ہے اور ہاتھ کی تین انگلی کے برابر موزے کا صبح کرنا فرض ہے پانوں کی پیچھ پراور سنت صبح میں یہ ہے کہ پانچوں انگلیاں ہاتھ کی پانچوں پانوں کی انگلیوں کے شروع سے پنڈلی تک کھینچے اور یہ نزدیک امام احمد کے فرض ہے اور اس میں احتیاط ہے اور پورے وضو کے بعد یہ دعا پڑھے اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنْ اَشْوَابِنِىْ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَسْتَغْفِرُكَ وَالْوَبْ اِلَيْكَ گواہی دیتا ہوں میں اس بات کی کہ کسی کی بندگی نہیں سوا اللہ کے کہ وہ ایک ہے اُس کا کوئی شریک نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندے اس کے ہیں اور رسول اس کے بار خدایا کر دے تو مجھ کو توبہ کرنے والوں میں اور کر دے تو مجھ کو پاک لوگوں میں پاکی بولتا ہوں میں تیری اے اللہ اور مشغول ہوں تیری تعریف میں اور بخشش مانگتا ہوں تجھ سے اور توبہ کرتا ہوں تیری طرف، اور دُور کعبت نماز پڑھے تحیۃ الوضو کی۔

## فصل دوسری وضو توڑنے والی چیزوں کا بیان

جو چیز گے یا پیچھے کی راہ سے نکل آوے وہ چیز وضو توڑنے والی ہے اور نجاست سائلہ مثل لہو یا پیپ کے بدن سے نکل کے اس مکان تک پہنچے کہ جس کا دھونا غسل یا وضو میرا لازم ہوتا ہے تو وضو ٹوٹ جاوے گا۔

ف۔ جان تو کہ نجاست کا بدن کے اندر سے نکل جانے کے بعد اس کا بہنا بھی شرط ہے اس لئے کہ اگر نجاست بدن سے نکلے اور نہ پہے تو اس صورت میں وہ نجاست وضو نہ توڑے گی مثلاً ہو کہ زخم کے سرے پر آگیا اور نہ بہا تو یہ لہو وضو نہ توڑے گا اور دوسری شرط اس میں یہ ہے کہ بہنا اس نجاست کا ایسے مکان پر ہووے کہ جس کا دھونا فرض ہوتا ہے خواہ غسل کی حالت میں خواہ وضو کی حالت میں تب وضو توڑنے والی ہوگی اور اگر نجاست بدن سے نکل کر بہے لاکن اس مکان پر نہ پہنچے کہ جس کا دھونا فرض ہوتا ہے غسل یا وضو میں بلکہ اس مکان پر پہنچے کہ جس کا دھونا فرض نہیں ہوتا ہے تو اس صورت میں بھی وہ نجاست باہر آنے والی وضو نہ توڑے گی مثلاً آنکھ میں خون نکل آیا لاکن آنکھ کے باہر نہ بہا تو اس خون کے نکلنے سے وضو نہ ٹوٹے گا اس لئے کہ اندر آنکھ کے دھونا نہ غسل میں فرض ہے نہ وضو میں اور قے منہ بھر کے نکلنے سے وضو ٹوٹتا ہے خواہ وہ قے کھانا ہو خواہ پت خواہ لہو حما ہو اسوا بلغم کے اور نزدیک ابو یوسفؒ کے اگر بلغم پیٹ سے منہ بھر کر نکلے تو وضو نہ توڑے گا اور اگر لہو بھوک سمیت نکل آوے اور بھوک کا رنگ سرخ کر دیوے تو وہ لہو وضو نہ توڑے گا اور اگر بھوک کا رنگ زرد کر دیوے تو نہ توڑے گا اور اگر تھوڑی تھوڑی قے کسی باریکی میں اگر ایک مثلی کے سبب سے کی ہے تو ابو یوسفؒ کے نزدیک یہ ہے کہ وہ قے جمع کی جاوے۔

ف۔ اگر جمع کرنے کے بعد منہ بھرے تو اس سے وضو ٹوٹے گا اور اگر اس قدر نہیں تو نہ ٹوٹے گا اور نزدیک امام محمدؒ کے یہ ہے کہ اگر مجلس متحد ہے یعنی ایک مجلس ہے تو وہ قے جمع کی جائے گی یعنی نزدیک امام محمدؒ کے اتحاد مجلس کا معتبر ہے نہ اتحاد سبب کا پس اگر ایک مجلس میں چند بار قے کی ہے تو اس کو بعد جمع کرنے کے دیکھا جائے کہ اگر وہ منہ بھرے تو وضو ٹوٹ جائے گا اور اگر اس قدر نہیں تو نہ ٹوٹے گا اور نیند خواہ چست سو جاوے خواہ کر دے خواہ تکیہ لگا کر کسی چیز پر اس طرح پر کہ اگر تکیہ نکالا جاوے تو گر پڑے اور سو جانا کھڑے یا بیٹھے بغیر تکیہ کے رکوع یا سجدے میں ناقض وضو کا نہیں لاکن رکوع اور سجدہ سنت کے طور پر ہونا شرط ہے۔

ف۔ یعنی اس میں پیٹ ران سے دُور ہے اور دونوں بازو زمین سے دُور ہیں اور اگر ایسا نہ ہوئے بلکہ اس کے برعکس ہووے تو رکوع اور سجدے میں سونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور یا رخ نمازی کے قہقہے کی ہنسی وضو توڑ دیتی ہے رکوع اور سجدے والی نمازیں اور دیوانگی اور بیہوشی اورستی سے ہر حال میں وضو ٹوٹتا ہے یعنی حالت نماز میں بھی اور اس کے غیر میں بھی اور مباشرت فاحشہ وضو توڑتی ہے۔

ف۔ مباشرت و احشہ اس کو کہتے ہیں کہ مرد اور عورت دونوں ننگے ہوویں اور ایک کا بدن دوسرے کے بدن سے لگ جاوے پر دخول نہ ہووے اور وضو مخصوص یا کسی عورت کو ہاتھ لگانے سے نزدیک امام اعظم کے وضو نہیں ٹوٹتا اور نزدیک دوسرے اماموں کے ٹوٹتا ہے اور ادنیٰ کے گوشت کھانے سے نزدیک امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے وضو ٹوٹتا ہے اور پچنان ان سب سے بہتر ہے۔

## فصل تیسری غسل کا بیان

فرض غسل میں تین ہیں۔ ایک تو بدن کا دھونا اور دوسرا غرہ کرنا تیسرا ناک میں پانی ڈالنا اور سنت غسل میں یہ ہے کہ اول ہاتھ دھوئے بعد اس کے وضو کرے لیکن اگر پانی جمع ہونے کی جگہ میں نہاوے تو پاؤں بعد نہلنے کے دھو لے دے اور تین بار سارے بدن کو دھو دے اور عورت پر فرس ہے یا نی ہو نجانا گندھے ہوئے بالوں کی جرد میں اور کھولنا بالوں کا فرو نہیں اور اگر مرد کے سر پر بال ہوویں تو کھولنا ان کا دوسرے جرد تک دھونا ان کا فرض ہے۔

## فصل چوتھی غسل واجب کرنیوالی چیزوں کا بیان

تین چیزیں غسل واجب کرنے والی ہیں۔ ایک ان میں سے دلی ہے واجب کرتی ہے غسل فاعل اور مفعول پر خواہ قبل تلخیص ہو خواہ دُبیر میں اگرچہ منی نہ نکلے دوسری ان میں سے نکلنا منی کا کد کر شہوت کے ساتھ جاگتے میں وہ نکلے خواہ نیند میں اور خواب دیکھنے سے غسل واجب نہیں ہوتا بغیر نزال کے اور اگر منی شہوت کے ساتھ کود کر خارج ہووے تو غسل واجب ہوگا لاکن منی جس وقت اپنے مکان سے جدا ہووے اس وقت شہوت ہونا شرط ہے پس اگر منی اپنے مکان سے شہوت کے ساتھ جدا ہوئی اور اس نے سر ذکر کو پکڑ لیا شہوت رک گئی بعد چھوڑنے کے نکل پڑی تو اس صورت میں بھی غسل واجب ہوگا اور اگر بدن شہوت کے منی اپنے مکان سے جدا ہووے اور نکل پڑے تو امام اعظم کے نزدیک غسل واجب نہ ہوگا تیسری ان میں سے حیض اور نفاس ہے جب موقوف ہوں یہ دونوں تب غسل واجب ہووے۔

۱۔ اور جو بال کھلے ہوں تو تمام بالوں کا دھونا فرض ہے۔ ۲۔

۳۔ قبل مقام پیشاب عورت کا اور دُبیر مقام پاخانہ ۱۲

مسئلہ۔ کثرت حیض کی تین دن ہیں اور اکثر مدت انکی دس دن پس اس مدت کے اندر جس رنگ کا ہو ہو خالص سپید کے سوا وہ ہو حیض کا ہے اور اکثر مدت نفاس کی چالیس روز ہے اور اس کی کثرت مدت نہیں پس اس چالیس روز کے درمیان جس رنگ کا ہو ہو گا سوا خالص سپید کے وہ ہو نفاس میں شمار ہو گا اور حیض کے دنوں میں جو خون تین دن سے کم ہو یا دس دن سے زیادہ خون حیض کا نہیں بلکہ بیماری ہے نماز اور روزہ کا مانع نہیں ہوتا اور اسی طرح حالت نفاس میں جو خون چالیس دن سے زیادہ ہو جاوے تو دس روز تک مرض نہ کہا جاوے گا اور اگر دس دن سے زیادہ ہو تو جتنے دن زیادہ عادت سے بڑھیں گے سوائے دن مرض کے ہیں اور جو عادت تھی سو قائم رہے گی۔

ف۔ مثلاً کسی عورت کو عادت حیض کی چھ روز تھی اس نے خلاف عادت کے دس دن تک ہو دیکھا اس صورت میں عادت سے بڑھ کر جو چار دن ہو دیکھا وہ بھی گنتی میں حیض کے ہوئے اور اگر مثلاً تیرہ دن ہو دیکھا تو اس صورت میں عادت کے بعد جو سات دن بڑھے وہ استحاضہ میں شمار ہونگے نہ حیض میں اور عادت جو اس کی تھی سو قائم رہی اور اول حیض والی کہ جو ہو دس دن سے سوا ہو وہ بیماری کہلاوے گی۔

ف۔ مثلاً ایک نو برس کی عورت نے پہلی بار چودہ روز تک ہو دیکھا پس دس دن حیض کے ٹھہرے اور چاندن استحاضہ کے اور ٹھہر کر مدت پندرہ دن سے کم نہیں ہوتی اور جو ٹھہرا اُس سے کم ہو اور وہ ٹھہر حیض کے اندہ پایا جاتے تو وہ بھی حیض میں گنا جائے گا نہ ٹھہریں۔

ف۔ مثلاً کسی عورت کو ہر چاند میں حیض کی عادت دس دن کی تھی جب اس کی عادت آپہنچی تب اس نے ایک دن خون دیکھا بعد اس کے آٹھ دن تک پاک رہی پھر دسویں دن ہو دیکھا اس صورت میں جو بیچ میں آٹھ دن پاک رہی وہ حیض میں شمار ہوں گے اس لئے کہ ٹھہر متخلل کم ہے پندرہ دن سے اور دوسری صورت یہ ہے کہ اگر اس عورت نے ایک دن خون دیکھا بعد اس کے چودہ روز پاک رہی پھر پندرہویں دن خون دیکھا تو اس صورت میں اول کے دس دن حیض میں شمار ہوں گے اور آخر کے چھ روز پاکی میں یہ دونوں صورتیں موافق مذہب امام ابو یوسفؒ کے ہیں اور اکثر علماء کا فتویٰ اسی پر ہے حیض اور نفاس میں نماز معاف ہو جاتی ہے اور روزے کو بھی وہ دونوں مانع ہوتے ہیں ہمدوزے کا قضا کرنا ہوتا ہے اور وطی حیض اور نفاس میں حرام ہے نہ استحاضہ میں اور حیض اگر دس دن کے آگے موقوف ہو جاوے تو عورت کے نہائے بدون وطی درست نہ ہوگی مگر

اس صورت میں درست ہوگی کہ بعد موقوف ہونے حیض کے وقت ایک نماز کا گذر جائے اور دس دن گزرنے کے بعد جب موقوف ہو تو بغیر غسل کے بھی وطی درست ہے اور اکثر اماموں کے نزدیک اس صورت میں بھی بغیر غسل کے وطی درست نہیں۔

مسئلہ۔ بے وضو کے قرآن چھونا درست نہیں اور تعمیر ہاتھ لگائے پڑھنا درست ہے اور ناپاکتے اور حیض اور نفاس والی کو نہ چھونا درست ہے اور نہ پڑھنا اور اُن کو مسجد میں جانا اور کعبہ کا طواف کرنا بھی درست نہیں۔

## فصل پانچویں نجاسات کا بیان

پیشاب جانور ماکول اللحم اور گھوڑے کا اور بیٹ چڑیوں غیر ماکول اللحم کی نجاست خفیف ہے جو چوتھائی کپڑے سے کم میں بھر جاوے تو معاف ہے نماز اس کپڑے پر جائز ہوگی لاکن اگر تھوڑے پانی میں گرے گی تو پانی پسید کر دے گی اور جو حال چڑیا ماکول اللحم کا پاک ہے سوائے مرغ اور بط کے۔  
**ف۔** ماکول اللحم کہتے ہیں ان جانوروں کو جن کا گوشت حلال ہے اور غیر ماکول اللحم اُن کو کہتے ہیں کہ جن کا گوشت حرام ہے۔ آدمی کا پیشاب اگر چہ طفل ہو اور گد ہے اور تمام حیوان غیر ماکول کا پیشاب اور گوا آدمی کا اور گوبر لید وغیرہ چار پالیوں کا نجاست غلیظ ہے اور جانور کا بہنے والا ہو بھی نجاست غلیظ ہے اور شراب اور مٹی بھی اور نجاست غلیظ دو قسم کی ہے ایک پتلی دوسری گاڑھی پتلی میں روپے کے مقدار ہتھیلی کے غار برابر گاڑھی میں ساڑھے چار ماتھے کے انداز معاف ہے لاکن تھوڑے تھوڑے پانی کو اس قدر بھی ناپاک کرتی ہے اور جھوٹا آدمی اور گھوڑے اور جانور ماکول کا اور پسینا ان سب کا اور پسینا گدھے اور خچر کا پاک ہے اور جھوٹا بلی اور چوہ ہے اور گھر میں رہنے والے جانوروں کا اور بچہ گیر چڑیوں کا مکروہ ہے اور جھوٹا کتے اور سنورا اور بھاٹنے والے چوپائے اور سوان کے اور حرام گوشت والے جانوروں کا نجس ہے اور پیشاب کی چھینٹیں اگر سوئی کے سر کے مانند پڑ جاویں تو معاف ہیں۔

۱۔ اور غسل کرنے کے لئے ۱۲۔

۲۔ جس کو غسل کرنا واجب ہے ۱۲۔

۳۔ جو نفرتہ آدمی ۱۲۔

## فصل چھٹی نجاست حکمی سے پاکی حاصل کرنے کا بیان

جان تو کہ نجاست حکمی سے پاکی حاصل نہیں ہوتی ہے مگر پانی سے خواہ وہ پانی مینہ سے اترتا ہو یا زمین سے نکلا ہو مانند پانی دریا اور کنوئیں اور چشمے کے مطلب یہ ہے کہ درخت اور پھل کے پانی سے جیسے پانی تر بوز یا کیلے کا اس سے پاکی حاصل نہیں ہوتی اور اگر پانی میں کوئی پاک چیز گر جائے مانند مٹی اور صابون اور زعفران کے تو وضو اس سے درست ہے مگر جب اس پانی کو گاڑھا کر دے یا جوڑے اُس کا پانی کے برابر یا پانی سے زیادہ مل جائے چنانچہ آدھ سیر گلاب آدھ سیر پانی میں مل گیا یا پانی کا نام باقی نہ رہا مثلاً نام اس کا شور یا سرکہ یا گلاب وغیرہ ہو گیا تو ان صورتوں میں وضو اور غسل اُس پانی سے بالاتفاق جائز نہ ہوگا اور نجس کپڑے وغیرہ کا اُس سے دھونا جائز ہے امام اعظمؒ کے نزدیک اور نزدیک امام شافعیؒ اور محمدؒ اور غیر ان دونوں کے جائز نہیں۔

## فصل ساتویں نجاست حقیقی سے پاکی حاصل کرنے کا بیان

جرمنی گاڑھی خشک کپڑے پر لگ جاوے تو گھر چنے سے کپڑا پاک ہوتا ہے اور تلوار وغیرہ مس کرنے سے پاک ہوتی ہے اور نجس زمین اگر خشک ہو جائے اور اثر نجاست کا اُس سے اٹھ جائے تو نماز اس پر درست ہو جائے گی نہ تمیم اور یہی حکم ہے اینٹ کے فرش کا اور درخت اور دیوار اور گھاس ٹیمرنگی ہوئی کا۔

نوٹ۔ یعنی یہ چیزیں بھی پاک ہو جاتی ہیں جب نجاست خشک ہو کر اثر سمیت جاتی ہے اور کاٹی ہوئی گھاس وغیرہ دھونے کے پاک نہیں ہوتی ہے اور جس چیز میں نجاست نظر آتی ہو اُس نجاست کا جسم دھو جانے سے وہ چیز نزدیک امام اعظمؒ کے پاک ہو جاتی ہے اور نزدیک بعض کے نجس کے جسم دور ہونے کے بعد اُس چیز کو تین دفعہ چاہیے دھونا اور ہر بار چاہیے پھوڑنا اگر ہو سکے اور نہ ہو سکے تو چاہیے خشک کرنا قطرے کے چکنے تک اور نجاست فیر دکھائی دینے والی کو تین بار سے سات بار تک چاہیے دھونا اور ہر بار چاہیے پھوڑنا اور گوہر اگر مل کر اکٹھے ہو نزدیک امام محمدؒ کے پاک ہو جاتا ہے نہ نزدیک ابی یوسفؒ کے اگر گدھا تنک کی کان میں گرا اور تنک ہو گیا تو نزدیک امام محمدؒ کے پاک ہوتا ہے اور کھال

مردار کی سٹنوار نے سے پاک ہوتی ہے۔

## فصل آٹھویں پانی جاری اور پانی کثیر کا بیان

ان دونوں پانی میں نجاست پڑنے سے پانی ناپاک نہیں ہوتا ہے اور وہ پانی نجاست غیر مرقی پر بہنے سے ناپاک ہوتا ہے مگر جس وقت نجاست کا رنگ یا مزہ یا بو اس میں ظاہر ہو تو نجاست ہوگا اور اگر کتا پانی کی نہر میں بیٹھ جائے یا کوئی مرد اس میں گر جائے یا قریب پر تلے کے نجاست چٹھن ہو اور مینہ کا پانی اس چھت کے پرنالے سے بہہ رہا ہو ان صورتوں میں اگر پانی سکتے اور نجاست کا مینا ہو بہہ رہا ہے تو نجاست ہوگا اور اگر ایسا نہیں تو پاک ہے اور تھوڑا سا پانی تھوڑی سی نجاست گرنے سے پلید ہوتا ہے اور پانی قلتین کا کہ باغ مشک پانی ہوتا ہے اور ہر مشک مقدار ستور مل کے ہے نزدیک اکثر اماموں کے آب کثیر ہے۔

ف۔ وزن ایک رطل کا چھتیس روپے کے برابر ہوتا ہے دہلی کے سگے سے چنانچہ صدقہ فطر کی فصل میں بیان اس کا آویگا پس ایک رطل پر حساب کر لینا چاہیے اور رطلوں کو اور نزدیک امام اعظم کے آب کثیر اس کو کہتے ہیں کہ ایک طرف کے پانی ہلانے سے دوسری طرف کا پانی نہ لے اور پچھلے علماء نے اس کا اندازہ کیا کہ جس پانی کا چاروں طرف دس دس گز ہووے وہ آب کثیر ہے۔

## فصل نوٹ کنویں کا بیان

اگر کوئی جانور کنویں میں گر کے مر جائے۔ پس اگر بھول گیا یا ریزہ ریزہ ہوا تو تمام پانی اس کنویں کو نکالنا ضرور ہے اور اگر نہ پھولا اور ریزہ ریزہ ہوا پس اس صورت میں اگر جانور بڑا ہے مثل بلی۔ کہ یا اس سے بھی بڑا تو بھی سارا پانی نکالنا چاہیے اور اگر تین جانور اوسط مرتبہ کے گرجائیں جب بھی یہی حکم ہے و اگر جانور چھوٹا ہے مانند چوہے یا گوزیا کے تو بیس ڈول کھینچنا چاہیے تیس تک اور کبوتر اور اس کے مانند کے مرنے سے چالیس ڈول نکالنا واجب ہے ساٹھ تک اور تین گوزیا کا ایک کیوزہ حکم ہے واللہ اعلم۔

## فصل دسویں تمیم کا بیان

اگر مقلی پانی پر قادر ہووے اس سبب سے کہ پانی ایک کوس کے فرق پہ ہے اور کوس چار ہزار قدم

نہ یعنی دھونے سے ۔ ۱۱ کتب معتبرہ فقہ میں بی کو متوسط جانوروں میں لکھا ہے ۱۲۔

کایا۔ اس کے پاس پانی موجود ہے لاکن بیماری پیدا ہونے کا یا صحت میں دیر لگنے کا یا مرض کی زیادتی کا خود کرتا ہے یا پانی کے گھاٹ پر دشمن یا بچاڑ کھانے والا جانور بیٹھا ہے یا پاس پانی ہے دڑتا ہے نہ اگر اس پانی سے وضو کرے تو آپ پیا سارہ جاوے یا کنواں پاس ہے پر ڈول اور تہی میسر نہیں ان سب صورتوں میں اسے جائز ہے کہ وضو اور غسل کے عوض تیمم کرے زمین کی جنس پر خواہ مٹی ہو خواہ بالو خواہ زرخوار گچ خواہ پتھر سرخ خواہ سیاہ خواہ مرمر بشرطیکہ یہ چیزیں پاک ہوں۔ اول نیت تیمم کی کرے پھر وہیں ہاتھ زمین پر مار کے ایک مرتبہ تمام منہ پر ملے اور پھر زمین پر مار کے دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت ملے یہ چیزیں تیمم میں فرض ہیں اگر ناخن کے برابر بھی ہاتھ یا منہ سے کوئی عضو باقی رہے گا تو تیمم درست نہ ہوگا پس اگر ہاتھ میں انگلی تھپی ہو تو اسے ہٹا دے اور خلال انگلیوں میں کرے اور وقت سے قبل تیمم کر لینا درست ہے اور ایک تیمم سے کئی نمازیں فرض اور نفل پڑھنی بھی جائز ہیں اور جب پانی پر قاذو ہوگا تو تیمم اس کا باطل ہوگا اور نماز کے اندر قاذو ہو تو نماز اس کی ٹوٹ گئی اگر کوئی نمازی کہ بدن اور کپڑا اس کا نا پاک ہے اور وہ بیچارہ پانی کے استعمال پر قدرت نہیں رکھتا ہے تو اس کو اس نا پاکی سمیت نماز پڑھنی جائز ہے بشرطیکہ سر ڈھانکنے کے قدر کپڑا پاک اسے میسر نہ ہو۔

مسئلہ۔ اگر وضو کے اعضا میں سے ایک عضو میں مرض ہے اور پانی پیونچانے میں اس عضو پر ضرر ہوتا ہے یا مرض بڑھتا ہے تو اس کو جائز ہے کہ اس عضو پر مسح کرے اور دوسرے اعضا کو وضو کرے اور اگر دوسرے اعضا میں سے اکثر اعضا میں زخم یا مرض ہو کہ دھونا ان اعضا کا ضرر کرتا ہے تو اس صورت میں تیمم کرے۔



# کتاب الصلوٰۃ

## اسمیں پندرہ فصلیں ہیں

### فصل پہلی نماز کے وقتوں کا بیان

وقت آنے سے نماز فرض ہوتی ہے مسلمان مائل بارغ پر اور جو عورت حیض اور نفاس سے پاک ہو اس پر مسئلہ نماز کا وقت اگر تحریمہ کے قدر باقی رہ جاوے اور اس وقت میں کوئی کافر مسلمان بوجہ یا لڑکا بلوغ کو پہنچے یا دیوانہ ہوش میں آوے تو اس پر نماز اس وقت کی فرض ہوگی۔

ف۔ دوبرے وقت اس نماز کی قضا اس پر لازم ہوگی اور اگر نماز کے اخیر وقت میں عورت کا حیض یا نفاس سو قوف ہو تو اس صورت میں اگر اس قدر وقت باقی رہے کہ اس میں نہانا اور تحریمہ کرنا ہو سکتا ہے تو اس وقت کی نماز اس پر فرض ہوگی اور اگر وقت میں اس قدر وسعت نہیں ہے تو نماز اس وقت کی اس پر فرض نہ ہوگی فجر کی نماز کا وقت صبح صادق کے نکلنے سے شروع ہوتا ہے اور آفتاب کا کنارہ نظر آنے تک باقی رہتا ہے اور ظہر کا وقت بعد وپہر کے شروع ہوتا ہے اور باقی رہتا ہے جب تک سایہ ہر چیزوں کا برابر ان چیزوں کے ہوتا ہے سایہ اصل کے سوا۔

ف۔ یعنی اس برابر ہونے میں سایہ اصلی کو حساب میں شمار نہیں کرتے ہیں یہ قول امام ابی یوسفؒ اور امام محمدؒ اور باقی علماء کا ہے۔ اور امام اعظمؒ کی ایک روایت بھی اس قول کے موافق ہے اور دوسری روایت مفتی بہ امام اعظمؒ سے یہ ہے کہ جب تک سایہ ہر چیز کا دو چندان کے ہووے سو سایہ اصلی کے تب تک ظہر کا وقت نمازی کے ہاتھ سے نہ جائے گا اور سایہ اصلی کہ وہ ڈیڑھ قدم کا ہوتا ساون میں اور اس کے قبل اور بعد ایک ایک قدم بڑھتا جاتا ہے چار تک بعد اس کے دو دو قدم سا تو ان جہد ہوتا ہے ہر چیز کا اور جب وقت ظہر کا تمام ہوتا ہے خواہ اول قول کے موافق خواہ ثانی قول کے موافق تب وقت عصر کا شروع ہوتا ہے اور آفتاب کی زد کی آنے تک کامل وقت رہتا ہے اور بعد اس کے کو اہت کلمہ سورۃ دو بنے تک اور اس وقت مکروہ میں اس دن کی عصر سا نصف کراہت تحریمی کے جائز ہے دوسری نماز فرض اور نفل جائز ہمیں اور بعد غروب سورج کے مغرب کا وقت آجاتا ہے

سرفیڈوبنے تک وقت اس کا رہتا ہے نزدیک اکثر علماء کے اور نزدیک امام اعظم کے دو قول میں ایک قول موافق ان ہی اکثر کے ہے اور دوسرا قول ان کا یہ ہے کہ سبیدی ڈوبنے تک وقت مغرب کا رہتا ہے اور ستائیسے ظاہر ہونے کے پیچھے نماز مغرب کی پڑھنی مکروہ تنزیہی ہے اور مغرب کے وقت تمام ہونے کے بعد وقت عشا کا شروع ہوتا ہے خواہ اہل قول کے بعد خواہ ثانی قول کے بعد اسی رات تک رہا کرتا ہے نزدیک جمہور کے اور نزدیک امام اعظم کے صبح صادق کے نکلنے تک رہتا ہے کراہت تحریمی کے ساتھ اور وقت وتر کا عشا کے بعد سے صبح صادق کے نکلنے تک رہتا ہے اور دیر کرنی نماز ظہر کی گرمی میں اور دیر کرنی نماز عشا کی تھائی رات تک مستحب ہے اور جالا کرنا فجر کے وقت اس حد تک کہ قرأت مسنون کے ساتھ ملنا میں لو اگر سکے اور بعد ادا کرنے کے اگر فساد ظاہر دے خواہ وضو خواہ نماز میں پھر ساتھ قرأت مسنون کے یعنی ساتھ چالیس آیت کے نماز ادا کر کے یہ مستحب ہے اور دوسری نمازوں میں نزدیک فقیر کے جلد کا کرنی بہت بہتر ہے مگر جس حال میں منظر جماعت کے لئے ہووے تو جلدی نہ کرے اور سورج نکلنے وقت احد و پھر کو احد سورج ڈوبتے وقت مطلق نماز منع ہے اور بعد تلاوت کا اور نماز جنازہ کی بھی منع ہے لکن نماز عصر اس دن کی آفتاب کے ڈوبتے وقت جائز ہے بشرطیکہ غروب شروع ہونے کے قبل نیت باندھ لی ہو اور جب فجر کا وقت شروع ہو تو اس وقت میں فجر کی سنت اور نماز قضا کے سوا اور نقلیں پڑھنی مکروہ ہیں اور بعد عصر احد قبل مغرب کے بھی یہی حکم ہے مسئلہ۔ ادا اور قضا نماز کے واسطے اذان اور تکبیر کہنی سنت ہے اور صفت اذان کی شہو ہے ف۔ یعنی اذان کہنے کے وقت منہ طرف قبلے کے کرے اور اپنی دونوں ہاتھیاں شہادت کی دونوں کانوں میں رکھے اور جب **حَیَّ عَلَى الصَّلٰوةِ** کہے منہ اپنی طرف پھیرے اور جب **حَیَّ عَلَى الْقُلُوْبِ** کہے تب بائیں طرف اور فجر کے وقت **حَیَّ عَلَى الْفَلَاحِ** کے بعد **اَصَلِّوْا خَيْرًا مِّنَ الْيَوْمِ** دو مرتبہ کہے اور اذان کے الفاظ ٹھہر ٹھہر کے کہے اور مسافر کو اذان ترک کوئی مکروہ ہے اور جو شخص گھر میں نماز پڑھتا ہے اذان شہر کی اس کو کفایت ہے۔

## فصل دوسری نماز کی شرطوں کا بیان

شرطیں نماز کی چھ ہیں پہلی شرط پاک ہونا بدن نمازی کا بغااست حقیقی اور عکسی سے چنانچہ اوپر گزر

چکایا ان دونوں کا دوسری شرط پاک ہونا کپڑے کا تیسری شرط پاک ہونا چوتھی شرط منہ کرنا قبلہ کی طرف پانچویں شرط ستر ڈھانکنا مرد اور لونڈی کو ناف سے لے کر گھٹنے کے نیچے تک مگر لونڈی کو پیٹھ اور پیٹ کا ڈھانکنا زیادہ ہے مرد سے اور آزاد عورت کو سارا بدن ڈھانکنا فرض ہے منہ اور دونوں ہتھیلی ہاتھ اور پاؤں کے سوا۔

**مسئلہ۔** جو اعضا کو ڈھانکنا ان کا فرض ہے خواہ مرد خواہ عورت کو چوتھائی حصہ اگر ان میں سے کھل جائے تو نماز فاسد ہوتی ہے اور جو بال عورت کے سر کے لٹکتے رہتے ہیں وہ علیحدہ اعضاء میں شمار ہیں ان کی بھی چوتھائی کھلنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔

**مسئلہ۔** کتاب نوازل میں لکھا ہے کہ عورت کی آواز بھی ستر میں داخل ہے ابن ہمام نے کہا کہ اس تقریر پر اگر عورت قرآن آواز سے پڑھے گی تو نماز اس کی فاسد ہوگی۔

**مسئلہ۔** جبر کو ستر ڈھانکنے کے لئے کپڑا بسترنہ ہو تو اس کو بغیر کپڑے کے بھی نماز پڑھنی جائز ہے۔

**مسئلہ۔** اگر نمازی کو جہت کعبہ کی معلوم نہ ہو تو جس طرف اس کا دل گواہی دے اسی طرف سوچ کر نماز پڑھ لے اور بغیر سوچ کے اس کی نماز درست نہ ہوگی۔

**مسئلہ۔** جو شخص قبلہ کی طرف منہ نہ کرے دشمن کے ڈر سے خواہ مرض کے سبب تو اس کو درست ہے کہ چہرہ اسے طاقت ہو اور ہر نماز پڑھے۔

**مسئلہ۔** نفل نماز شہر کے باہر سولہی ہر درست ہے سواری جس طرف چاہے اس طرف جائے مضائقہ نہیں۔

**مسئلہ۔** چھٹی شرائط میں سے نیت کرنی نماز کی ہے پس نفل اور سنت اور تراویح کے لئے مطلق نیت نماز درست ہے۔

**ف۔** مثلاً دل میں یوں قصد کرے کہ نماز اللہ کی اور کرتا ہوں اور نام نہ لے سنت یا نفل کا تو بھی درست ہوگی اور فرض اور وتر کے واسطے تحریمہ کے وقت نیت کا تعین کرنا اور گھنجامی میں کہ ظہر کی نماز پڑھتا ہوں یا عصر کی یہ فرض ہے اور مقتدی ہر فرض ہے اقتدا کی نیت کرنی امام کے پیچھے اور کھتوں کے شمار کی نیت فرض نہیں ہے۔

**ف۔** یہ چھ فرض نماز، خامنہ ہیں کس واسطے کہ طہارت بدن وغیرہ اور چیزیں ہیں اور نماز اور چیز ایک دوسرے میں داخل نہیں ہاں یہ چھ چیزیں نماز کی شرط ہیں کہ بدون ان کے نماز صحیح نہیں ہوتی ہے اور جو چیز شرط ہوتی ہے وہ باہر ہوتی ہے مشروط سے۔

## فصل تیسری نمازوں کے ارکان کا بیان

ف۔ یعنی ان فرضوں کے بیان میں جو نمازیں داخل ہیں۔ سات فرض ہیں اند نماز کے ایک ان میں سے تحریمہ باندھنا لاکن تحریمہ کے لئے پاکی بدن اور ستر عورت اور منہ طریف قبلے کے ہونا شرط ہے جس طرح باقی ارکان میں بھی شرط ہے۔

ف۔ باقی ارکان سے مراد قیام اور قرأت اور رکوع اور سجدہ اور قعدہ اخیر اور دوسرا فرض ان میں سے قعدہ اخیر کرنا فجر میں دو رکعت کے بعد اور ظہر اور عصر اور عشا میں چار چار کے بعد اور مغرب اور وتر میں تین تین کے بعد اور نفل میں دو کے بعد اور تیسرا فرض نزدیک امام اعظمؒ کے نماز سے خارج ہونا کسی کام کے ساتھ اس کی فرضیت امام اعظمؒ کے سوا اور کے نزدیک نہیں اور چوتھا فرض کھڑا ہونا ہر رکعت میں پانچواں فرض رکوع کرنا چھٹا فرض سجدے کرنا ساتواں فرض قرأت ٹر حنی لاکن قرأت نزدیک امام شافعیؒ اور احمدیؒ کے فرض اور نفل کی ہر رکعتوں میں فرض ہے اور نزدیک امام اعظمؒ کے پانچوں وقت میں دو دو رکعت کے اند فرض ہے اور وتر کی تینوں رکعتوں اور نفل کی ہر رکعت میں اور قوس اور جلسہ اور قرار پکڑنا رکوع اور سجدے میں یہ سب فرض ہیں نزدیک امام ابوحنیفہؒ کے اور اکثر علماء کے نزدیک فرض نہیں۔

ف۔ رکوع کے بعد سیدھے کھڑے ہونے کا نام قومہ ہے اور دونوں سجدوں کے بیچ میں بیٹھے کا نام جلسہ اور امام اعظمؒ کے نزدیک قرأت ایک آیت کی فرض ہے اور ابی یوسفؒ اور محمدؒ کے نزدیک تین آیت چھوٹی یا ایک آیت بڑی کہ تین آیت کے برابر ہو اور نزدیک امام شافعیؒ اور احمدیؒ کے سورۃ فاتحہ پڑھنی فرض ہے اور لیسم اللہ بھی اس میں شامل ہے اس لئے کہ لیسم اللہ فاتحہ کی آیتوں میں سے ایک آیت ہے ان دونوں کے نزدیک اور سجدے میں پیشانی اور ناک رکھنی فرض ہے اور ضرورت میں ان دونوں میں سے ایک پر اکتفا کرنا بھی جائز ہے اور شافعیؒ اور احمدیؒ کے نزدیک سجدے میں ہاتھ اٹھانک اور پھیل دینا ہاتھ کی اور دونوں گھٹنے اور انگلیاں دونوں پاؤں کی رکھنی فرض ہے اور نماز کے ارکان میں ترتیب نگاہ رکھنی فرض ہے۔

ف۔ یعنی جو رکن ہر رکعت میں مکرر نہیں آتا ہے مثلاً رکوع اس میں ترتیب نگاہ رکھنی فرض ہے پس اگر کوئی شخص فراموشی سے پہلے رکوع میں گیا پھر جب یاد آیا رکوع سے سیدھا ہو کر سورۃ پڑھی اب اس پر فرض ہوا کہ پھر رکوع کر لے اور اگر رکوع نہ کیا تو نماز اس کی فاسد ہوئی کس واسطے

کہ ترتیب فوت ہوئی رکن غیر مکر میں اور اگر کسی نے ایک رکعت میں سجدہ کیا اور دوسرا سجدہ بھول گیا پھر دوسری رکعت میں اس سجدے کی قضا کی اور سجدہ ہو کر لیا تو اس صورت میں نماز قاصدہ نہ ہوگی۔

ف۔ اس صورت میں وجہ فوت نہ ہونے کی یہ ہے کہ سجدہ رکن غیر مکر میں سے نہیں بلکہ رکن مکر میں سے ہے کس واسطے کہ سجدہ ہر رکعت میں مکر آتا ہے اور جو رکن مکر آتا ہے اس میں ترتیب فرض نہیں بلکہ واجب ہے اور واجب ترک ہونے سے نماز فاسد نہیں ہوتی ہے ہاں سجدہ ہو کا واجب ہوتا ہے پس ترتیب خلاف کرنے کے بعد جب سجدہ ہو کا وہ بجا الایات اس کی نماز کامل ہو گئی اور اگر سجدہ ہو کا نہ کرتا تب بھی نماز جائز ہو جاتی پر نقصان کے ساتھ اور ابن ہمام نے عالم کی کتاب کافی سے نقل کی ہے کہ کسی شخص نے نماز شروع کی اور قرأت اور رکوع دونوں کر لئے اور سجدہ نہ کیا پھر کھڑے ہو کر قرأت پڑھی اور سجدہ کیا رکوع نہ کیا تو یہ تمام ایک رکعت ہوئی۔

ف۔ ان دونوں صورتوں میں ایک رکعت ہونے کی وجہ یہ ہے کہ پہلی صورت میں سجدہ ترک کیا اور دوسری صورت میں رکوع پہلی صورت کا رکوع اور گھپلی صورت کا سجدہ مل کر ایک رکعت پوری ہوئی اور اسی طرح ہر اول رکوع کیا پھر کھڑے ہو کر قرأت پڑھی اور رکوع اور سجدے کئے تو بھی ایک رکعت ہوئی اور اسی طرح اگر پہلے سجدہ کیا پھر کھڑے ہو کر قرأت پڑھی اور رکوع کیا اور سجدہ نہ کیا بعد اس کے کھڑے ہو کر قرأت پڑھی اور سجدہ کیا اور رکوع نہ کیا یہ سب ایک رکعت ہوئی اور اسی طرح ہر اگر پہلے رکوع کیا اور سجدہ نہ کیا اور دوسری میں بھی رکوع کیا اور سجدہ نہ کیا اور تیسری میں سجدہ کیا اور رکوع نہ کیا یہ سب بھی ایک رکعت ہوئی۔

ف۔ وجہ ان ساری صورتوں کی قیاس کر لینا چاہیے پہلی دو صورت کی وجہ مذکور پر اور قعدہ اولیٰ کرنا اور اس میں اور آخری قعدے میں التحیات پڑھنی فرض ہے نزدیک امام احمدؒ کے نہان کے ظہیر کے نزدیک مگر نزدیک امام اعظمؒ کے یہ تینوں چیزیں واجب ہیں اور آخری قعدے میں التحیات کے بعد دو روپڑھنا فرض ہے نزدیک امام شافعیؒ اور احمدؒ کے اور سلام پھیرنا بھی فرض ہے نزدیک امام مالکؒ اور شافعیؒ اور احمدؒ رحمہم اللہ کے نزدیک امام اعظمؒ کے بلکہ ان کے نزدیک واجب ہے اور رکوع اور سجدے میں سر جھکاتے وقت اور ان دونوں سے سر اٹھاتے وقت تکبیریں کہنی اور رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ ایک مرتبہ کہنا اور سجدہ میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ ایک بار کہنا اور رکوع سے سیدھے ہوتے وقت سَمِعَ اللَّهُ لَكُمْ حَيْدًا کہنا اور دونوں سجدوں کے بیچ میں بیٹھ کر رَبِّ الْعِزِّ بِكُنَا یہ سارے امور فرض ہیں امام احمدؒ کے نزدیک نہان کے غیر کے نزدیک لیکن اگر

بھول کر میاں سے امور یا ان میں سے کوئی امر ترک کر دے گا تو نماز فاسد و بھولگی امام احمدؒ کے نزدیک بھی اور قرأت بھی پڑھنی مقتدی پر فرض ہے نزدیک امام شافعیؒ کے حنان کے غیر کے نزدیک بلکہ نزدیک امام اعظمؒ کے مقتدی پر حرام ہے قرأت پڑھنی۔

فَدَسْتَحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمُ پاك ہے پروردگار میرا بڑا مستحان رَبِّيَ الْكَرِيمُ پاك ہے پروردگار میرا بڑا کریم میرا بلند ستم احلہ لیکن حمد و قبول کیا اللہ نے واسطے اس کے جس نے تعریف کی اس کی رت اغفر لی اے رب میرے بخش بھلو۔

## فصل چوتھی نماز کے واجبوں کا بیان

امام اعظمؒ کے نزدیک پندرہ چیزیں واجب ہیں ایک تو الحمد پڑھنی دوسرے الحمد کے ساتھ پوری سورۃ یا ایک آیت بڑی یا تین آیتیں چھوٹی نقل اور وتر کی ہر رکعت میں اور فرض کی دو رکعت میں پڑھنی تیسرے اگر چار رکعت فرض ہوں تو پہلی دو رکعت میں قرأت مقرر کرنی چوتھے قیام اور کھڑا اور سجود میں ترتیب نظر رکھنی۔

ف۔ یعنی ہر فرض اور واجب کو اس کے مقام پر ادا کرنا پانچویں رکوع اور سجدے میں ایک تسبیح کے قدر قرار پکڑنا چھٹے سیدھا کھڑا ہونا رکوع کے بعد ساتویں سیدھا بیٹھنا دونوں سجدوں کے بعد چھٹا قاضی خاں میں لکھا ہے کہ اگر نمازی رکوع سے سجدے میں گیا بدون قومہ کرنے کے تو نماز اسکی ابوحنیفہؒ اور محمدؒ کے نزدیک جائز ہوگی پر سجدہ سہو کا اس پر واجب ہوگا آٹھویں قعدہ اولیٰ قوٹن التحیات پڑھنی اس میں دسویں پے در پے ارکان ادا کرنے پس اگر ایک رکعت میں دو رکوع کے یا تین سجدے کے یا پہلی التحیات کے بعد دو رکوع پڑھا اور تیسری رکعت کے قیام میں دیر لگی تو ان صورتوں میں سجدہ سہو لازم آویگا۔

ف۔ وجہ سجدہ سہو لازم آنے کی یہ ہے کہ پہلی صورت میں دوسرے رکوع کے سبب سجدہ کرنے میں دیر لگی اور دوسری صورت میں تیسرے سجدے کے سبب کھڑے ہونے میں دیر لگی اور تیسری صورت میں دو رکوع پڑھنے کے باعث تیسری رکعت کے قیام میں دیر لگی پس ان صورتوں میں ارکان کے پے در پے ادا ہونے میں خلل واقع ہوا اس لئے سجدہ سہو لازم آگیا۔ گیارہویں التحیات پڑھنی آخری قعدے میں ہلد ہوں قرأت پکار کے پڑھنی امام کو دو رکعت میں فجر اور مغرب اور عشاء اور جمعہ اور دونوں عید کی آؤ آہستہ پڑھنی ظہر اور عصر اور دن کی نفلوں میں تیرہویں باہر ہونا نماز سے لفظ سلام کہہ کے جود ہوں دعا کے قنوت پڑھنی وتر میں پندرہویں دونوں عید کی نماز میں چھ تکبیریں کہنی اور امام اعظمؒ کے نزدیک

فرض اور چیزیں اور واجب اور چیز فرض ترک کرنے سے نماز باطل ہوتی ہے اور واجب ترک کرنے سے بھول کر سجدہ سہو واجب ہوتا ہے پس اگر کسی نے بھول کر واجب ترک کیا پھر اس نے سجدہ سہو کر لیا تو نماز درست ہوئی اور اگر سجدہ سہو نہ کیا تو واجب ہے کہ نماز پھر پڑھے اور اگر واجب قصداً ترک کرے تو اس صورت میں بھی اعادہ نماز کا واجب ہے۔

ف۔ اور جو پھر کے نماز نہ پڑھی فرض اگر گیا ہو واجب کے ترک سے گناہ سربرہا اور اماموں کے نزدیک فرض اور واجب ایک چیز ہے۔

ف۔ یعنی وہ لوگ اسی فرض کو فرض بھی کہتے ہیں اور واجب بھی حین چیزوں کو امام اعظم واجب کہتے ہیں ان کے نزدیک یعنی ان میں سے فرض ہیں اور بعض سنت مگر وہ لوگ فراتے ہیں کہ سجدہ سہو بیٹھے فرض کے ترک کرنے سے بھی لازم آتا ہے اور بعض سنت کے ترک کرنے سے بھی۔

ف۔ مراد ان قریبوں اور سنتوں سے وہ فرض اور سنتیں ہیں کہ حین کو امام اعظم واجب کہتے ہیں وہ لوگ ان میں سے بعض کو فرض ٹھہراتے ہیں اور بعض کو سنت واللہ اعظم بالصواب۔

## فصل پانچویں سجدہ سہو کی بیان

مسئلہ۔ سجدہ سہو کا طریق یہ ہے کہ آخری قعدے میں التحیات کے بعد اپنی طرف سلام پھر کے دو سجدے کرے بعد اس کے پھر التحیات اور درود اور دعا پڑھ کر دونوں طرف سلام پھیرے اور اگر سلام پھیرنے کے قبل سجدہ سہو کر لیا تو بھی درست ہے اور اگر ایک نماز میں کئی واجب بھول کر پھوڑ دے تو ایک بار سجدہ سہو کر لینا کفایت کرتا ہے اور اگر امام سجدہ سہو کرے تو مسبق کو چاہیے کہ اس میں امام کی تابعداری بجالا دے مگر جس وقت امام نے سہو کیا تھا اس وقت اس سہو میں وہ شریک نہ تھا اور اگر مسبق نے امام کے سلام پھیرنے کے بعد اپنی باقی نماز پڑھنے میں سہو کیا تو پھر سجدہ کر لیوے۔

ف۔ مسبق اس کو کہتے ہیں کہ جس کی کچھ نماز ہاتھ سے گئی ہو یعنی امام جب ایک رکعت یا دو رکعت پڑھ چکے تب وہ اگر مل جاوے۔

مسئلہ۔ پانچوں وقت کی نمازوں میں جماعت فرض ہے نزدیک امام احمد کے لیکن نماز منفویٰ درست رکھتے ہیں اور داؤد رحمۃ اللہ کے نزدیک نماز مفرد کی اصلا درست نہیں اور شافعی کے نزدیک جماعت فرض کفایہ ہے۔

ف۔ یعنی محلے کی مسجد میں اگر بعض لوگ جماعت قائم کر لیں تو اوہوں کے ذمے سے جماعت کی

فرضیت ساقط ہو جاتی ہے نہ فرضیت فرض کی اور امام ابوحنیفہ اور مالک رحمہما اللہ کے نزدیک جماعت سنت مکرہہ ہے قریب واجب کے اور جماعت فوت ہو جانے کا احتمال ہو تو فجر کی سنت باوجود اس کے کہ سب سنتوں سے تاکید اس کی زیادہ ہے اس کو بھی چھوڑ دیوے اور غمہر کے لوگ اگر ترک جماعت کی عادت کریں تو ان سے لڑائی کرنی چاہیے جب تک کہ جماعت قائم نہ کریں۔ مسئلہ۔ صرف عورتوں کی جماعت امام ابوحنیفہ کے نزدیک مکروہ ہے اور اماموں کے نزدیک درست ہے۔

مسئلہ۔ امامت کے لئے سب سے بہتر وہ شخص ہے کہ جو اچھی قرأت جانتا ہو اور وہ ایسا ہو کہ نماز کے فرائض اور واجبات اور سنن اور مکروہات اور مفسدات اور مستحبات سے واقف ہو بعد قاری کے عالم بہتر ہے اور وہ عالم ایسا ہو کہ نماز صحیح ہونے کے قدر قرآن پڑھنا جانتا ہو اور اگر علماء کے نزدیک قاری سے عالم بہتر ہے۔

ف۔ یعنی نرے قاری سے البتہ عالم بہتر ہے اور جو واقف ہو نماز کے احکام سے تو ایسا قاری بیشک اور بے شبہ نرے عالم سے بہتر ہے اور امامت فاسق کی مکروہ ہے پر اس کے پیچھے نماز عیانتر ہوگی اور قاری بالغ مرد کو لڑکے اور عورت اور امی کے پیچھے بھی درست نہیں اور فرض پڑھنے والے کی اقتدا نفل پڑھنے والے کے واسطے بھی درست نہیں اور کسی امی نے ایک قاری اور ایک امی کی امامت کی تو نماز تینوں کی باطل ہوئی اور بے وضو کے پیچھے نماز درست نہیں اور امام کی نماز فاسد ہونے سے مقتدی کی نماز بھی فاسد ہوتی ہے اور کھڑے ہونے والے کی نماز بیٹھے والے کے پیچھے اور وضو کرنے والے کی نماز تیمم کرنے والے کے پیچھے درست ہے اور رکوع اور سجدہ کرنے والے کی نماز اشاہدے سے پڑھنے والے کے پیچھے درست نہیں۔

مسئلہ۔ اگر ایک مقتدی ہو تو امام کے بلا بردا ہی طرف کھڑا ہو اور دو مقتدی یا زیادہ دو سے ہیں تو امام کے پیچھے کھڑے ہوویں اور اگر کسی نے صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھی تو نماز اس کی مکروہ ہوگی اور نزدیک امام احمد کے نماز اس کی درست نہ ہوگی اور اگر مقتدی امام سے آگے بڑھ جائے گا تو نماز اس کی باطل ہوگی اور ابن ماجہ نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نماز مرد کی اپنے گھر میں پڑھنے سے تو ثواب ایک نماز کا رکھتی ہے اور نماز مرد کی محلے کی مسجد میں ثواب پچیس نماز کا اور نماز مرد کی جامع مسجد میں ثواب پانچ سو نماز کا اور نماز مرد کی میری مسجد میں یعنی مدینہ کی مسجد میں ثواب پچاس ہزار نماز کا اور نماز مرد کی خانہ کعبہ میں ثواب ایک لاکھ نماز کا رکھتی ہے۔



## فصل چھٹی سنت کے طریقی پر نماز پڑھنے کا بیان

طریقی سنت کا یہ ہے کہ فرضوں میں اذان اور تکبیر کہی جاوے اور نزدیک حتیٰ عَلَى الصَّلَوةِ کے امام کھڑا ہووے اور نزدیک قَدْ قَامَتْ کے نیٹ کر کے تکبیر تحریر کرے اور دونوں ہاتھ کان کی ٹوٹک اٹھاوے اور مقتدی امام کی تکبیر کے بعد تکبیر کہے اور داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھے نزدیک ابوضیفۃ کے اور عورت دونوں ہاتھ کندھے تک اٹھا کر سینے پر داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھے بعد اس کے امام اور مقتدی اور اکیلا پڑھنے وَلَا سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى حَمْدُكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ آہستہ پڑھے پاک ہے تو یا اللہ اور پاکی بیان کرتا ہوں ساتھ تعریف تیری کے اور بابرکت ہے نام تیرا اور بلند ہے بزرگی تیری اور نہیں کوئی معبود سوا تیرے بعد اس کے امام اور اکیلا نمازی اَعُوذُ بِكَ يَا هَلْهُ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ آہستہ پڑھے پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ اللہ کے شیطان ماندے مجھے سے شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے اور مسبوق کو جس قدر امام کے ساتھ نماز نہیں ملی اس کے ادا کرنے کے شروع میں اَعُوذُ بِاللَّهِ اَللّٰهُمَّ مَعْنٰی چاہیے نہ مقتدی کو۔

ف۔ یعنی مقتدی امام کے پیچھے اَعُوذُ بِاللَّهِ اَللّٰهُمَّ مَعْنٰی اس واسطے کہ اَعُوذُ بِاللَّهِ اور بسم اللہ تابع قرأت کے ہیں اور قرأت پڑھنی مقتدی کو نہیں ہے بلکہ فقط امام کو ہے اور مسبوق کو قرأت پڑھنی ہوتی ہے اس قدر میں کہ امام کے ساتھ اس کو نہیں ملی بعد اس کے امام اور اکیلا نمازی الحمد پڑھے پھر امام اور مقتدی اور اکیلا نمازی آمین کہیں آہستہ پس امام اور اکیلا پڑھنے وَلَا سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى حَمْدُكَ کی حالت میں فجر اور ظہر کی نماز میں حوال مفصل پڑھے یعنی سورۃ مجلات سے سورۃ بروج تک اور عصر اور عشا میں اوساط مفصل پڑھے بروج سے لم یکن تک اور مغرب میں قصار مفصل لم یکن سے آخر قرآن تک۔

ف۔ سورۃ مجرات سے بروج تک کی سورتوں کو طوال مفصل کہتے ہیں اور بروج سے لم یکن تک کی سورتوں کو اوساط مفصل اور لم یکن سے آخر قرآن تک کی سورتوں کو قصار مفصل لکن اس طور پر لازم بکڑنا سنت نہیں کہ کبھی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز میں قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلْکِ اور قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھی اور کبھی مغرب کی نماز میں سورۃ طور والہم اور سورۃ والمرسلات پڑھی اور اگر سب مقتدی بیکار ہوویں اویسی قرأت کی خواہش رکھتے ہوں تو امام کو جائز

ہے کہ قرأت دراز پڑھے ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فجر کی ایک رکعت میں سورہ بقرہ پڑھی اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کی دو رکعت میں سورہ اعراف پڑھی اور عثمان رضی اللہ عنہ فجر کی نماز میں اکثر سورہ یوسف پڑھتے تھے لیکن مقتدیوں کے احوال پر نظر رکھنی ضرور ہے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے ایک بار عشا کی نماز میں سورہ بقرہ پڑھی ایک مقتدی نے پیغمبر خدا علیہ السلام کے نزدیک شکایت کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے معاذ مگر تو فتنہ اور بلا اور گناہ میں ڈالتا ہے لوگوں کو۔

ف۔ یعنی قرأت اس قدر دراز پڑھتے ہو کہ لوگ نماز چھوڑتے ہیں اور گناہ گار ہوتے ہیں مثل رَجْعِ اَشْمُ اور وَاكْتُمُ اور ان کے مانند پڑھا کر غرض یہ ہے کہ مقتدیوں کے احوال پر نظر رکھتی بہت ہی ضرور ہے اور جمعہ کے دن صبح کی نماز میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ اَ تَمَّ سجدہ اور سورۃ دہر پڑھی اور مقتدی چپ ہو کر امام کی قرأت کی طرف متوجہ رہے اور نفل نمازوں میں رغبت اور خوف کی آیات میں دعا مانگنا اور معافی چاہنا اور دوزخ سے پناہ مانگنا اور بہشت کا سوال کرنا سنت ہے جب قرأت سے فراغت ہو تو اللہ اکبر کہتا ہوا رکوع میں جائے اور رکوع میں جانے اور رکوع سے سراٹھانے کے وقت دونوں ہاتھ اٹھانا نزدیک ابو حنیفہ رحمۃ اللہ کے سنت نہیں لیکن اکثر فقہاء اور محدثین اس کو سنت ثابت کرتے ہیں اور رکوع میں دونوں گھٹنے دونوں ہاتھ سے مضبوط پکڑے اور انگلیوں کو کھلی رکھے اور سراور پیٹھ کو جوڑنے کے ساتھ برابر کرے اور جس قدر قرأت میں دیر کی اس کے مناسب رکوع میں بھی دیر کرے اور تَبَّحَاتُ رَبِّیَ الْعَظِیْمُ تین بار یا پانچ یا سات بار کہے یعنی رعایت طاق کی رکھے اور ادنیٰ مرتبہ تین بار ہے اور مقتدی امام کے بعد رکوع او سجدے میں جاوے اور مقتدی کو امام کے آگے رکوع اور سجدے میں جانا حرام ہے پہلے امام سر اٹھاوے بعد اس کے مقتدی اور سراٹھاتے وقت نزدیک امام اعظم کے امام سمیع اللہ لَمَنْ جَمَعَهُ کہے اور مقتدی رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ اور اکیلا پڑھنے والا دونوں کہے اور نزدیک امام ابو یوسفؒ اور امام محمد کے امام بھی دونوں کہے بعد اس کے تجیر کہتے ہوئے سب سجدہ میں جاویں پہلے دونوں گھٹنے رکھیں بعد اس کے دونوں ہاتھ پھر ناک اور ماتھا دونوں ہاتھ کے نیچے میں رکھیں اور انگلیاں دونوں ہاتھ کی ملا کر کہہ کی طرف رکھیں اور بازو کو بغل سے اور پیٹ کو ران سے اور پنڈلی اور باہوں کو زمین سے دور رکھیں اور عورتیں ان سب کو ملا رکھیں قیام اور رکوع کے مناسب سجدے میں

دیر کرے اور سُتْحَانَ رَبِّيَ اَكْلًا غَلَا تین بار یا پانچ بار یا سات بار پڑھے اور کمتر یہ ہے کہ تین بار پڑھے آہستہ اور اطمینان کے ساتھ بعد اس کے اللہ اکبر کہتا ہوا سراٹھاوے اور قرار کے ساتھ بیٹھ کر یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَادْرُقْنِيْ فَكَادَ دَعَيْتُنِيْ وَاجْبُرْنِيْ يَا اللّٰهُ بَخْسِ مُجْحُوٍّ اور دم کر مجھ پر اور راہ دکھا مجھ کو اور روزی دے مجھ کو اور بلند کر مرتبہ میرا اور دست کر مجھ کو روایت کیا اس کو ترمذی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بعد اس کے اللہ اکبر کہہ کر پھر سجدہ کرے مانند پہلے کے اور اسی طرح سُتْحَانَ رَبِّيَ اَكْلًا کہے پھر تکبیر کہتا ہوا اٹھے اول مند بعد اس کے دونوں ہاتھ بعد اس کے دونوں گھٹنے اٹھا کر گھڑا ہووے اور دوسری رکعت پہلے کی طرح پڑھے لاکن اس میں ثناؤ اعوذ نہ پڑھے اور جب دوسری رکعت تمام کرے تب باباں پانوں بچھاوے اور اس پر بیٹھے اور داہنے کو کھڑا رکھے اور انگلیاں دونوں پانوں کی قیلہ کی طرف رکھے اور دونوں ہاتھ کو دونوں زانوں پر رکھے اور داہنے ہاتھ کی خضر اور بنصر کو بند کر کے اور بیچ کی انگلی اور ابہام کو ملا کر حلقہ کرے اور شہادت کی انگلی کھلی رکھے اور التحیات پڑھے اور اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ پڑھنے کے وقت اشارہ کرے یہ اشارہ کرنا چاروں اماموں کی روایتوں سے ثابت ہے لاکن مشہور مذہب امام اعظم کا یہ ہے کہ اشارہ نہ کرے۔

ف۔ مقلد یہ ہے کہ اشارہ کرے اس لئے کہ بہت فقہاء اور محدثوں سے ثابت ہوا اور انگلیاں دونوں ہاتھ کی کعبہ کی طرف متوجہ رکھے اور پہلے قعدے میں تشہد سے زیادہ بد پڑھے اور پیچھے تشہد کے اللہ اکبر کہتا ہوا تیسری رکعت کے لئے اٹھے اور اس اٹھنے میں دونوں ہاتھ اٹھانا بہت عالموں کے نزدیک سنت ہے نزدیکی ابو حنیفہ اور شافعی کے اور تیسری اور چوتھی رکعت میں فقط الحمد للہ سمیت پڑھے آہستہ جب چاروں رکعتوں سے فارغ ہو تب قاعدہ اخیرہ کرے جس طرح پر قعدہ اولیٰ کے ساتھ اور اس میں بعد تشہد کے درود پڑھے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مُّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مُّجِيْدٌ یا اللہ رحمت خاص بھیج حضرت محمد پر اور اپنا بعداروں حضرت محمد کے جیسے کہ رحمت بھیجی تو نے ادر ابراہیم اور اپنا بعداروں ابراہیم کے تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے یا اللہ برکت اتار ادر محمد کے اور تا بعداروں محمد کے جیسے کہ برکت اتاری تو نے ادر ابراہیم کے اور اپنا بعداروں ابراہیم کے تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے بعد درود کے جو دعائیں ساتھ الفاظ قرآن کے ہو وہ پڑھے اور جو دعائیں

کہ حدیث سے نقل کی گئی ہے وہ بھر میں خصوصاً یہ دعا اللہم رزقنی اَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَ  
 اَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ انْقِذِرْ وَاَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمُسْلِمِ الدَّجَالِ وَاَعُوذُ  
 بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ اَللّٰهُمَّ رَزِقْنِيْ اَعُوذُ بِكَ مِنْ الْمَآْثِمِ وَالْمَخْزِمْ  
 یا اللہ تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے دوزخ کے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ  
 تیرے عذاب قبر سے اور پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ تیرے کانے دجال کے فتنے سے اور پناہ مانگتا  
 ہوں میں ساتھ تیرے زندگانی اور موت کے فتنے سے یا اللہ تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے  
 گناہ اور قرض سے اور عورت دونوں جلوں میں باتیں چورنگ پر بیٹھے اور دونوں پاؤں داہنی طرف سے  
 نکال دیوے اور جب دعا پڑھ چکے تب سلام پھیرے دونوں طرف اکیلا نمازی نیت فرشتوں کی کرے  
 ف۔ یعنی دل میں قصد کرے کہ میں فرشتوں پر سلام علیک کرتا ہوں اور امام نیت مقتدیوں  
 اور فرشتوں کی کرے اور مقتدی نیت امام اور قوم اور فرشتوں کی اور چاہیے کہ نماز حضورؐ اور  
 تواضع کے ساتھ پڑھے اور سجدے کی جگہ نظر رکھے اور بعد سلام کے آئینہ انکری ایک بار اور سبحان اللہ  
 تین تیس بار اور الحمد للہ تین تیس بار اور اللہ اکبر چونتیس بار اور کلمہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدًا لَا شَرِیْکَ  
 لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِیْرٌ ایک بار پڑھے نہیں معبود  
 مگر اللہ اکیلا نہیں کوئی شریک اس کا اسی کے لئے بادشاہت ہے اور اسی کے لئے تعریف اور وہ  
 ہر چیز پر قادر ہے۔

## فصل ساتویں نماز میں حدیث کا بیان

اگر نماز میں حدیث لاحق ہووے تو وضو کرے اور اسی پر نماز پڑھائے۔

ف۔ یعنی وضو اگر آپ سے ٹوٹ جائے تو وضو کرے اور اسی نماز کو پوری کرے جس مقام  
 میں حدیث ہو اسی مقام سے پڑھے اور اگر نمازی اکیلا ہو تو اس کو پھر شروع سے نماز پڑھنی پڑھے  
 اور اگر امام ہو تو خلیفہ پکڑے بعد اس کے وضو کر کے مقتدیوں میں داخل ہو جائے اور اگر مقتدی  
 ہو تو وضو کر کے پھر اس مکان میں آوے جہاں سے گیا تھا اور اس عرصے میں جو کچھ امام پڑھ چکا ہو  
 اول اس کو ادا کرے بغیر قرأت کے پھر امام کے ساتھ شریک ہو جاوے اور اگر امام نماز سے فارغ ہو تو  
 مقتدی مختار ہے اگر چاہے پہلے مکان میں پھر آوے یا اگر چاہے جس مکان میں وضو کیا اسی مکان

میں نماز پوری کرے اور اگر قصدِ اُحدث کرے گا تو نماز فاسد ہوگی بنا کرنی درست نہ ہوگی ورنہ نماز میں باؤلا ہوا یا احتلام ہوا یا کھلکھلا کے ہنسیا یا نجاست منع کرنے والی نماز کی اس پر پڑی یا کوئی زخم ہو پہنے والا اس کو پہنچایا وضو ٹوٹنے کے گمان پر مسجد سے نکل آیا بھیجے اس کے ظاہر ہوا کہ وضو نہیں ٹوٹا تھا یا مسجد کے سوا اور کسی جگہ میں نماز پڑھتا تھا اس جگہ وضو ٹوٹنے کے گمان سے صفِ امگ ہوا بعد اس کے معلوم ہوا کہ حدیث نہیں ہوا تھا ان صورتوں میں نماز فاسد ہوگی بنا جائز نہ ہوگی اور اگر مسجد یا صف سے باہر نہیں ہوا تو بنا کر لے اور اگر تعدہ اخیرہ میں التحیات کے بعد حدیث لاحق ہوا تو وضو کر لیرے اور سلام پھیرے اور اگر التحیات کے بعد قصدِ اُحدث کیا تو نزدیک امام اعظم کے نماز اس کی تمام ہوئی۔

ف۔ وجہ تمام ہونے کی یہ ہے کہ نمازی کو کسی فعل کے ساتھ نماز سے نکلنا فرض ہے نزدیک امام اعظم کے پس قصدِ اُحدث کا کرنا بعد تشہد کے یہ بھی ایک فعل ہے اور اگر التحیات کے بعد تمیم کرنے والا پانی پر قادر ہوا یا امی نے کوئی سورۃ سیکھی یا تنگ کپڑے پر قادر ہوا یا اشارے سے پڑھنے والا رکوع اور مسجد پر قادر ہوا یا مدت مسح کرنے کی تمام ہوئی یا موزہ تھوڑے عمل کے ساتھ پانوں سے نکالا یا صاحبِ ترتیب کو قضا یاد آئی۔

ف۔ آگے کی فصل میں ذکر صاحبِ ترتیب کا آتا ہے یا قاری نے اُمی کو خلیفہ پکڑا یا فجر کی نماز میں آفتاب نکل آیا یا جمعہ کی نماز میں التحیات کے بعد عصر کا وقت داخل ہوا یا صاحبِ عذر کو مثل سلس الیول وغیرہ دلے کا عذر جاتا رہا یا زخم اچھا ہو کر اس کی پٹی گر پڑی ان صورتوں میں نزدیک امام اعظم کے نماز باطل ہوئی اس سبب سے کہ مصلیٰ کا باہر ہونا نماز سے اپنے اختیاری فعل کے ساتھ فرض تھا اور وہ فعل پایا نہیں گیا ان صورتوں میں کیونکہ یہ امور مذکورہ اس کے اختیار کے نہیں پس اگر کوئی امر ان ہی میں سے التحیات کے بعد حادث ہو جائے تو گویا کہ بیچ نماز میں ہوا اس لئے نماز اس کی باطل ہوئی اور نزدیک صاحبین کے باطل نہیں ہوئی۔

ف۔ اس باعث سے کہ ان کے نزدیک نماز سے فعل اختیاری کے ساتھ باہر ہونا فرض نہیں ہے پس التحیات کے بعد اگر کوئی امر ان ہی میں سے حادث ہو جائے گا تو نماز سے خارج ہونا ثابت ہوگا۔

ف۔ اگر امام کو حدیث ہو اس نے مسبوق کو خلیفہ کیا تو مسبوق نماز امام کی پوری کر کے پھر مدرک کو خلیفہ کرے تا مدرک قوم کے ساتھ سلام پھیرے اور بیوقوف کہ کھڑا ہو کر اپنی نماز

تمام کرے۔

ف۔ مذکر اس کو کہتے ہیں کہ جس نے تمام نماز امام کے ساتھ پڑھی۔

مسئلہ۔ اگر رکوع یا سجدے میں حدث لاحق ہو تو وضو کے بعد جب بنا کرے تب اس رکوع اور سجدے کو پھر ادا کرے اور اگر رکوع یا سجدہ میں یاد آیا کہ پہلی رکعت میں سے ایک سجدہ یا سجدہ تلاوت کا فوت ہوا تو اس سجدہ کو قضا کرے لاکن دہرانا اس سجدہ کا مستحب ہے واجب نہیں اور اگر امام کو حدث ہوا اور مقتدی ایک مرد ہے تو وہی مرد خلیفہ ہوگا بدولت تعیین کرنے کے اور اگر مقتدی ایک عورت ہے تو نماز دونوں کی فاسد ہوگی اور اگر مقتدی ایک لڑکا ہے تو اس صورت میں بھی یہی حکم ہے اور ایک روایت میں آیا ہے کہ نماز امام کی فاسد نہ ہوگی اگر عورت یا لڑکے کو خلیفہ نہ کیا ہو۔

مسئلہ۔ اگر امام قرأت سے بند ہو جائے تو اس کو خلیفہ کرنا درست ہے اگر قرأت نماز جائز ہونے کی قدر پڑھی۔

مسئلہ۔ اگر کوئی شخص امام کو نماز میں پاوے تو جس رکن میں پایا اس رکن میں داخل ہو جائے اگر رکوع میں پایا تو رکعت ملی اور اگر رکوع میں نہ پایا تو رکعت نہ ملی پس جس وقت امام اپنی نماز سے فراغت کرے تو اس وقت جس قدر نماز اس کی فوت ہوئی اس کو پڑھ لیوے اور سبوق کی نماز قرأت کے حق میں اول نماز کا حکم بھتی ہے اور بیٹھنے کے حق میں آخر نماز کا حکم۔

ف۔ مثلاً اگر ایک رکعت فجر کی یا دو رکعت مغرب کی یا تین رکعت عشا کی امام کے ساتھ ملے تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد کھڑا ہو کر ثنا اور اعوذ باللہ پڑھے جس طرح اول نماز میں پڑھتے ہیں بعد اس کے الحمد اور سورۃ کے ساتھ ایک رکعت پڑھ کر قعدۂ اخیرہ کر کے سلام پھیرے اور اگر مثلاً ایک رکعت مغرب کی ملی تو دوسری رکعت میں ثنا اور اعوذ باللہ کے بعد الحمد سورۃ سمیت پڑھ کر قعدۂ اولیٰ کرے پھر کھڑا ہو کر ایک رکعت اور الحمد سورۃ سمیت پڑھ کر قعدۂ اخیرہ کرے اور سلام پھیرے۔

مسئلہ۔ مسبوق کے پیچھے نماز پڑھنی درست نہیں نزدیک ابو حنیفہؒ کے مگر شافعیؒ اس کو جائز رکھتے ہیں۔

ف۔ یعنی امام کے سلام پھیرنے کے بعد مسبوق جب اپنی فوجی نماز کو قضا پڑھتا ہو تو اس وقت اگر کسی نے اس کے پیچھے اقتدا کیا تو اس مقتدی کی نماز درست نہ ہوگی نزدیک ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے اور نزدیک شافعی رحمہ اللہ کے جائز ہوگی۔

ف۔ اگر نمازی دو رکعت کے بعد بھول کر تیسری رکعت کے لئے اٹھا اور قعدۂ اولیٰ نہ کیا تو

جب تک کہ بیٹھنے کے قریب، تو بیٹھ جاوے اس صورت میں سجدہ سہو واجب نہ ہوگا اور کھڑے ہونے کے قریب ہو گیا تو کھڑا ہو جاوے نہ بیٹھے اگر بیٹھے گا تو نماز فاسد ہوگی اور بعض کے نزدیک فاسد نہیں ہوتی ہے پر سجدہ سہو کرنا ہوگا اور اگر چار رکعت کے بعد کھڑا ہو گیا تو جب تک پانچویں رکعت کے واسطے سجدہ نہیں کیا بیٹھ جاوے اور قعدہ اخیرہ کر کے سلام پھیرے اور سجدہ سہو کر لے اور جب پانچویں رکعت کے لئے سجدہ کیا تو نماز اس کی باطل ہوئی۔ اب اگر چاہے چھٹی رکعت پڑھ کر سلام پھیرے اور سجدہ سہو کرے اور چاہے چھٹی رکعت نہ پڑھے اسی جگہ قعدہ اخیرہ کر لے اور سلام پھیرے اس صورت میں چار رکعت نفل ہوگی اور ایک رکعت باطل۔

## فصل آٹھویں وقتیہ نماز کی قضا پڑھنے کا بیان

اگر نماز کا وقت فوت ہو جائے تو قضا پڑھے اذان و تکبیر کے ساتھ مانند ادا کے پس اگر قضا عجم کے ساتھ پڑھی جائے تو مغرب اور عشا اور فجر کی نماز میں قرأت پکار کے پڑھنی واجب ہے اور اکیلا پڑھتا ہو تو آہستہ پڑھے۔

**مسئلہ۔** قضا اور وقتیہ نماز میں ترتیب فرض ہے اور فرض اور وتر میں بھی نزدیک امام اعظم کے پس باوجود قضا یا دہونے کے اگر نماز وقتیہ پڑھے گا تو نماز وقتیہ فاسد ہوگی پھر اگر فائتہ کی نماز نہ پڑھی دوسری وقتیہ کے ادا کرنے کے آگے پہلی وقتیہ کی فرضیت باطل ہوگی اور اگر فائتہ کی قضا پڑھنے کے آگے پانچ نماز وقتیہ ادا کی تو یہ سب وقتیہ فاسد ہوں گی ساتھ فساد موقوف کے پس اگر بعد اس کے وقتیہ چھٹی پہلے ادا کرنے فائتہ کے پڑھی تو یہ سب وقتیہ صحیح ہوتیں نزدیک امام اعظم کے نزدیک صاحبین کے۔

**ف۔** تفصیل اس اجمال کی یوں ہے کہ جو شخص صاحب ترتیب ہوئے اس کو قضا اور وقتیہ میں نماز ترتیب کے ساتھ پڑھنی فرض ہے صاحب ترتیب اس کو کہتے ہیں کہ جس شخص کی نماز چھپے سے کم قضا ہو خواہ ایک ہو خواہ دو خواہ تین خواہ چار خواہ پانچ اور جو پوری چھ ہوں تو وہ صاحب ترتیب نہیں رہا پس جب تک صاحب ترتیب ہے تب تک اس پر فرض ہے کہ اول قضا نماز پڑھ لیوے اس کے بعد وقتیہ پڑھے اور اگر قضا یا دہونے کے وقتیہ پڑھے گا تو وقتیہ فاسد ہوگی مثلاً ایک نماز فوت

ہوتی اس کو یاد رکھ کر ایک وقتیہ پڑھی تو یہ وقتیہ فاسد ہو گئی لکن فساد اس کا عوقوتی ہے یعنی اگر اس وقتیہ کے پیچھے یک نخت اور چھ وقتیہ پڑھتا گیا اور اس فوقی کو ان کے بیچ میں نہ پڑھا تو یہ سب وقتیہ صحیح ہوئیں اور فساد وقتیہ اولی کا بھی اٹھ گیا اور اگر اس نے ایسا نہ کیا بلکہ فوقی کو یاد رکھ کر ایک وقتیہ پڑھی پھر دوسرے وقت میں وقتیہ سے پہلے اس فوقی کو پڑھا تو اس صورت میں وقتیہ فرضیت باطل ہوئی یعنی فرض دہی نفل ہو گئی۔

**مسئلہ۔** اگر عشاء بھول کر بے وضو پڑھ لے اور سنت اور وتر کو وضو کے ساتھ پڑھے تو عشاء کے ساتھ سنت پھر پڑھے اور وتر نہ پڑھے نزدیک امام اعظمؒ کے اور نزدیک صاحبینؒ کے وتر بھی پڑھے۔  
**مسئلہ۔** ترتیب ساقط ہوتی ہے تین چیز کے سبب ایک تو وقتیہ نماز کے وقت تنگ ہونے کے سبب دوسرے بھولنے کے سبب تیسرے جس وقت اس کے ذمہ چھ یا زیادہ چھ سے نماز فائتہ ہوئیں خواہ نئی ہوں خواہ پرانی اس کے سبب۔

**ف۔** مثلاً کسی نے چھ نمازیں قضا کیں اب ساتویں نماز ان چھ کے یاد رکھنے پر اس نے پڑھ لی تو بھی درست ہے پس جس وقت فوقی نمازیں ادا کر چکے گا تو ترتیب پھر عود کرے گی اور اگر چھ یا زیادہ چھ سے فوت ہوئیں اور کئی نمازیں ان میں سے قضا پڑھیں یہاں تک کہ کم چھ سے باقی رہیں تو نزدیک بعض کے اس صورت میں ترتیب رجوع کرے گی اور فتویٰ اس قول پر ہے کہ ترتیب رجوع نہ کرے گی جب تک تمام ادا نہ ہوگی۔

## فصل نویں نماز کی فاسد کرنے والی اور مکروہ کریموالی چیزوں کا بیان

کلام اگرچہ بھول کر ہونانین میں نماز فاسد کرتا ہے اور اسی طرح سوال کرنا اس چیز کا کہ جو چیز آدمیوں سے بھی مانگنا ہو سکے۔

**ف۔** مثلاً کہنا یا اللہ فلا فی عورت کے ساتھ میرا نکاح کر دے اور نالہ کرنا اور درد سے آہ اور پریشانی سے آف کہنا اور ساتھ آواز کے رونا دریا مصیبت سے نہ بہشت اور دوزخ کے ذکر سے۔

**ف۔** بہشت اور دوزخ کا ذکر سن کے رونے سے نماز فاسد نہیں ہوتی ہے اور کھنکھارنا بے عزت اور چھینکنے والے کو یُوْخَمَلُ اللہ کہنا اور خوشخبری کا جواب اِنْحَمِدْ اللہ کے ساتھ



دینا اور بری خبر کا جواب ﷺ رَاجِعُونَ ۱۱ کے ساتھ اور خیر جواب کا جواب مُسْتَحَبَّانَ  
 اللہ یَا کَحَوْلٍ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ کے ساتھ دینا یہ امور نماز کو فاسد کرتے ہیں اور اگر اپنے امام کے سوا  
 اور کو بتائے تو نماز فاسد ہوتی ہے اور اپنے امام کو بتانے سے فاسد نہیں ہوتی ہے اور کلام کرنا قصد  
 اور جواب دینا سلام کا خواہ قصد ہو یا خواہ سہو آید دونوں نماز کو فاسد کرتے ہیں نہ سلام سہو اور قرآن  
 کو دیکھ کر پڑھنا اور کھانا پینا اور عمل کثیر یہ سب نماز کو فاسد کرتے ہیں اور عمل کثیر وہ ہے کہ اس کام  
 میں دونوں ہاتھ لگانے کی حاجت ہو اور نزدیک بعض کے عمل کثیر وہ ہے کہ اس کام کے کرنے والے  
 کو دیکھنے والا جانے کہ شخص نماز میں نہیں اور بعض نے کہا کہ جس کام کو نمازی آپ کثیر سمجھے وہ عمل  
 کثیر ہے اور اگر نجاست پر سجدہ کیا تو نماز فاسد ہوگی اور اگر ایک شخص نماز پڑھ رہا تھا اس کے تمام  
 ہونے کے قبل دوسری نماز شروع کی نئے تحریمہ سے تو پہلی نماز باطل ہوگی اور اگر اس پہلی نماز کو پھر  
 نئے تحریمہ کے ساتھ شروع کیا تو باطل نہ ہوگی اور جو کھانا کہ دانت میں لگا تھا اگر اس کو زبان سے  
 نکال کر کھا لیا پس اگر وہ چھٹے کم ہے تو نماز فاسد نہ ہوگی اور اگر چھٹے کے برابر ہے تو فاسد ہوگی  
 اور اگر کسی مکتوب پر نظر کی اور معنی اس کے دریافت کئے تو نماز اس کی فاسد نہ ہوگی اور اگر زمین  
 یا دکان پر نماز پڑھتا ہے اور اس کے سامنے سے کوئی چلا گیا تو نماز فاسد نہ ہوگی اگر چہ جانے والا  
 عورت یا گدھا یا کتا ہو لیکن انسان عاقل چلا گیا تو جانے والا گھنگار ہو گا مگر جس وقت کہ کوکان  
 بلند ہو اس طور پر کہ جانے والے کا سر نمازی کے پاؤں کے برابر ہو تو گھنگار نہ ہوگا اور سنت وہ  
 ہے کہ نمازی میدان یا سرراہ میں ایک سترہ یعنی بکری کھڑی کرے ایک ہاتھ لمبی اور ایک انگلی کے  
 برابر موٹی اور اپنے قریب دھانے یا بائیں ابرو کے برابر کھڑی کرے اور سترہ سامنے رکھ دیا یا زمین  
 پر خط کھینچنا فائدہ نہیں رکھتا ہے اور امام کا سترہ قوم کو کفایت کرتا ہے اور اگر سترہ نہ ہو تو نمازی  
 گزرنے والے کو اشارے سے یا تسبیح کہہ کر گزرنے سے منع کیے نہ دونوں سے۔

ف۔ یعنی یوں نہ کرے کہ اشارہ بھی کرے اور تسبیح بھی کرے۔

مسئلہ۔ اگر دو تہ والے کپڑے پر نماز پڑھی اور اس کے استری تہ نجس تھی اس صورت میں  
 اگر دونوں تہ سی ہوتی نہیں ہیں تو نماز صحیح ہوتی اور جو سی ہوتی ہیں تو صحیح نہ ہوگی اور بچھے ہوئے  
 کپڑے پر نماز پڑھی اور ایک طرف اس کا نجس ہے تو نماز جائز ہوگی پاکی کی جانب ہلانے سے

ناپاک کی جانب ہلے یا نہ ہلے اور اگر کپڑا لمبا ہے کہ ایک طرف اس کا پہن کے نماز پڑھتا ہے اور جس طرف نجس ہے وہ زمین پر پڑا ہے اس صورت میں اگر مصیقتی کے ہلنے سے نجس کی جانب ہلتا ہے تو نماز درست نہ ہوگی اور اگر نہیں ہلتا ہے تو درست ہوگی۔

مسئلہ۔ مکروہ ہے کپڑے یا بدن کے ساتھ نماز میں کھیلنا اگر یہ عمل قلیل ہے اور اگر کثیر ہے تو نماز کو فاسد کرے گا اور مکروہ ہے کنکریاں جو کسے کی جگہ سے مٹانا مگر جس صورت میں کہ سجدہ ممکن نہ ہو تو ایک بار یا دو بار ہٹا دے۔

ف۔ اگر تین بار ہٹا دے گا تو نماز فاسد ہوگی اور مکروہ ہے انگلیوں کو مل کر اوکھچھکر جٹکانا اور ہاتھ کمر پر رکھنا اور دامنی یا بایں طرف منہ لانا بدون سینہ پھیرنے کے کبھے کی طرف سے اور اگر سینہ پھر جائے گا تو نماز فاسد ہوگی اور مکروہ ہے اقعار یعنی دونوں زانو کھڑے کر کے اور دونوں ہاتھ زمین میں رکھ کے چوڑے پر کتے کی بیٹھک بیٹھنا اور دونوں باہوں کو سیدھے میں زمین پر بچھانا اور سلام کا جواب ہاتھ سے دینا اور فرض میں بے عذر چار زانو بیٹھنا اور کپڑے کو مٹی لگنے کی احتیاط سے سینٹا اور سدل ٹوب یعنی کپڑے کو سر اور کندھے پر ڈال کر دونوں کنارے کو بدون طائفے کے لٹکا دینا اور جہائی لینا چاہیے کہ جہائی کو دفع کرے اور کھانسی کو جہاں تک ہو سکے دفع کرے اور انگڑائی لینا یعنی بدلتا کو سستی دفع کرنے کے لئے کھینچنا اور آنکھیں بند رکھنی بلکہ چاہیے کہ نظر سجدے کی جگہ رکھے اور سر کے بالوں کو سر پر لپیٹ کر گرہ دے کر نماز پڑھتی بلکہ سنت یہ ہے کہ اگر سر پر بال ہوں تو بالوں کو چھوڑ دیوے تاکہ بال بھی سجدہ کریں اور نماز ننگے سر پڑھنی مگر عاجزی اور انکساری کے لئے مضائقہ نہیں اور آیتوں اور تسبیحوں کو ہاتھ سے شمار کرنا لیکن نزدیک صاحبین کے یہ مکروہ نہیں ہے اور امام اکیلا مسجد کے طاق میں ہو اور سارے لوگ باہر ہوں یا امام تنہا اونچے پر ہو اور سارے لوگ نیچے اور صف کے پیچھے اکیلا کھڑا ہونا ساتھ اس کے کہ صف میں جگہ ہے اور اگر صف میں جگہ نہ ہو تو ایک آدمی کو صف سے کھینچ کر اپنے ساتھ صیف کر لیوے اور پہننا اس کپڑے کا کہ جس میں تصویر آدمی یا جانور کی ہو دے یا تصویر سر پر یا سامنے منہ کے یا داہنے یا بائیں ہاتھ کی طرف ہو دے اور اگر نیچے قدم یا پیچھے پیٹھ کے ہو دے تو مضائقہ نہیں اور تصویر درخت اور اس کے مانند کی اور سطح تصویر سرکشی ہوئی مضائقہ نہیں اور مارنا سانپ اور بچھو کا نماز میں مکروہ نہیں ہے اور مکروہ نہیں ہے کہ

امام مسجد میں کھڑا ہوئے اور سجدہ مسجد کے طاق میں کرے اور مکروہ نہیں ہے نماز پڑھنی اس مرد کی بیٹھ کی طرف کہ بات کر رہا ہے اور کلام اللہ کی طرف یا تلوار شکنی ہوئی یا شمع یا چراغ کی طرف۔

## فصل دسویں بیمار کی نماز کا بیان

اگر بیمار کھڑے ہونے کی طاقت نہ رکھے یا مرض بڑھنے کا خوف ہو تو نماز بیٹھ کر پڑھے اور رکوع اور سجدہ بجا لاوے اور اگر رکوع اور سجدہ کرنے کی طاقت نہ ہو اور کھڑے ہونے کی طاقت ہو تو نزدیک امام اعظمؒ کے فتویٰ یہ ہے کہ بیٹھ کر نماز پڑھنی اس کے لئے بہتر ہے کھڑے ہو کر پڑھنے سے پس بیٹھ کر نماز پڑھے اور رکوع اور سجدہ سر کے اشارے سے کرے اور اشارہ سجدہ کا بہت جھک کر کرے رکوع کے اشارے سے اور اگر کھڑے ہو کر سر کے اشارے سے نماز پڑھے گا تو بھی درست ہے اور نزدیک فقیر کے یہ ہے کہ کھڑے ہونے پر طاقت ہوتے ہوئے کھڑا ہونا ترک نہ کرے اور اگر کھڑے ہونے پر رکوع اور سجدہ پر طاقت نہیں رکھتا ہے تو بیٹھ کر اشارے سے پڑھے اور اگر بیٹھنے کی بھی طاقت نہ رکھے تو چٹ لیٹے اور دونوں پانوں کعبے کی طرف کرے یا کروٹ سے لیٹے اور منہ قبلہ کی طرف کر کے سر کے اشارے سے پڑھے اور اگر رکوع اور سجدہ کرنا سر کے اشارے سے ممکن نہ ہو تو نماز موقوف رکھے جب تک طاقت اشارے کی حاصل ہووے اور اگر اس عرصے میں مر گیا تو گنہگار نہ ہو گا اور اگر نماز کے بیچ میں بیمار ہو جاوے تو موافق اپنی طاقت کے نماز کو تمام کر لے اور اگر بیمار بیٹھ کر رکوع اور سجدے کے ساتھ نماز ادا کرتا تھا۔ پھر نماز کے اندر کھڑے ہونے پر قادر ہو تو کھڑا ہو جاوے اور اس نماز کو پوری کرے اور نزدیک امام محمدؒ کے نماز سرے سے شروع کرے اور اگر بیمار نماز اشارے کے ساتھ پڑھتا تھا اور نماز کے بیچ میں رکوع اور سجدے پر قادر ہو تو اس صورت میں بالاتفاق نماز سرے سے شروع کرے اور جو شخص بیہوش یا دیوانہ رہا ایک رات اور ایک دن تک تو نماز اس ایک رات اور ایک دن کی قضا کرے اور اگر ایک رات اور ایک دن سے ایک ساعت بھی زیادہ گزرے گی تو قضا واجب نہ ہوگی اور نزدیک محمدؒ کے جب تک چھٹی نماز کا وقت نہ آوے گا تب تک قضا واجب ہوگی۔

## فصل گیارہویں مسافر کی نماز کا بیان

جو کس چار ہزار قدم کا کہلاتا ہے ویسے سولہ سولہ کوس کی تین منزل چلنے کے قصد سے جو شخص اپنے گھر سے نکل کر شہر کی عمارتوں سے باہر ہووے تو اس شخص کو چاہیے کہ چار رکعت فرض میں دو رکعت

پڑھے اگر اس نے چار رکعت پڑھی اس صورت میں اگر دو رکعت کے بعد بیٹھا تھا تو نماز ادا ہوئی مگر ہاں دو رکعت فرض ہوئی اور دو رکعت نفل لیکن فرض اور نفل اکٹھا کرنے کے سبب گنہگار ہوا اگر بھول کر ایسا کیا تو سجدہ سہو کر لیوے کیونکہ سلام پھیرنے میں دیر لگی اور اگر دو رکعت کے بعد نہیں بیٹھا تو فرض اس کا باطل ہوا چاروں رکعت نفل ہوئیں سجدہ سہو کر لیوے مسافر جب تک اپنے اصلی وطن میں داخل نہ ہو گیا کسی شہر یا گاؤں میں پندرہ روز یا زیادہ پندرہ دن سے رہنے کا قصد کرے گا جب تک اس کو حکم قصر کا رہے گا اور میدان میں نیت اقامت کی معتبر نہیں اور جو کہ ہمیشہ میدان میں رہا کرتے ہیں اور کسی جگہ اقامت نہیں کرتے ہیں مگر دس یا بیس روز تو ان لوگوں کو حکم ہے کہ ہمیشہ نماز اقامت کی پڑھیں قصر نہ کریں ہاں جس وقت یکبارگی اڑتالیس کوس چلنے کا ارادہ کریں تو اس وقت قصر پڑھیں اور اگر وقت میں مسافر نے مقیم کے پیچھے اقتدا کی تو چار رکعت والی نماز میں مسافر پر چار رکعت لازم ہوگی اور وقت کے بعد یعنی قضا میں مسافر کو مقیم کے پیچھے اقتدا کرنا درست نہیں اور مقیم کو مسافر کے پیچھے وقت اور قضا دونوں میں اقتدا کرنا درست ہے جب مسافر دو رکعت پڑھ کر سلام پھیرے تو مقیم کھڑا ہو کر دو رکعت اور پڑھ لیوے۔

ف۔ مسافر کو قضا پڑھنے میں مقیم کے پیچھے اقتدا کرنا درست نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ نماز وقت میں امام کی تابعداری کے سبب مسافر پر فرض چار رکعت ہو جاتی ہے اور وقت کے بعد مسافر کا فرض بدلتا نہیں اور مقیم کو مسافر کے پیچھے قضا میں بھی اقتدا درست ہے بشرطیکہ دونوں کا ایک فرض ہو مثلاً عشاء دونوں کی فوت ہوئی تو اس صورت میں مقیم کی اقتدا مسافر پر درست ہوگی۔ جب مسافر دو رکعت پڑھ کر سلام پھیرے تو مقیم کھڑا ہو کر باقی پڑھ لیوے اور وطن کی دو قسمیں ہیں ایک وطن اصلی دوسرے وطن اقامت اور وطن اصلی وطن اصلی ہی سے باطل ہوتا ہے اور وطن اقامت وطن اقامت سے اور وطن اصلی اور سفر کے سبب سے باطل ہوتا ہے۔

ف۔ مثلاً ایک مسافر نے کسی شہر میں اقامت کی تھی پھر چند روز کے بعد وہاں سے کسی اور شہر میں جا کر مقیم ہوا یا وطن اصلی یا اور کہیں سفر میں چلا گیا تو جو پہلی اقامت تھی وہ باطل ہوئی جب وہاں دوبارہ آویگا تو بدون نیت اقامت کے مقیم نہ ہوگا اور گھر میں جو نماز قضا ہوئے اس کو سفر میں چار رکعت پڑھے اور سفر میں جو قضا ہوئے اس کو گھر میں دو رکعت۔

مسئلہ۔ سفر معصیت میں یعنی مثلاً چوری یا قزاقی کے لئے جو سفر کرتے ہیں اس میں تین خط

اماموں کے نزدیک قصر نمازیں منع ہے اور نزدیک امام اعظمؒ کے قصر نمازیں واجب اور افطار روز کے میں جائز اور اقامت اور سفر میں نیت مقبوع کی معتبر ہے نہ کناہج کی یعنی نیت امیر کی معتبر ہے نہ کہ لشکر کی اور نیت مولیٰ کی معتبر ہے نہ غلام کی اور نیت خاوند کی معتبر ہے نہ جو رو کی۔

## فصل بارہویں جمعہ کی نماز کا بیان

جمعہ کی صحت کے واسطے چھ چیزیں شرط ہیں جب وہ چھ پائی جائیں گی تب جمعہ ادا ہوگا اور جمعہ پڑھنے والے کے ذمہ سے ظہر ساقط ہوگی۔ پہلی شرط شہر کا ہونا کہ جس میں حاکم اور قاضی ہو دیں یا کنارہ شہر کا بنا کیا گیا ہو شہر کے لوگوں کی حاجت کے لئے مثلاً مروتے دفنانے یا لشکر جمع کرنے کے لئے پس نزدیک امام اعظمؒ کے دیہاتوں میں جمعہ درست نہیں اور نزدیک امام شافعیؒ اور اکثر اماموں کے دیہاتوں میں درست ہے شہر کے کنارے میں درست نہیں۔ دوسری شرط حاضری ہونا بلوٹا یا اس کے نائب کا تیسری شرط ظہر کا وقت ہو چوتھی شرط خطبہ پڑھنا لکن نزدیک امام اعظمؒ کے ایک تسبیح کے برابر کفایت کرتا ہے اور نزدیک صاحبینؒ کے فرض وہ ہے کہ ذکر دراز ہو اور دو خطبے پڑھنا اس طور پر کہ شامل ہو دیں حمد اور درود اور تلاوت قرآن اور مسلمانوں کی نصیحت پر اور اپنے نفس اور مسلمانوں کی استغفار پر یہ سنت ہے اور ترک ان کا مکروہ ہے پانچویں شرط جماعت اور جماعت چالیس آدمیوں کی چاہیے نزدیک شافعیؒ اور احمد رحمہما اللہ کے اور نزدیک ابوحنیفہ کے تین آدمی سوا امام کے اور نزدیک ابی یوسفؒ کے دو آدمی سوا امام کے اگر نماز کے درمیان سے جماعت کے لوگ بھاگ جاویں تو امام اور باقی رہنے والوں کا جمعہ فوت ہوگا وہ لوگ ظہر سرے سے شرع کریں۔  
ف۔ فوت ہونا جمعہ کا اس صورت میں ہے کہ تمام آدمی امام کے سجدہ کرنے کے قبل بھاگ جاویں اور اگر سارے نہ بھاگیں امام کے سوا تین آدمی رہ جائیں یا امام کے سجدے کے بعد بھاگیں تو ان دونوں صورت میں جمعہ فوت نہ ہوگا۔ امام کو چاہیے جمعہ تمام کرے چھٹی شرط اذن عام یعنی کسی کو نہ روکے۔

مسئلہ۔ جمعہ لڑکے اور غلام اور عورت اور مسافر اور بیمار پر واجب نہیں اور اسی طرح اندھے پر بھی نزدیک امام اعظمؒ کے اگرچہ اس کو لیجانے والا میسر ہووے اور نزدیک امام مالکؒ اور شافعیؒ اور احمدؒ کے اگر لیجانے والا میسر ہے تو اندھے پر جمعہ واجب ہے اور اگر میسر نہیں تو نہیں اور نزدیک احمد رحمہ اللہ کے غلام پر واجب ہے۔

مسئلہ۔ اگر غلام یا عورت یا بیمار یا مسافر نماز جمعہ کی ادا کریں تو ادا ہوگی اور ظہران سے ساقط ہوگی اور جو شخص شہر کے باہر رہتے ہیں اگر اذان جمعہ کی سنتا ہے تو اس پر لازم ہے جمعہ میں حاضر ہونا غلام اور بیمار اور مسافر کو اگر جمعہ میں امام تہرا دیں تو درست ہے اگر مسافروں کی جماعت نے شہر کے اندر نماز جمعہ کی پڑھی اور مقیم ان میں کوئی نہ تھا تو نزدیک امام اعظمؒ کے جمعہ ان کا صحیح ہوگا اور نزدیک شافعیؒ اور احمدؒ کے درست نہیں جب تک چالیس آدمی مقیم آزاد تندرست ان میں نہ ہوں۔

مسئلہ۔ ایک بے عذر نے اگر جمعہ کے آگے ظہر پڑھی تو ادا ہوگی۔ کراہت تحریم کے ساتھ پھر اگر وہ جمعہ کے واسطے چلا اور امام اب تک فارغ نہیں ہوا تو ظہر باطل ہوئی پس اگر نماز جمعہ ملے تو بہتر اور اگر نہ ملے تو ظہر پھر ملے اور نزدیک صاحبین رحمہما اللہ کے اگر نماز جمعہ ہاتھ نہ لگے تو ظہر باطل نہ ہوگی۔ مسئلہ۔ معذور اور قیدی کو جمعہ کے دن نماز ظہر کی جماعت کے ساتھ پڑھنی مکروہ ہے۔

مسئلہ جس شخص نے امام کو جمعہ میں التحیات یا سجدہ سہو کے اندر پایا اور نماز میں داخل ہو تو وہ شخص بعد سلام امام کے دو رکعت جمعے کی تمام کرے اور نزدیک محمدؐ کے اگر دوسری رکعت کا شروع نہیں پایا تو چار رکعت ظہر کی تحریم پر تمام کرے۔

مسئلہ۔ جب جمعہ کی پہلی اذان کہی جاوے تب جانا اس کی طرف واجب ہوتا ہے اور اس وقت خرید و فروخت حرام ہوتا ہے اور جب امام منبر پر چڑھے خطبہ پڑھنے کو تب بات کہنی اور نماز پڑھنی منع ہے جب تک خطبے سے فارغ نہ ہو اور جب امام منبر پر بیٹھے تب اذان دوسری اس کے رد و رد کہی جاوے اور لوگ امام کی طرف متوجہ رہیں اور جب خطبہ تمام ہو چکے کبیر کہے۔

مسئلہ۔ جمعہ کی نماز میں سورۃ جمعہ اور منافقون پڑھنی سنت ہے اور ایک روایت میں سُبْحِ اَشْمِ اور ہٰی اَتْلُک پڑھنی سنت ہے۔

مسئلہ۔ ایک شہر میں جمعہ کسی جگہ درست ہے اور امام اعظمؒ کی ایک روایت میں سوا ایک جگہ کے جائز نہیں اور امام ابو یوسفؒ سے روایت ہے کہ اگر شہر کے درمیان نہر جاری ہووے تو اس کی دونوں طرف جمعہ پڑھنا درست ہے۔

## فصل تیرھویں واجب نمازوں کا بیان

اکثر اماموں کے نزدیک پانچوں وقت کے فرض کے سوا اور کوئی نماز واجب نہیں اور نزدیک امام اعظمؒ

۱۰ خواہ قریب ہو خواہ بعید اور سننا اور چپ رہنا واجب ہے ۱۲ درختار گھ اور بیٹھا سنت ہے ۱۲ مالگیری

کے نماز وتر کی واجب ہے اور عید الفطر اور عید الضحیٰ کی بھی اوروں کے نزدیک یہ تینوں سنت مودہ ہیں۔  
**ف۔** نماز کے واجبات کی فصل میں گذر چکا کہ امام اعظمؒ کے سوا اور اماموں کے نزدیک فرض اور واجب ایک چیز ہے اور وتر میں تین رکعت ہے نزدیک امام اعظمؒ کے ایک سلام کے ساتھ اور تینوں رکعت میں الحمد اور سورۃ پڑھے اور تیسری رکعت میں قرأت کے بعد رکوع کے قبل قنوت پڑھا کرے تمام سال اور نزدیک شافعیؒ کے رمضان کے آخری پندرہ دنوں میں قنوت پڑھے اور نزدیک اکثر اماموں کے رکوع کے بعد قنوت میں پڑھنی سنت ہے اور قنوت فجر کی نماز میں پڑھنی بدعت ہے اور نزدیک شافعیؒ کے سنت ہے اور تحب ہے کہ وتر کی پہلی رکعت میں **سَمِعَ اَسْمُ** اور دوسری میں **قُلْ یَا اٰیُّهَا الْکَافِرُوْنَ** اور تیسری میں **قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ** پڑھے۔

**مسئلہ۔** نماز عید کے شرائط و جوب اور ادا کے مانند نماز جمعہ کے ہیں یعنی جن شرطوں سے نماز جمعہ کی واجب ہوتی ہے اور ادا ہوتی ہے ان ہی شرطوں سے نماز عید کی واجب ہوتی ہے اور ادا ہوتی ہے مگر فرق یہ ہے کہ عید میں خطبہ شرط نہیں بلکہ سنت ہے کہ بعد نماز عید کے دو خطبے پڑھے مانند جمعہ کے ادا ان میں مناسب اس دن کے احکام صدقہ فطر یا احکام قربانی کے اور تکبیر ایام تشریق کے بیان کرے۔ عید الفطر کے دن سنت یہ ہے کہ پہلے کچھ کھاوے اور صدقہ فطر کا دیوے اور مسواک اور غسل کرے اور اچھے کپڑے پہنے اور خوشبو لگاوے اور تکبیر پڑھاوے عید گاہ میں جاوے لیکن تکبیر پکار کے نہ کہے اور جب سورج بلند ہو اس قدر کہ آنکھ اس کے دیکھنے سے جھللاوے اس وقت سے دوپہر کے قبل تک دونوں عید کی نماز کا وقت ہے اور جب نماز عید کی پڑھنے لگے تو تحریم کے بعد پہلی رکعت میں تین تکبیر زوائد کی کہے اور ہر تکبیر کے ساتھ دونوں ہاتھ اٹھاوے اور تکبیروں کے بعد ثنائی پڑھے اور دوسری رکعت میں قرأت کے چھ رکوع سے پہلے تین تکبیر زوائد کی کہے اور ہر تکبیر کے ساتھ دونوں ہاتھ اٹھاوے بعد اس کے تکبیر رکوع کی کہے یہ چھ تکبیریں اور تکبیر رکوع کی نماز عیدین میں واجب ہیں اور اگر یہ فوت ہوئیں تو سجدہ سہولاً لازم آئیگا اور اگر قصد ترک کرے گا تو نماز مکروہ تحریمی ہوگی اور دونوں عید کی نماز اگر کسی نے امام کے ساتھ نہ پائی تو پھر اس کی قضا نہیں اور اگر کسی عذر کے سبب نماز عید الفطر کی امام اور قوم سے فوت ہو جائے

۱۔ اور دفعتاً اور عطاوی اور مختصر وقایہ وغیرہ میں ثنا کا پڑھنا بعد تکبیر تحریم قبل تکبیر زوائد کے کھلا ہے اور

اعوذ بسم اللہ بعد تکبیر زوائد پڑھے ۱۲۔

تو دوسرے دن اس کو ادا کریں نہ بعد اس کے اور عید النضحیٰ کی نماز بارہویں تک بھی جائز ہے اور نماز عید النضحیٰ کی مانند نماز عید الفطر کے ہے مگر فرق اتنا ہے کہ عید النضحیٰ میں مستحب ہے کہ قبل نماز کے کچھ نہ کھاوے بلکہ بعد نماز کے اپنی قربانی کے گوشت میں سے کھاوے اور قبل نماز کے بھی کھانا کر وہ نہیں اور قربانی کرنی قبل نماز کے درست نہیں اور عید النضحیٰ میں تکبیر عید گاہ کی راہ میں پکار کے کہتا جاوے۔

**مسئلہ۔** ایام تشریق میں تکبیریں کہنی ہر فرض نماز کے بعد جب جماعت کے ساتھ پڑھی جاوے بقیم پر شہر میں واجب ہے اور لوہی ذیحجہ کی صبح سے دسویں کی عصر تک ایام تشریق کے ہیں نزدیک امام اعظمؒ کے اور نزدیک صاحبین کے تیرہویں کی عصر تک اور فتویٰ صاحبینؒ کے قول پر ہے اور اگر عورت یا مسافر مقیم کے بھیے اقتدا کریں تو ان پر تکبیر کہنی واجب ہوگی تکبیر آواز بلند کے ساتھ کہے اللہ اکبر اللہ اکبر لا ایل الا اللہ واللہ اکبر لا اکبر الا اللہ اکبر لا اکبر الا اللہ اکبر لا اکبر الا اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے نہیں کوئی معبود دیندگی کے لائق سوا اللہ کے اور اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے اور واسطے اللہ کے ہے۔ ساری خوبی ادا اگر امام ترک کرے تو بھی مقتدی ترک کرے۔

## فصل چودہویں نفلوں کا بیان

فجر کی نماز کے قبل سنت دو رکعت ہے اس میں سورہ کافرون اور قل ہو اللہ پڑھے اور نماز ظہر اور جمعہ کے قبل چار رکعتیں ہیں ساتھ ایک سلام کے اور بعد ظہر کے دو رکعت ہیں اور بعد جمعہ کے چار رکعتیں اور نزدیک ابی یوسفؒ کے بعد جمعہ کے چہر رکعت اور مستحب ہے کہ ظہر کے بعد چار رکعت پڑھے دو سلام کے ساتھ اور نماز عصر کے قبل دو رکعت یا چار رکعت پڑھنی مستحب ہے اور بعد نماز مغرب کے دو رکعت سنت ہے اور بعد اس کے چہر رکعتیں اور مستحب ہیں کہ ان کو صلوٰۃ الایمان کہنے ہیں اور ایک روایت میں نماز مغرب کے بعد بیس رکعتیں پڑھنی آئی ہیں اور قبل عشاء کے چار رکعت مستحب ہیں اور بعد عشاء کے دو رکعت سنت اور چار رکعت اور مستحب ہے اور بعد وتر کے دو رکعت بیٹھ کر پڑھنی مستحب ہے پہلی رکعت میں اذان زلت اور دوسری میں قل یا ایہا الکافرون پڑھے نماز تہجد کی سنت منکدہ ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی ترک نہیں فرمائی اور اگر کبھی فوت ہو جاتی تو بارہ رکعت دن کو پڑھ بیٹھے تھے اور نماز تہجد کی حدیث میں چار رکعت سے کم نہیں آئی اور بارہ رکعت سے زیادہ بھی ثابت نہیں ہوئی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نماز تہجد کے



بعد پڑھتے تھے سنت اسی طرح پر ہے جس کو اپنے نفس پر اعتماد ہو تو وہ وتر تہجد کے بعد آخر رات کو پڑھے کہ یہ بہتر ہے اور اگر اعتماد نہ ہو تو سونے کے قبل پڑھ لیں گے کہ اس میں احتیاط ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی وتر سمیت تہجد سات رکعت پڑھی اور کبھی نور کعت اور کبھی گیارہ رکعت اور کبھی تیرہ رکعت اور کبھی پندرہ رکعت اور کبھی دو دو رکعت اور کبھی چار چار رکعت اور کبھی سب کی سب ایک سلام کے ساتھ اور کبھی دو دو رکعت تازہ وضو اور مسواک کے ساتھ پڑھی اور بعد ہر دو رکعت کے سوئے اور پھر جاگے اور تہجد میں قیام بہت دراز فرماتے تھے۔ یہاں تک کہ دونوں پاؤں مبارک سُوج جاتے اور پھٹ جاتے تھے اور کبھی چار رکعت پڑھی پہلی رکعت میں سورۃ بقرہ دوسری میں سورۃ آل عمران تیسری میں سورۃ نسا چوتھی میں سورۃ مائدہ پڑھی اور جس قدر قیام فرمایا اُسی قدر رکوع اور اسی قدر قومہ اور اُسی قدر سجدہ اور اسی قدر جلسہ لو فرمایا اور کبھی ایک رکعت میں یہ چاروں سورتیں جمع فرماتے تھے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے وتر کی ایک رکعت میں تمام قرآن ختم کیا لیکن مستحب یہ ہے کہ ہر روز اس قدر پڑھے کہ ہمیشہ پڑھ سکے ایک مہینہ میں ایک ختم کرے یا دو ختم یا تین ختم اور اکثر صحابہ سات رات میں ختم فرماتے تھے اول رات میں تین سورۃ پڑھتے تھے سورۃ بقرہ اور سورۃ آل عمران اور سورۃ نسا اور دوسری رات میں پانچ سورۃ پھر سات پھر نو پھر گیارہ پھر تیرہ پھر آخر قرآن تک اور اس ختم کو فنی یثوبی نام رکھتے ہیں۔

ف۔ مراد فائے سورۃ فاتحہ اور میم سے سورۃ مائدہ اور یاء سے سورۃ یونس اور بائے سورۃ بنی اسرائیل اور ثین سے سورۃ شعراء اور واؤ سے سورۃ والضحیٰ اور قاف سے سورۃ ق اور چاہیے کہ قرآن ترتیل کے ساتھ پڑھے۔

ف۔ ترتیل کے معنی آہستہ آہستہ اور صاف پڑھنا اور حروف اور مدد اور تشدید کو بخوبی ادا کرنا اور وعدہ و وعید کے مقام میں غور کرنا اور مستحب یہ ہے کہ صبح کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھ کر سورج نکلنے تک ذکر میں مشغول رہے جب سورج نکل چکے تب دو رکعت نفل پڑھے ثواب ایک حج اور ایک عمرے کا پاوے گا اور اگر چار رکعت پڑھے گا تو حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس دن کے آخر تک اس کی مرادوں کے لئے میں بس ہوں یعنی ساری پوری کروں گا اور اس نماز کو نماز اشراق کی کہتے ہیں نماز چاشت کا بیان یوں ہے کہ جب سورج گرم ہو جاوے دوپہر کے قبل چاشت کی نماز آٹھ رکعت پڑھنی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی گئی ہے اور دوپہر ڈھلنے کے بعد ظہر کے قبل چار رکعت نفل پڑھنی حدیث سے ثابت ہوئی۔

ف۔ وظائف النبی میں لکھا ہے کہ بغیر صلے اللہ علیہ وسلم ابتدائے نبوت سے آخر تک یہ چار رکعتیں ساتھ ایک سلام کے پڑھا کیا کرتے تھے اور قرأت اس میں لمبی پڑھا کرتے تھے اور جب تازہ وضو کرے تب دو رکعت تجتہ الوضو کی پڑھنی سنت ہے اور صبح وقت مسجد میں داخل ہواُس وقت دو رکعت تجتہ الوضو کی پڑھنی سنت ہے اور عصر کے بعد سورج ڈوبنے تک ذکر الہی میں مشغول رہنا سنت ہے نفل میں جماعت مکروہ ہے مگر رمضان میں سنت ہے کہ ہر رات عشرہ کے بعد بیس رکعت چار سے پڑھے دس سلام کے ساتھ اور ہر رکعت میں دس آیت پڑھے کہ تمام رمضان میں قرآن ختم ہو جائے اور قوم کی سنستی کے سبب اس سے کم نہ کرے اور اگر قوم کو رغبت زیادہ سننے کی ہو دے تو تمام رمضان میں دو یا تین یا چار ختم کرے اور ہر چار رکعت کے بعد چار رکعت کے انداز بیٹھے اور ذکر میں مشغول رہے اس بیٹھنے کا نام تردیکھ ہے اور بعد تراویح کے وتر جماعت کے ساتھ پڑھے اور رمضان کے سوا اور دنوں میں وتر جماعت کے ساتھ پڑھنی مکروہ ہے۔

نماز استخارہ کا بیان | اگر کوئی کام آگے آوے تو سنت ہے کہ استخارہ کرے اس طریق سے اور وہ پڑھ کر یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ اَعْظِیْهِمْ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ مَا لَا اَقْدِرُ وَ تَعْلَمُ مَا لَا اَعْلَمُ وَ اَنْتَ عَلٰمُ الْغُیُوْبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ دُنْیَایْ وَ مَعَاشِیْ وَ عَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَقَدِّرْهُ وَ یَسِّرْهُ لِّیْ ثُمَّ بَارِكْ لِّیْ فِیْهِ وَ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ دُنْیَایْ وَ مَعَاشِیْ وَ عَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَ اصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَ قَدِّرْ لِّیْ الْخَیْرَ حَتّٰی كَاْنَ ثُمَّ رَضِیْ بِہِ یَا اللّٰہُ تحقیق میں بھلائی مانگتا ہوں تجھ سے اس کام میں تیرے علم کی مدد کے ساتھ اور قدرت مانگتا ہوں تجھ سے بھلائی حاصل ہونے پر تیری قدرت کے وسیلہ کے ساتھ اور مانگتا ہوں تجھ سے ملو اپنی تیرے بڑے فضل سے پس بیشک تو قدرت رکھتا ہے ہر چیز پر اور میں نہیں قدرت رکھتا ہوں کسی چیز پر اور تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا اور تو بہت جانتے والا ہے بھی ہوئی باتوں کو یا اللہ جو تو جانتا ہے کہ بیشک یہ کام بہتر ہے میرے لئے میرے دین اور میری دنیا اور میری زندگی اور میرے انجام کار میں پس حکم کر اور موجود کر اس کو میرے لئے اور آسان کر اس کو میرے لئے پھر رکعت ہوئے میرے لئے اس میں اور جو جانتا ہے کہ بیشک یہ کام برا ہے میرے لئے اور میرے دین اور میری دنیا اور میری زندگی اور میرے

انجام کار میں پس پھر اس کو مجھ سے اور پھر مجھ کو اُس سے اور حکم کر اور موجود کر میرے لئے یہی جہاں کہیں ہووے پھر راہی کر مجھ کو ساتھ اس کے۔

اگر کوئی گناہ ظاہر ہووے تو چاہیے کہ جلد وضو کرے اور دو رکعت نماز  
نماز توبہ کا بیان | پڑھے اور استغفار کرے اور گناہ سے توبہ کرے اور جو گناہ کر چکا ہے  
اس پر پشیمان ہووے اور دل میں قصد کرے کہ آئندہ گناہ پھر اختیار نہیں کریں گے۔

نماز حاجت کا بیان | اگر کسی کو کوئی حاجت آگے آوے تو وہ وضو کرے اور دو رکعت  
نماز پڑھے اور تعریف خدا کی کرے اور درود رسول پر بھیجے پھر

یہ دعا کرے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الْكَرِيمِ الْكَرِيمِ سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ  
الْعَظِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ أَسْأَلُكَ مُوجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَغَائِبَاتِ  
مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيمَةَ مِنْ كُلِّ بَرٍّ وَآيَةٍ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَالسَّلَامَةَ  
مِنْ كُلِّ آثِمٍ لَا شَيْءَ عَلَيَّ ذَنْبًا إِلَّا غَفَرْتَهُ وَلَا هَمًّا إِلَّا فَرَجْتَهُ وَلَا دَيْنًا  
إِلَّا قَضَيْتَهُ وَلَا حَاجَةً مِنْ خَوَائِجِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا رَضَيْتَ وَلَا قَضِيَّتَهُ  
يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ نہیں کوئی موجود اللہ علم والا بزرگ پاک ہے مالک عرش بڑے کا تمام تعریف  
ہے اللہ کے لئے جو پالنے والا سارے جہاں کا ہے مانگتا ہوں میں تجھے غصے غصے کی وجہ سے کہ واجب  
کرنے والی ہوں قیری رحمت کی اور مانگتا ہوں میں تجھ سے ان کاموں کو کہ لازم کرنے والے ہوں  
تیری بخشش کو اور چاہتا ہوں بہتری ہر نیکی سے اور بچاؤ ہر گناہ سے اور سلامتی ہر گناہ سے نہ چھوڑ  
میرے لئے کوئی گناہ مگر تجھے تو اُس کو اور نہ چھوڑ تو کوئی غم مگر کہ دور کرے تو اس کو اور نہ چھوڑ  
کوئی مرض مگر کہ لدا کر دیوے تو اُس کو اور نہ چھوڑ تو کوئی حاجت دنیا اور آخرت کی حاجتوں سے کہ  
وہ تیرے نزدیک اچھی ہووے مگر جاری کر دے اس کو اے بہت مہربان مہربانوں کے۔

صلوۃ التسبیح کا بیان | صلوات التسبیح تمام چھوٹے بڑے گناہوں کی مغفرت کے لئے  
ہے خواہ وہ گناہ خطا ہو خواہ قصداً خواہ پرہیز پرخواہ ظاہراً

میں حدیث میں آیا ہے کہ پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنے چچا عباس رضی اللہ عنہ کو سکھائی طریقہ  
اس کا یوں ہے کہ چار رکعت نماز پڑھے ہر رکعت میں بعد قرأت کے ہندہ بار سُبْحَانَ اللَّهِ  
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ پڑھے اور رکوع میں دس بار اور قوے میں

دش بار اور سجدے میں دش بار اور جلسے میں دش بار اور دوسرے سجدے میں دش بار اور دوسرے سجدے کے بعد بیٹھ کر دش بار پس ہر رکعت میں کچھ تر بار کہ چاروں میں تین سو بار ہوتے ہیں پڑھے اور اگر ہو سکے تو یہ نماز ہر روز پڑھا کرے نہیں تو ہفتہ میں ایک بار یا پینے میں ایک بار یا برس میں ایک بار یا تمام عمر میں ایک بار پڑھے اور بہتر یہ ہے کہ چار رکعت میں چار سورۃ مسجات میں سے پڑھے مسجات کی سات سوہیں ہیں سورۃ نبی امرا میں اور سورۃ حدید اور سورۃ حشر اور سورۃ صلف اور سورۃ بقرہ اور سورۃ تغابن اور سورۃ اعلیٰ

**نماز سورج گہن کا بیان** | جب سورج گہن لگے تو سنت ہے کہ جمعہ پڑھنے والا امام دو رکعت نماز جماعت کے ساتھ پڑھے اور ہر رکعت میں ایک رکوع کرے مثل اور نمازوں کے اور قرأت میں پڑھے لاکن آہستہ پڑھے اور نزدیک صاحبین کے پکار کے پڑھے اور نماز کے پیچھے ذکر میں مشغول رہے جب تک آفتاب صاف ہو جائے اور اگر جماعت نہ ہو تو اکیلا پڑھے خواہ دو رکعت پڑھے خواہ چار رکعت اور اس طرح چاند کے گہن اور تاریکی اور تند ہوا اور زلزلہ اور ان کے مانند میں پڑھے

**نماز استسقا کا بیان** | پانی کے لئے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کبھی فقط دعا مانگی اور کبھی جھے کے خطبے میں دعا کی اور عمر رضی اللہ عنہ پانی مانگنے کے لئے باہر گئے اور فقط استغفار کیا اس واسطے امام اعظم کے نزدیک پانی کی طلب میں نماز پڑھنی سنت مودہ نہیں ہے بلکہ کہا ہے کہ مینہ کی طلب میں دعا و استغفار بہا اور اگر اکیلا نماز پڑھے تو درست ہے لیکن صحیح روایت میں نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ثابت ہوا استسقا میں نماز جماعت کے ساتھ پڑھنی اسی واسطے امام ابی یوسف اور محمد اور باقی علماء نے کہا کہ امام مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ عید گاہ میں ہما دے اور کفار سا تھوڑے ہو دیں پس امام جماعت کے ساتھ دو رکعت نماز پڑھے اور قرأت پکار کے پڑھے اور نماز کے بعد اس عید کے دو خطبے پڑھے اور استغفار

۱۰ بعد تسبیح سجدہ ۱۰

۱۱ مذہب حنفیہ میں اس کے بعد سورۃ ختم کرنے کے بعد دش بار پڑھے اس لئے کہ مذہب حنفیہ میں جلسہ استراحت نہیں اور عالمگیری میں ہے کہ بعد شتا کے چند بار پڑھے کے اعوذ فاتحہ پڑھے اور سورۃ کے بعد دس بار پڑھے ۱۲ عہدہ۔

کرے اور دعا استسقا کی حدیث کی دعاؤں میں ہے پڑھے اَللّٰهُمَّ اَسْقِنَا مَغِيَا مَرْسِيًا  
مَرْيَعًا نَافِعًا غَيْرَ مَضَارٍّ عَاجِلًا غَيْرَ اَجَلٍ رَّائِبٌ مُّصَرِّعٌ اَللّٰهُمَّ اَسْقِنَا  
عِبَادَكَ وَبِحَدِّ اَيْمَانِكَ وَانْزِلْ رَحْمَتَكَ دَائِمًا بِنَدَاكَ اَلْمِيَّتِ اور اس کے بالائے  
برسا ہم پر بیخود قرار کو بہہ چنے والا سیلاب کرنے والا بہت ارزانی کرنے والا نفع دینے والا نہ ضرر کرنے  
والا جلدی برسنے والا نہ دیر کرنے والا فراخ کرنے والا روئیدگی کا یا اللہ پانی دے اپنے بندوں  
کو اور جانوروں کو اور انارہمت اپنی اور زندہ کر شہر مردہ اپنے کو اور امام چادر اپنی بھراوے نہ قوم۔  
ف۔ چاند پھرانے کا طریق یوں ہے کہ دایاں سر بائیں طرف ہو جاوے اور بایاں سر  
داہنی طرف اور اندر کا رخ باہر دبا ہر کار رخ اندر۔

مسئلہ۔ نفل اگر شروع کیا تو واجب ہوئی پھر اگر فاسد کیا تو دو رکعت قضا کر لیوے اور نزدیک  
امام ابی یوسفؒ کے اگر چار رکعت کی نیت کی اور پہلے قعدے کے آگے فاسد کیا تو چار رکعت  
قضا کرے اور اسی طور پر اختلاف ہے اس صورت میں کہ چار رکعت نفل پڑھی چاروں میں قرأت  
ترک کی یا آخر کی دو میں سے فقط ایک میں پڑھی پس ان تینوں صورتوں میں نزدیک امام اعظمؒ اور محمدؒ  
کے دو رکعت قضا کرے اور نزدیک ابی یوسفؒ کے چار رکعت اور اگر پہلی دو رکعت میں یا آخری  
دو رکعت میں قرأت ترک کی یا پہلی دو میں سے ایک میں یا پچھلی دو میں سے ایک میں ترک کی تو ان چاروں  
صورتوں میں دو رکعت قضا کرے گا بالاتفاق اور اگر پہلی دو رکعت میں سے ایک میں قرأت کی اور  
تین میں نہ کی یا پہلی دو میں سے ایک میں کی اور آخری دو میں سے ایک میں کی ان دونوں صورتوں  
میں نزدیک محمدؒ کے دو رکعت قضا کرے گا اور نزدیک شیخین کے اعنی امام اعظمؒ اور ابی یوسفؒ  
کے چار رکعت اور قعدہ اولی ترک کرنے سے نزدیک امام محمدؒ کے نماز باطل ہوتی ہے اور نزدیک  
شیخین کے باطل نہیں ہوتی لیکن سجدہ سہو کر لیوے اگر ایک عورت نے غدہ کی کہ کل نماز نفل  
پڑھوں گی میں یا روزہ رکھوں گی پس حائض ہوئی تو اس پر قضا لازم آوے گی۔

مسئلہ۔ نفل بدول غدہ کے بیٹھ کر پڑھنی بھی جائز ہے کھڑے ہونے کی طاقت ہونے  
کے ساتھ اور اگر کھڑا ہو کر شروع کیا اور بیٹھ کے تمام کیا تو بھی درست ہے مگر مکروہ ہے لاکن غدہ  
میں مکروہ نہیں اور غدہ کے سبب دیوار میں تکیہ لگا کر نفل پڑھنی جائز ہے۔

مسئلہ۔ شہر کے باہر سواری پر نفل پڑھنی درست ہے۔ اشارے سے رکوع اور سجدہ  
کرے جس طرف سواری چاوے اگر سواری پر شروع کیا بعد اس کے زمین پر اترا تو اسی نماز کو

رکوع اور سجدے کے ساتھ پوری کرے اور نزدیک ابی یوسفؒ کے سرے سے شروع کرے اور اگر زمین پر شروع کیا اور بعد اس کے سولہ ہوا تو نماز اس کی فاسد ہوئی اس صورت میں رہنما کرے بالاتفاق۔

## فصل پندرھویں سجدہ تلاوت کا بیان

سجدہ تلاوت واجب ہوتا ہے جس نے آیت سجدہ پڑھی اس پر یا جس نے سنی اگرچہ قصد سننے کا نہیں رکھتا تھا اس پر اور امام کے پڑھنے سے مقتدی پر سجدہ واجب ہوتا ہے اور مقتدی کے پڑھنے سے کسی پر واجب نہیں ہوتا ہے نہ مقتدی اور نہ امام پر ہاں جو شخص نماز میں داخل نہیں اس نے سنا تو اس پر واجب ہوتا ہے۔

**مسئلہ۔** اگر نماز کے خارج کسی نے آیت سجدے کی پڑھی اور نمازی نے سن لی تو نمازی نماز کے بعد سجدہ کر لیوے اگر نماز کے اندر سجدہ کرے گا تو درست نہ ہوگا لکن نماز باطل نہ ہوگی۔

**مسئلہ۔** اگر امام نے آیت سجدے کی پڑھی اور ایک شخص نماز میں داخل نہ تھا اس نے آیت سنی بعد اس کے اس امام کے پیچھے اس نے اقتدا کیا پس اگر امام کے سجدہ کرنے کے آگے اقتدا کیا ہے تو امام کے ساتھ سجدہ کرے اور اگر امام کے سجدہ کرنے کے بعد اس رکعت میں داخل ہوا تو ہرگز سجدہ نہ کرے یعنی نہ نماز کے اندر اور نہ بعد نماز کے اور اگر دوسری رکعت میں داخل ہوا تو بعد نماز کے سجدہ کر لیوے مانند اس شخص کے جس نے اقتدا نہیں کیا ہے اور جو سجدہ تلاوت کا نماز میں واجب ہوا نماز کے بعد اس کی قضا نہیں۔

**ف۔** یعنی واجب تھا اور اس کا نماز میں اور اگر ادا نہ کیا تو بعد نماز کے اس کو قضا کرے کیونکہ منع ہے قضا کرنا نماز کے بعد لکن وہ شخص گنہگار ہوا سوا توبہ کے چارہ نہیں۔

**مسئلہ۔** اگر کسی نے آیت سجدے کی خارج نماز کے پڑھی اور سجدہ نہ کیا بعد اس کے نماز میں شروع کیا اور اسی آیت کو پھر پڑھا تو ایک سجدہ کفایت کرے گا اور اگر سجدہ کیا بعد اس کے نماز میں شروع کیا اور پھر اسی آیت کو پڑھا تو پھر سجدہ کرے۔

**مسئلہ۔** اگر ایک شخص نے ایک مجلس میں ایک آیت سجدے کی کئی بار پڑھی تو ایک سجدہ کفایت کرے گا اور اگر دوسری آیت پڑھی یا مجلس بدل گئی تو دوسرا سجدہ کرنے اور اگر پڑھنے دے

ہے اور سننے والی کی متعدد تو پڑھنے والے پر ایک سجدہ آدے گا اور سننے والے پر متعدد اور اگر مجلس سننے والی کی واحد ہے اور پڑھنے والے کی متعدد تو سننے والے پر ایک سجدہ ہے اور پڑھنے والے پر متعدد۔

مسئلہ - کیفیت سجدہ کرنے کی یہ ہے کہ نماز کی شرطوں کے ساتھ یعنی ہماہت بطن وغیرہ کے ساتھ اللہ اکبر کہہ کر سجدے میں جاوے اور تسبیحات پڑھے پھر اللہ اکبر کہہ کر سجدہ سے سر اٹھاوے اور تحریمہ اور التحیات اور سلام سجدہ تلاوت میں نہیں۔

مسئلہ - مکروہ ہے کہ تمام سورۃ پڑھے اور آیت سجدے کی چھوڑے اور اگر آیت سجدے کی پڑھے اور ساری نہ پڑھے تو مکروہ نہیں مگر سجدے کی آیت کے ساتھ دو ایک اور آیت ملائی بہتر ہے اور بہتر یہ ہے کہ آیت سجدے کی آہستہ پڑھے تاکہ سننے والے پر سجدہ واجب نہ ہووے۔

# کتاب الجنائز

## جنائز کا بیان

موت کو ہمیشہ یاد رکھنا اور جس چیز میں وصیت کرنی واجب ہے اس وصیت نامے کو سنا تھ  
رکھنا مستحب ہے بلکہ جس وقت گمان موت کا غالب ہو اس وقت واجب ہے حدیث میں آیا ہے  
کہ جو شخص ہر روز بین مرتبہ موت کو یاد کرے گا مرتبہ شہادت کا پاوے گا۔

مسئلہ۔ جب مسلمان مرنے کے قریب ہووے تو کلمہ شہادت کا اس کے پاس پڑھا جاوے۔  
ف۔ یعنی پڑھ پڑھ کے اس کو سنا دیں کہ وہ سنے اور سمجھے اور اس کو نہ کہیں کہ تو بھی پڑھ  
اور سورۃ یس اس کے سر کے پاس پڑھی جاوے اور جب مرچکے منہ بند کیا جاوے اور آنکھیں بھی  
اور دفنانے میں جلدی کی جاوے۔

مسئلہ۔ جب نہلانا چاہیں تب غود جلا کے اول تختہ کو تین بار خوشبو کریں اور میت کا  
ستر چھپا کے اور سارے بدن سے کپڑے اتار کر کے اس تختے پر لاویں اول نجاست حقیقی بدن  
سے پاک کی جاوے بعد اس کے بدون کلی کروالے اور ناک میں پانی ڈالنے کے وضو کر لیا جاوے۔  
ف۔ درختار میں لکھا ہے کہ جب ناپاک یا حیض یا نفاس کی حالت میں مرے تب مضمضہ او  
استنشاق کرایا جاوے گا بالاتفاق اور ان کے سوا اوروں کو ایک ٹکڑا کپڑا تر کر کے ہونٹھ اور منہ  
اور حلق پاک کیا جاوے بعد اس کے پانی سے نہلایا جاوے کہ جس میں تھوڑی بیری کی پتی یا مانند  
اس کے ڈال کے جوش کیا گیا ہو اور اس کی داڑھی اور سر کے بالوں کو گل خیر و یا اس کے مانند کے  
ساتھ دھو دیں اس کے بعد اول بائیں کروٹ نساگردا ہنی طرف دھو دیں پھر داہنی کروٹ

۱۵ اس طرح سے کہ کپڑا انگلی میں پیٹ کے مڑے کے منہ اور ناک کے اندر سے پونچھ دے ۱۲

۱۶ اور انگلی میں پیٹ کے ۱۲



اشاکر بائیں طرف دھو دیں اور تکیہ لگا کے بٹھا کر اس کے پیٹ کو نرم نرم ملیں اگر کچھ نیچے تو پاک کر لیا  
دوہرا غسل کا ضرور نہیں پیچھے اس کے کپڑے سے بدن خشک کر کے خوشبو سراور داڑھی پر اور کافور  
سجدے کی جگہ پر مل دیویں اور کفن پہنا دیں مرد کو تین کپڑے سنت ہیں بقول ابو حنیفہ کے ایک  
کفنی کر آدھی پنڈلی تک ہووے اور دو چادر سر سے قدم تک اور صحیح حدیث میں آیا ہے کہ نبی صلی  
اللہ علیہ وسلم کو تین چادر میں کفن دیا گیا۔ پیراہن اس میں نہ تھا اور دستار باند صفا بدعت ہے اور  
اگر تین کپڑے میسر نہ ہوں تو کفایت ہیں اور امیر حمزہ رضی اللہ عنہ ایک چادر میں دفن کئے گئے جب سر  
پھپھکتے تھے تو پانوں سے ننگے ہوتے تھے اور جب پانوں چھپاتے تھے تو سر ننگا ہوتا تھا آخر پیغمبر خدا  
صلی اللہ علیہ وسلم کے فرلنے سے اس چادر کو سر کی طرف کھینچ لیا اور پاؤں پر گھاس ڈال دی اور عورت  
کو دو کپڑے زیادہ دئے جاتے ہیں ایک دامنی کہ سر کے اس سے لپیٹ کر سینے پر رکھتے ہیں۔  
ف۔ اور وہ دو گز کی لمبی اور ایک باشت کی چوڑی ہوتی ہے اور دوسرا سینہ بند کہ بغل سے  
زانو تک ہوتا ہے۔

ف۔ وہ تین گز کا لمبا اور بغل سے زانو تک کا چوڑا ہوتا ہے اور اگر پانچ کپڑے میسر نہ ہوں  
تو تین کفن کفایت کرتے ہیں اور ضرورت کے وقت جو ہم چاہیں آدھ مسلمان میت کو غسل دینا اور کفن  
و گور کرنا اور جنازے کی نماز پڑھنی اور دفنانا فرض کفایہ ہے۔

ف۔ کفایہ اس کو کہتے ہیں کہ جو بعض لوگ ادا کریں تو سب چھوٹ جاویں اور اگر کوئی ادا نہ  
کرے تو سب گنہگار ہوں اور بدون ہلانے اور کفن لانے کے نماز جنازے کی درست نہیں۔

ف۔ جب کفن لانے کا قصد کریں تو پہلے بغافہ بچھا کر اس پر ازار بچھا دیں پھر بخورات جلا کے  
تین بار کفنوں کو خوشبو دیں اور عطر لگا دیں پس میت کو کفنی پہنا کے ازار اور بغافے پر بٹھا کر منہ اور  
داڑھی پر اس کے خوشبو مل کر ازار کو بائیں طرف سے لپیٹیں پھر اوہنی طرف سے اور اسی طرح بغافے  
کو لپیٹیں اور اگر عورت ہووے تو سینہ بند اس کا بغافہ ازار کے نیچے میں رکھیں بعد اس کے کفنی پہنا دیں  
اس کے پیچھے دامنی سر پر رکھ کر بالوں کو دو حصے کر کے دامنی سے لپیٹ کر کندھے کے دونوں طرف  
سے کفنی پر رکھیں بعد اس کے اول ازار کو لپیٹیں تب سینہ بند کو پھر بغافے کو اور جنازے کی امانت  
کے لئے بادشاہ اولیٰ ہے بعد اس کے قاضی پھر محلے کا امام پھر ولی اقرب یعنی سب اقربا میں سے جو شخص

زیادہ قریب ہو جیسا باپ بھر بیٹا بھر بوتا پھر دوا پھر بھائی پھر بھتیجا و علیٰ ہذا القیاس لاکن میت بھابہ امامت کے لئے بہتر ہے۔ اس کے بیٹے سے پور نماز جنازے کی چار تکبیریں ہیں پہلی تکبیر کے بعد سبحانک اللہم ثم سے آخر تک اور نزدیک امام اعظمؒ کے جنازے کی نماز میں الحمد پڑھنا جائز نہیں اور اکثر علماء جائز رکھتے ہیں اور دوسری تکبیر کے بعد درود پڑھے اور تیسری کے بعد میت اور سب مسلمانوں کے واسطے دعا مانگے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّئِنَا وَمَيِّتِنَا وَشَآءِدِنَا وَرَبِّنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكِّرْنَا وَاُنْمِتْنَا اَللّٰهُمَّ مِنْ اَحْيَيْنَا وَمَنَا فَاحْيِيْهِ عَلٰى اِلَا مَسْلٰكِهِ وَمِنْ مَوْتِنَا وَتَوَفَّاكِهِ عَلٰى اَحْيَايِمَاكِ اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرًا لَّا تَقْدِرْنَا بَعْدَ اَنْ يَّرْحَمَكَ بِنَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ يَا اللّٰهُ بَحْثِ تُوْهُمَارے نندوں کو اور حملے مردوں کو اور ہر ملے حاضرین کو اور ہمارے غائبوں کو اور ہمارے چھوٹوں کو اور ہمارے بڑوں کو اور ہمارے غمزدوں کو اور ہماری عورتوں کو یا اللہ جس کو تو زندہ رکھے ہم میں سے پس زندہ رکھ تو اس کو اسلام پر اور جس کو ملے تو ہم میں سے پس ملے تو اس کو ایمان پر یا اللہ نہ محروم کر تو ہم لوگوں کو اس کے ثواب سے اور نہ فتنے میں ڈال ہم لوگوں کو اور اس کے اور لڑکے کے جنازے پر یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا قُرْبًا وَاجْعَلْهُ لَنَا اَجْرًا وَذُخْرًا وَاجْعَلْهُ لَنَا شَاقِعًا وَمُسْتَقْعًا يَا اللّٰهُ تو اس کو ہمارے لئے آگے پہنچنے والا منزل میں اور اسباب تیار کرنے والا اور کر دے تو اس کو ہمارے لئے اجر اور توشہ آخرت کا اور کر دے تو اس کو ہمارے لئے شفاعت کرنے والا اور مقبول ہو جاوے تیری جناب میں شفاعت اس کی اور اگر ملے ہو تو یوں کہے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا لَنَا قُرْبًا وَاجْعَلْهَا لَنَا اَجْرًا وَذُخْرًا وَاجْعَلْهَا لَنَا شَاقِعَةً وَمُسْتَقْعَةً اور جو تھی تکبیر کے بعد سلام پھیرے اور جو شخص امام کی تکبیر کے بعد حاضر ہو دے پس میں وقت امام دوسری تکبیر کہے اس وقت امام کے ہمراہ تکبیر کہہ کر داخل نماز کے ہو جاوے اور امام کے سلام پھیرنے کے بعد پہلی تکبیر کو قضا کر لیوے اور نزدیک ابی یوسفؒ کے اس شخص کو امام کی دوسری تکبیر کی انتظاری کرنی ضرور نہیں مگر اس شخص کے کہ امام کے تحریر کے وقت حاضر تھا اور امام کے ساتھ اس نے تکبیر تحریر کی نہ کہی بلکہ جب امام تکبیر کہہ چکا تب وہ تکبیر کہہ کر نماز میں داخل ہوا پس جس طرح اس شخص کو دوسری تکبیر کی انتظاری کرنی ضرور نہیں اسی طرح جو شخص بعد تکبیر کہنے امام کے حاضر ہووے اس کو بھی تکبیر کہہ کر داخل ہونا چاہیئے انتظار کرنا دوسری تکبیر کا ضرور نہیں اور نماز جنازہ کی گھوڑے کی سواری پر پڑھنی درست نہیں اور نماز جنازے کی مسجد میں پڑھنی مکروہ ہے اور نماز جنازہ کی میت غائب پر پڑھنی اور جو عضو کہ کم آدمی سے بدن سے ہووے اس پر پڑھنی درست نہیں اور لڑکا پیدا

ہو کر اگر آواز کرنے کے بعد مر گیا تو اس پر نماز پڑھی جاوے اور اگر آواز نہیں کی تو نماز نہ پڑھی جاوے۔ ایک لڑکا سمجھ دیا اور حرب سے پکڑ آیا بدوئن ماں باپ اس کے یا اس کے ماں باپ کے ساتھ پکڑ آیا اور اس کے ماں باپ دونوں میں سے ایک مسلمان ہے یا وہ لڑکا آپ عقلمند اور مسلمان ہے پس اگر وہ دارالاسلام میں مرجعے گا تو اس پر نماز پڑھی جاوے گی۔

ف۔ یعنی اس کی کئی صورت ہیں ایک صورت تو یہ ہے کہ ایک لڑکا نا سمجھ دارا حرب کے اکیلے دارالاسلام میں پکڑ آیا بعد اس کے مر گیا تو اس کی نماز پڑھی جائے گی۔ دوسری صورت یہ ہے کہ اگر وہ ماں باپ کے ساتھ پکڑ آیا اور اس کے ماں باپ دونوں میں سے ایک مسلمان ہے پھر وہ لڑکا نا سمجھ دارالاسلام میں مر گیا تو اس صورت میں بھی اس پر نماز پڑھی جاوے گی تیسری صورت یہ ہے کہ اگر ماں باپ کے ساتھ پکڑ آیا اور ملل باپ دونوں اس کے کافر ہیں لاکن وہ لڑکا آپ عقلمند ہے اور مسلمان پھر وہ دارالاسلام میں مر گیا تو اس صورت میں بھی اس پر نماز پڑھی جاوے گی اور سنت یہ ہے کہ جنازے کو چار آدمی اٹھائیں اور جلدی چلیں لیکن دوڑیں نہیں اٹھیں ہر ای جنازے کے پیچھے چلیں اور جب تک جنازہ زمین پر رکھا نہ جاوے تب تک نہ بیٹھیں اور سنت یہ ہے کہ قبر غلی کی جاوے اور میت کو قبلے کی طرف سے قبر میں داخل کیا جاوے اور وقت رکھنے کے پیشہ اللہ و علی و آلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور منہ کعبہ کی طرف کیا جاوے اور قبر عورت کی وقت دفنانے کے پردہ کی جاوے اور کچی اینٹ یا بالس قبر میں رکھ کر اس پر مٹی ڈالی جاوے اور قبر مانند کو ہاں اونٹ کے کی جاوے اور کچی اینٹ اور ٹکڑی رکھتی اور چوڑا اور تنج قبریں کرنا مکروہ ہے اور یہ جو اولیا کی قبروں پر مکانات بلند بنایا کرتے ہیں اور چراغاں کرتے ہیں اور جو کچھ اس قسم کے کام کیا کرتے ہیں یہ سب کام حرام ہیں یا مکروہ اور بغیر ہر شے نماز جنازے کی اگر میت کو دفن کیا جائے تو اس کی قبر پر نماز جنازے کی پڑھی جاوے تین دن تک بعد تین دن کے قبر پر نماز پڑھنی درست نہیں نزدیک امام اعظمؒ کے اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات کے قریب سات برس کے بعد احد کے شہیدوں پر نماز جنازے کی پڑھی شاید کہ یہ پڑھنا خاص شہیدوں کے لئے تھا اس لئے کہ بدن ان کا ریزہ ریزہ نہیں ہوتا ہے۔

## فصل پہلی شہیدوں کا بیان

جو شخص اہل حرب یا اہل بی یا قزاق کے ہاتھ سے مارا گیا یا لڑائی کی جگہ میں مارا ہوا ملا اور اس پر قتل کا نشان موجود ہے یا اس کو کسی مسلمان نے ظلم سے مارا اور اس کے مارنے سے اس مسلمان پر دیت

واجب نہ ہوئی اور وہ شخص جو مارا گیا وہ باغ یا دیوار یا نلپاک یا عورت حائض یا نفاس والی نہ ہوئے اور وہ شخص مرنے کے آگے کھانے یا پینے یا علان کرے تو یا خرید و فروخت یا وصیت کرنے سے قائدہ حاصل کرنے والا نہ ہو اور بعد از غمی ہونے کے ایک نماز کا وقت اس پر نہ گذرا ہو تب وہ شخص شہید کہلائے گا اس کو غسل نہ چاہیے دینا اور بدن کے کپڑے کے ساتھ اس کو دفن چاہیے گر نالاکن تھا پر نماز چاہیے پڑھنی اور اگر شرطیں نہ پائی جاویں گو وہ شخص عظم سے ملدا گیا ہو اگرچہ ثواب شہادت کا پادے گا لیکن شہید نہ کہلاوے گا بلکہ غسل اور کفن دیا جائے گا اور اس پر نماز پڑھی جاوے گی۔

ف۔ تفصیل اس اجمال کی یوں ہے کہ کسی مسلمان نے کسی مسلمان کو مارا لاکن عظم سے نہیں ملدا بلکہ خلا سے ملتا یعنی تیر چھوڑا آشکارا اور وہ تیر لگ گیا کسی مسلمان پر تو اس صورت میں اس قاتل پر ویت واجب ہوگی اور وہ مقتول شہید نہ کہلاوے گا اور اسی طرح نابالغ یا دیوار یا نلپاک یا عورت حائض یا نفاس والی لوگ اگرچہ اہل حرب یا اہل بغی یا قریق کے ہاتھ سے مارے جائیں شہید نہ کہلاویں گے اگرچہ ثواب شہادت کا دے جاویں گے اور اسی طرح جس شخص کو لڑائی کی جگہ سے زخمی اٹھلائے اور بعد اٹھلانے کے اس نے کچھ کھایا پیا یا کچھ بچا یا مول لیا یا وصیت کی یا ایک وقت فرض نماز کا اس پر گذر گیا پس یہ شخص شہید نہ کہلاوے گا اگرچہ ثواب شہید کا اس کو خلا بخشے گا اور عدا یا قصاص میں جو مارا گیا وہ شہید نہیں اس کو غسل دیوں اس پر نماز پڑھیں اور اگر قزاق یا باغی مللا جاوے تو غسل دیا جاوے اس پر نماز نہ پڑھیں۔

## فصل دوسری ماتم کا بیان

اگر کسی عورت کا خاوند مر جائے تو اس عورت پر واجب ہے سوگ کرنا چار مہینے دس دن تک عدت کے دنوں میں مراد سوگ سے یہ ہے کہ زینت نہ کرے اور کپڑا نہ دوز و عطر لانی نہ پہنے اور استعمال خوشبو اور تیل اور سرمہ اور ہندی کا نہ کرے نہ کوئی عقد کے سبب ان چیزوں کو استعمال کرے تو مضائقہ نہیں اور خاوند کے گھر سے باہر نہ نکلے مگر دن کو اگر ضرورت کے لئے نکلے تو رات کو اسی گھر میں رہا کرے ہاں جس صورت میں کوئی بزدل گھر سے نکال دیوے یا گھر بڑا پڑتا ہے یا خوف کرتی ہے اس گھر میں اپنی جان یا اپنے مال پر تو ان صورتوں میں اس گھر سے نکل جانا مضائقہ نہیں اور خاوند کے سوا اگر دوسرا کوئی عورت کے اقربا میں سے مر جاوے تو اس کے لئے تین دن تک سوگ کرنا جائز ہے اور زیادہ تین دن سے حرام ہے۔

مسئلہ۔ میت پر غم کرنا اور آنکھ سے آنسو بہانا جائز ہے اور روئے میں آواز بلند کرنی اور بیان کرنا اور گریبان پھاڑنا اور سر اور منہ پر ہاتھ مارنا حرام ہے اکثر صحیح حدیثیں اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ میت کو عذاب کیا جاتا ہے اس کے اہل کے نوحہ کرنے کے سبب اور اس بات میں عالموں کے اقوال مختلف ہیں بعض قائل ہیں اس بات کے کہ میت پر عذاب کیا جاتا ہے اس کے اہل کے نوحہ کرنے کے سبب اور بعض اس بات کے قائل نہیں اور جو حدیثیں اس باب میں وارد ہیں ان حدیثوں کی وہ لوگ تاویل کرتے ہیں اور مختار نزدیک فقیر کے یہ ہے کہ میت اگر اپنی حالتِ زندگی میں بیان کرنے کی عادت رکھتا تھا یا بیان کرنے پر عہدِ میت کر گیا تھا یا بیان پر ماضی رہتا تھا یا جانتا تھا کہ میرے اہل مجھ پر بیان کریں گے اور ان کو وہ منع نہ کر گیا تو ان صودقوں میں اس پر عذاب کیا جاوے گا اس کے اہل کے بیان کرنے سے اور اگر وہ زندگی میں عادتِ بیان کی نہیں رکھتا تھا اور نہ وہ میت کر گیا اور نہ وہ اس پر ماضی رہتا تھا اور نہ وہ جانتا تھا کہ میرے اہل مجھ پر نوحہ کریں گے تو اس پر عذاب نہ کیا جاوے گا۔

مسئلہ۔ سنت یہ ہے کہ مصیبت میں **إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ** کہے اور صبر کرے اور میت کے گھروالوں کے لئے مصیبت کے دن کھانا بھیجنا سنت ہے۔

## فصل تیسری قبروں کی زیارت کا بیان

قبروں کی زیارت کرنی مردوں کو حدیث سے نہ عورتوں کو اور سنت یہ ہے کہ قبرستان میں جا کر کہے **اَسْأَلُكُمْ عَلَیْکُمْ یَا اَهْلَ الْقُبُورِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْتُمْ لَنَا سَلَفٌ وَ اَنْتُمْ لَكُمْ قَبْرٌ وَ اِنَّا رَانَ شَاءَ اللّٰهُ بِکُمْ لَا حَقُّونَ یَرْحَمَ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِیْنَ مِنَّا وَ الْمُسَاخِرِیْنَ اَسْأَلُ اللّٰهَ لَنَا وَ لَکُمْ الْعَاقِبَةُ یَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَ لَکُمْ وَ یَرْحَمُنَا اللّٰهُ وَ یَا اَکْثَرُ سَلَامٍ** ہے تم پر اسے رہنے والے قبروں کے مسلمانوں اور مومنوں میں سے تم ہم سے پہلے پہونچے ہو تم ہم پر آئے ہو تم نے پیچھے پہونچتے ہو اور تحقیق ہم اگر چاہے اللہ تمہارے ساتھ ملیں گے رحم کرے اللہ انگوں پر ہم میں سے اہل کچھلوں پر یعنی زندوں اور مردوں پر مانتے ہیں ہم اللہ تعالیٰ سے اپنے لئے اور تمہارے لئے عافیت بخشے اللہ تم کو اہل تم کو اور رحم کرے اللہ ہم پر اور تم پر امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے جو کوئی قبرستان میں گزرے اور قل ہو اللہ گیارہ بار پڑھ کر مردوں کو بخشے تو وہاں کے مردوں کی گنتی کے برابر اس کو ثواب دیا جائے گا اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت کرتے ہیں کہ جو کوئی الحمد اور قل ہو اللہ اور سورۃ تکاثر پڑھ کر ثواب ان

سورتوں کا مُردوں کو بخشنے کا تو مردے اس کے لئے شفاعت کرنے والے ہوں گے اور انس رضی اللہ عنہ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت کرتے ہیں کہ جو کوئی سورہ یس قبرستان میں پڑھتا ہے حق تعالیٰ مُردوں سے عذاب تخفیف کرتا ہے اور پڑھنے والے کو بھی مُردوں کی عنتی کے برابر ثواب ملتا ہے۔

ف۔ اکثر علمائے محققین اس قول پر ہیں کہ اگر کوئی مُردے کو ثواب نماز یا روزے یا صدقہ یا دوسری عبادت مالی یا بدنی کا بخش دینے کو پہنچتا ہے۔  
مسئلہ۔ انبیاء اور اولیاء کی قبروں کو سجدہ اور طواف کرنا اور مراد انھوں سے مانگنی اور نذر ان کے لئے قبول کوئی حرام ہے بلکہ ان چیزوں میں سے بہت چیزیں ایسی ہیں کہ کفر میں پہنچاتی ہیں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان فعلوں کے کرنے والوں پر لعنت کی ہے اور ان امور سے منع فرمایا ہے اور کہا کہ میری قبر کو بُتِ مت کر۔  
ف۔ یعنی جس طرح کفارِ توں کو سجدہ کرتے ہیں اسی طرح میری قبر کو سجدہ نہ کیا کرو۔

مالا بدو منہ

# کتاب الزکوٰۃ

اسلام کے رکنوں میں دو رکعتیں زکوٰۃ ہے جب عرب کی بعض قوم نے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد چاہا کہ زکوٰۃ نہ دیں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان سے قصد جہاد کا فرمایا اور اس قول پر اجماع منعقد ہوا کہ جو شخص زکوٰۃ دینا واجب نہیں جانتا ہے وہ کافر ہے اور ترک کرنے والا فاسق۔

**ف۔** یعنی جو شخص اعتقاد رکھتا ہے کہ زکوٰۃ دینا مالدار پر واجب نہیں پس وہ شخص کافر ہے بالاتفاق اور جو شخص جانتا ہے کہ زکوٰۃ دینا مالدار پر واجب ہے لاکن باوجود واجب جاننے کے زکوٰۃ دینا نہیں پس وہ شخص بڑا گنہگار ہے کافر۔

**مسئلہ۔** زکوٰۃ واجب ہوتی ہے مسلمان آزاد عاقل بالغ پر جب وہ مالک نصاب کا ہوئے اور وہ نصاب ضروری کاروبار اور قرض سے بچی ہوئی ہو اور وہ نصاب قابل بڑھنے کے ہو ورنہ اور اس پر ایک برس پورا گزرا ہو اور نصاب کے مالک ہونے کے بعد سال تمام ہونے کے قبل اگر ایک سال یا کئی سال کی زکوٰۃ پیشگی ادا کرے گا تو بھی ادا ہوگی اور ایک نصاب کے مالک نے اگر پہلے سے کئی نصاب کی زکوٰۃ ادا کی اور زکوٰۃ ادا کرنے کے بعد ان نصابوں کا مالک ہوا تو بھی ادا کرنا جائز ہوگا پس تا باغ اور دیوانے کے مال میں زکوٰۃ واجب نہ ہوگی نزدیک ابی حنیفہؒ کے اور نزدیک امام مالکؒ اور شافعیؒ اور احمدؒ کے واجب ہوگی کہ لڑکے اور دیوانے کی طرف سے اس کا ولی ادا کر دے۔

**مسئلہ۔** مال ضار میں جو مال کہ گم ہو گیا یا دیر یا میں گر پڑا یا کسی نے غصب کر لیا اور اس پر گواہ نہ ہوں یا جنگل میں دفن کیا اور مکان اس کا بھول گیا یا کسی پر قرض ہے لیکن وہ قرض دانکار کرتا ہے ایساں پر گواہ نہ ہوں یا بادشاہ یا کسی ظالم نے کہ جس کی فریاد دوسرے کے پاس نہیں لے جاسکتی یہی شخص نے ظلم سے لے لیا پس اس طرح کے مال میں زکوٰۃ واجب نہیں اگر یہ مال پھر ہاتھ میں آوے گا تو بھی پچھلے دنوں کی زکوٰۃ واجب نہ ہوگی اور اگر اقرار کرنے والے پر قرض ہووے اگرچہ وہ اقرار کرنے والا مفلس ہے یا جس قرض کا قرضدار فلکبار کرتا ہے اور اس پر گواہوں یا قاضی جانتا ہو یا گھر میں مل

ذبح کیا ہے اور مکان اس کا بھول گیا پس اس طرح کا مال جب ہاتھ آوے گا تب زکوٰۃ اس کی وجہ سے ہوگی بابت پچھلے دنوں کے۔

مسئلہ۔ قرض جس وقت وصول ہوگا تو اس وقت زکوٰۃ اس کی دینی ہوگی تفصیل اس اجمال کی یوں ہے کہ اگر قرض بدل تجارت کا ہے تو جس وقت وہ قرض ہاتھ میں آوے گا اس وقت بعد قبض کرنے چالیس درم کے زکوٰۃ دینی ہوگی۔

ف۔ مثلاً ایک گھوڑا تجارت کا بیچا پس جس وقت قیمت گھوڑے کی ہاتھ میں آوے گی اس وقت بعد قبض چالیس درم کے زکوٰۃ دینی واجب ہوگی اس میں سال گزرنے کی شرط نہیں اور اگر قرض یہاں تجارت کے نہیں ہے بلکہ بدل مال کے ہے مانند قرض تاوان منسوب کے تو اس صورت میں نصاب قبض کرنے کے بعد زکوٰۃ دینی واجب ہوگی۔

ف۔ مثلاً کسی نے ایک گھوڑا کسی کا غصب کیا اور وہ گھوڑا اس غاصب کے ہاتھ میں ہلاک ہوا بعد اس کے اس گھوڑے کی قیمت غاصب سے گھوڑے کے مالک کے ہاتھ میں پس جس وقت قیمت اس کے ہاتھ میں آئی اس وقت بعد قبض بقدر نصاب زکوٰۃ دینی واجب ہوگی اس میں بھی سال گزرنے کی شرط نہیں اور اگر قبض تجارت کا بدل نہیں اور مال کا بدل بلکہ قرض بدل ہے مہر اور خلع اور اس کے مانند کا تو اس کے نصاب کے قبض کرنے کے بعد جب سال اس پر تمام ہوگا تب زکوٰۃ دی جائے گی نزدیک امام اعظمؒ کے۔

ف۔ مثلاً کسی عورت کو مال ہر کا ملایا کسی مرد نے مال لیکر عورت کو طلاق دی وہ مال اس کے ہاتھ میں آیا پس یہ مال اگر بقدر نصاب ہے تو مجبور قبض کرنے کے زکوٰۃ اس پر واجب نہ ہوگی جب تک اس مال پر سال نہ گزرے گا نزدیک امام اعظمؒ کے اور نزدیک صاحبینؒ کے اس صورت میں بھی مجبور قبض کرنے نصاب کے زکوٰۃ واجب ہوگی سال تمام ہونے کی شرط نہیں ہاں جو قرض بدل دیت اور بدل ارش جتایت اور بدل کتابت کا ہے تو اس قرض میں مجبور قبض کرنے نصاب کے زکوٰۃ دینی واجب نہ ہوگی نزدیک صاحبینؒ کے بھی بلکہ نصاب قبض کرنے کے بعد جب سال اس پر گزرے گا تب زکوٰۃ دینی ہوگی۔

مسئلہ۔ زکوٰۃ ادا کرنے کے لئے نیت شرط ہے خواہ ادا کرتے وقت نیت ادا کی کرے خواہ زکوٰۃ کی قدر اپنے اور مال سے جدا کرتے وقت نیت کرے۔

مسئلہ۔ اگر سارا مال بشردیا اور نیت زکوٰۃ کی نہ کی تو بھی زکوٰۃ ساقط ہو جائے گی اور اگر بعض



مال صدقہ کیا تو نزدیک ابی یوسفؒ کے کچھ ساقط نہ ہوگی اور نزدیک محمدؐ کے جس قدر صدقہ کیا اس قدر کی زکوٰۃ ساقط ہوگی۔

**مسئلہ**۔ اگر شروع سال اور آخر سال میں نصاب کامل تھی اور درمیان سال میں کم ہو گئی تھی تو بھی زکوٰۃ تمام سال کی واجب ہوگی سال کے درمیان کا نقصان معتبر نہیں۔

**مسئلہ**۔ مال بڑھنے والا جس میں کہ زکوٰۃ واجب ہوتی ہے وہ مال تین قسم کا ہے۔

**ایک قسم**۔ نقدی یعنی سونا اور چاندی خواہ وہ پیسے اشرفی ہو یا پتھر یا زیور یا برتن سونے اور چاندی کے اور نصاب سونے کی بستیں مثقال ہے کہ ساڑھے سات تولے ہوتے ہیں اور نصاب چاندی کی دو سو درم ہیں دہلی کے سگے سے تھپتن بھروزن ان کا ہوتا ہے اور سونے کے نصاب میں سے زکوٰۃ کے فرض کی مقدار چالیس سول حصہ ہے اور اسی طرح چاندی کے نصاب میں سے بھی اگر سونا نصاب سے کم ہو اور اسی طرح چاندی بھی نصاب سے کم ہو تو نزدیک امام ابوحنیفہؒ کے یہ ہے کہ دونوں کو باعتبار قیمت کے ایک جنس کر کے نصاب پوری کی جاوے اور قیمت کرنے میں فائدہ فقیروں کا نگاہ رکھا جاوے۔ **ق**۔ یعنی جن ایام میں سونے کی قیمت میں فائدہ فقیروں کا ہووے تو ان ایام میں چاندی کو سونے کی قیمت میں لگا دیں اور جن ایام میں چاندی کی قیمت میں فائدہ فقیروں کا ہووے تو ان ایام میں سونے کو چاندی کی قیمت میں لگا دیں اور نزدیک صاحبینؒ کے یہ ہے کہ ساتھ اعتبار راجز کے نصاب پوری کی جاوے نہ باعتبار قیمت کے۔

**ق**۔ یعنی سونا اور چاندی دونوں کے جزا برابر ہیں تو دونوں کو ملا کر نصاب پوری کی جائے گی اور اگر جزا دونوں کے برابر نہیں ہیں تو نصاب باعتبار قیمت کے پوری نہ کی جائے گی پس اگر سونا کی مثال ہے اور چاندی سو درم تو نزدیک تینوں کے زکوٰۃ واجب ہوگی اور اگر سو درم چاندی اور پانچ مثقال سونا ہے اور قیمت پانچ مثقال۔ سونے کی برابر سو درم چاندی کے ہے تو زکوٰۃ امام اعظمؒ نے نزدیک واجب ہوگی نزدیک صاحبینؒ کے اور جو سونا اور چاندی کھوٹا ہو اگر کھوٹا پن اس کا کم ہے تو حکم اس سولے اور چاندی کا حکم خالص کا ہے اور اگر کھوٹا پن اس کا غالب ہے تو حکم اس کا حکم اسباب کا ہے۔ **قسم دوسری**۔ مال نامی میں سے مال تجارت کا ہے جو مال کہ تجارت کی نیت سے مول لیا ہے اس میں زکوٰۃ واجب ہوتی ہے اور اگر کسی نے کسی کو مال بخشا یا اس کے لئے وصیت کی یا عورت کو مہر میں

تو نزدیک ابی یوسفؒ کے اس مال میں زکوٰۃ واجب ہوگی نہ نزدیک محمدؐ کے اور اگر میراث میں مال ہا تھا آیا اگرچہ مورث نے مرتے وقت نیت تجارت لگا کی تھی تو بھی وہ مال تجارت کا نہ ہو گا اور زکوٰۃ اس میں واجب ہوگی۔ مسئلہ۔ اگر ایک غلام تجارت کے لئے مول لیا بعد اس کے اس کو خادم کیا پس وہ غلام مال تجارت کا نہ رہا اور جو لونڈی غلام واسطے خدمت کے مول لئے گئے اور اس نے ان میں نیت تجارت کی کی تو وہ لونڈی غلام مال تجارت کے نہ ہوں گے جب تک وہ بیچے نہ جائیں گے۔

مسئلہ۔ مال تجارت کا سونے یا چاندی کے ساتھ یعنی ان دونوں میں سے جس میں فائدہ فیروز کا ہووے اس کے ساتھ قیمت کرے پس جب دونوں قسم میں سے جس کی نصاب کے برابر وہ مال پہنچے تو چالیسواں حصہ اس مال میں سے زکوٰۃ ادا کرے۔

قسم تیسری۔ مال نامی میں سے چرنے والے جانور ہیں یعنی اونٹ اور گائیں اور بکریاں اور زراعت مادہ ملے ہوئے اور اسی طرح گلے گھوڑے کے کہ آدھے برس سے زیادہ میدان میں چرا کرتے ہیں ان میں زکوٰۃ واجب ہے اور میدان کے چرنے والے جانوروں کے نصاب کی تفصیل اور جس قدر میں زکوٰۃ ان میں واجب ہوتی ہے اس کی تفصیل بہت طول رکھتی ہے اور ان حکموں میں یہ سب مال زکوٰۃ واجب نہ ہونے کے مقدار میں نہیں پہنچتے ہیں اس واسطے ان چیزوں کی زکوٰۃ کے مسئلے ذکر نہیں کئے گئے اور اسی طرح مسئلے احکام عشری زمین کے ذکر نہیں کئے گئے اس سبب سے کہ ان ملکوں میں زمین عشری نہیں ہے اور مسئلے عشر لینے والوں کے بھی جو شاہراہوں پر بیٹھتے ہیں بیان نہیں کئے گئے۔

ف۔ مسائل سوائے کے اگرچہ مصنف علیہ الرحمۃ نے بالکل ذکر نہیں کئے لیکن یہ عاجز بطور اختصار کے ذکر کرتا ہے تاکہ لوگ مسائل سے آگاہ ہوویں۔

مسئلہ۔ جان تو کہ جس کے پاس پانچ اونٹ حاجت املی سے زیادہ ہوں اور وہ اونٹ اکثر سال جنگل میں چرتے رہے ہوں اور برس ان پر گروے تو ان پانچ اونٹ میں ایک بکری زکوٰۃ دیوے پس اسی طرح ہر پانچ میں ایک بکری دیا کرے جب بچپس کو پہنچے پینتیس تک پس ان میں ایک بچہ مادہ ایک برس کی دیوے پھر جس وقت چھتیس کو پہنچے پینتالیس تک پس ان میں ایک بولی مادہ دو برس کی دیوے اور جس وقت چھیالیس کو پہنچے ساٹھ تک پس ان میں حق یعنی تین برس

کی اونٹنی کہ قابل جست کرنے اونٹ کے ہودیوے اور جس وقت اکٹھ کو پہونچے پھتر تک ان میں ہفت یعنی چار برس کی ہوتی کہ پانچویں برس میں لگی ہودیوے اور جس وقت چھتر کو پہونچے تو تے تک پس ان میں دو ہوتیاں دو برس کی دیوے اور جس وقت اکیانوے کو پہونچے ایک سو بیس تک پس ان میں تین تین برس کی دو اونٹنیاں کہ قابل جست کرنے اونٹ کے ہودیوے اور جس وقت زیادہ ہوں ایک سو بیس سے تو حساب سرلو سے شروع کیا جاوے یعنی جب ایک سو بیس پر پانچ اونٹ زیادہ ہوں تو ایک سو بیس کی تین تین برس کی دو اونٹنیاں اور پانچ کی ایک بکری دیوے اسی طرح ہر پانچ میں ایک بکری دیا کرے جب پچیس پوری ہوویں بیستیس تک پس ان میں ایک ہوتی مادہ برس روز کی دیوے پس بموجب ترتیب پہل کے حساب کرتا جاوے۔

مسئلہ۔ اور تیس گائے بیلوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں جب تیس پوری ہوں اور برس ان پر گزرے تو ایک تبعیہ پڑیا یا پڑوا برس دن سے زیادہ دو برس سے کم کی دیوے اور جب چالیس ہوں تو ایک مُسَنّہ یعنی دو برس سے زیادہ تین برس سے کم کا بچہ نہ ہو یا مادہ دیوے اور جب ساٹھ ہوں تو دو تبعیہ دیوے اور جب ستر ہوں تو ایک مُسَنّہ اور ایک تبعیہ دیوے اور جب اسی ہوں تو دو تبعیہ دیوے اور جب نوے ہوں تو تین تبعیہ دیوے اور جب سو ہوویں تو دو تبعیہ اور ایک مسنہ دیوے اسی طور سے ہر ایک تیس میں تبعیہ اور ہر چالیس میں مسنہ دیا کرے گائے بھینس کی زکوٰۃ ایک طور ہے اور ان میں نر اور مادہ دونوں دینا درست ہے اونٹ میں سوا مادہ کے زردینا نہیں آیا۔

مسئلہ۔ چالیس بکری سے کم میں زکوٰۃ نہیں جب چالیس پوری ہوں اور برس ان پر گزرے تو ایک بکری زکوٰۃ دیوے ایک سو بیس تک جب ایک سو اکیس ہوں تو دو بکری زکوٰۃ دیوے دو سو تک جب دو سو سے ایک زیادہ ہو تو تین بکری دیوے پھر جب چار سو ہوں تو چار بکریاں دیوے پھر ہر سیکڑے میں ایک بکری دیا کرے بھیڑ بکری کی زکوٰۃ ایک طور ہے زکوٰۃ میں چاہے بکری دے چاہے بکرا دے چھوٹے بڑے سب جانور گن کے زکوٰۃ دے۔

مسئلہ۔ جو گھوڑے اور گھوڑیاں اکثر سال جھل میں چرتی ہوں اور وہ تجارت کے لئے نہ ہوں پس ان میں زکوٰۃ نہیں ہے امام شافعیؒ اور صاحبینؒ وغیرہم کے نزدیک اور امام اعظمؒ کے نزدیک اگر گھوڑے اور گھوڑیاں ملی ہوں تو زکوٰۃ دینی چاہیے فی اس ایک دینا دیوے یا اس کی قیمت مقرر کر کے دو سو دے ہوں میں سے پانچ درہم دیوے لیکن فتاویٰ میں لکھا ہے کہ فتویٰ صاحبینؒ کے

قول پر ہے۔

مسئلہ۔ اگر کسی مسلمان یا کسی بدعتی نے کہیں سونایا چاندی یا تانبہ ان کے مانند جھل میں پایا تو پانچواں حصہ اس سے حاکم لیوے اور چار حصہ اُس پانے والے کو دیوے اگر وہ زمین کسی کی ملک نہ ہووے اور اگر وہ کسی کی ملک میں ہے تو ایک حصہ حاکم لے اور چار حصے زمین والے کو حوالے کرے ہاتھ دالے کو کچھ نہ ملے گا اور اگر اپنے گھر میں پایا تو نزدیک امام اعظم کے اس میں پانچواں حصہ حاکم کو دینا واجب نہیں اور نزدیک صاحبین کے واجب ہے اور اگر اپنی کھیتی کی زمین میں پایا اس میں دو روایت ہیں ایک میں ہے کہ پانچواں حصہ حاکم کو نہ دیوے اور ایک میں ہے کہ دیوے مسئلہ۔ اگر مال بگاڑا ہوا پایا اگر اس میں نشان اسلام کا ہے مانند سنگ اسلام کے تو اس کا حکم عمرے ہوئے مال کا ہے اس میں مالک کو تلاش کر کے پہنچانا چاہیے اور اگر اس میں نشان کفر کا ہے تو پانچواں حصہ حاکم مسلمان لیوے اور باقی پانے والے کو دیوے۔

## فصل پہلی زکوٰۃ خرچ کرنے کی جگہ کا بیان

زکوٰۃ خرچ کرنے کی جگہ وہ فقیر ہے کہ نصاب سے کم مال کا مالک ہو اور وہ مسکین ہے کہ مالک کسی چیز کا نہ ہو اور مکاتب ہے کہ مال کتابت کے لوگ کرنے میں محتاج ہے اور قرضدار ہے کہ وہ مالک نصاب کے مال کا ہے لکن نصاب اس کے قرض سے کم ہے اور غازی ہے کہ اسباب غزا کا نہیں رکھتا ہے اور وہ آدمی ہے کہ مال وطن میں رکھتا ہے اور وہ سفر میں ہے وطن سے دور اور مال ساتھ نہیں رکھتا ہے پس اگر چاہے ان جماعت میں سے ایک جماعت کو دیوے یا چاہے ان سب کو دے۔

ف۔ یعنی مثلاً اگر چاہے فقیروں کی جماعت کو حصہ کر دیوے یا چاہے ہر فرقے کے لوگوں کو تقسیم کر دیوے دونوں وجہ سے درست ہے لکن زکوٰۃ دینے والا مال زکوٰۃ کا اپنے مال باپ اور اپنی اولاد کو اور عورت اپنے شوہر اور شوہر اپنی جوڑ کو اور اپنے غلام ابد بڑ اور مکاتب اور ام ولد کو نہ دیوے اور اس غلام کو نہ دیوے کہ جس کا بعض آئاد ہوا ہو اور کا فرقہ دیوے اور سید اور ان کے غلام کو نہ دیوے مگر صدقہ نفل کا مضائقہ نہیں کہ ادب سے ان کی خدمتوں سے گزرنے اور

کے بنانے میں اور میت کے کفن اور میت کے قرض ادا کرنے میں خرچ نہ کرے اور دہمتد کے چھوٹے لڑکے کو نہ دیوے۔

**مسئلہ**۔ اگر زکوٰۃ خرچ کرنے کی جگہ گمان کر کے زکوٰۃ دی بعد اس کے ظاہر ہو کہ زکوٰۃ لینے والا دہمتد تھا یا سید یا کافراں باپ یا شوہر یا جوہر تو زکوٰۃ دینے والے کو پھر زکوٰۃ دینی لازم نہیں نزدیک امام اعظمؒ کے اور نزدیک ابی یوسفؒ کے پھر دینی لازم ہے۔

**مسئلہ**۔ مستحب ہے کہ ایک فقیر کو اس قدر دیوے کہ اس دن محتاج سوال کا نہ ہو۔

**مسئلہ**۔ نصاب کے انداز یا نصاب سے زیادہ ایک فقیر غیر قرضدار کو دینا یا ایک شہر سے دوسرے شہر میں مال زکوٰۃ کا بھیجنا مکروہ ہے مگر جس وقت یگانہ اس کا دوسرے شہر میں ہو یا وہاں کے لوگ بڑے محتاج ہوں تو درست ہے۔

**مسئلہ**۔ جس شخص کو ایک دن کا کھانا میسر ہو اس کو سوال نہ کرنا چاہیے۔

## فصل دوسری صدقہ فطر کا بیان

صدقہ فطر واجب ہے ہر آزاد مسلمان پر کہ مالک نصاب کا ہو اور زیادہ ہو قرض اور ضرورت کی حاجتوں سے اور نامی ہونا نصاب کا اس میں شرط نہیں پس جو شخص اس طرح کی نصاب کا مالک ہوگا اس پر صدقہ لینا حرام ہے صدقہ فطر کا اپنی طرف سے اور اپنی چھوٹی اولاد کی طرف سے دیوے اگر وہ اولاد مالک نصاب کی نہ ہو وے اور اگر مالک نصاب کی ہو وے تو ان کے مال سے دیوے اور اپنے خدمتی غلاموں کی طرف سے دیوے اگرچہ غلام مدبر ہو اور تجارتی غلاموں کی طرف سے نہ دیوے اور ام ولد کی طرف سے دیوے نہ اپنی جوہر اور اپنی اولاد بالغ اور اپنے غلام مکاتب کی طرف سے اور نہ بچھلے ہوئے غلام کی طرف سے مگر پھر آنے کے بعد اس کی طرف سے دیوے گا۔ ایک غلام یا کئی غلام کسی آدمی کی شرکت میں ہو دیں تو نزدیک امام اعظمؒ کے صدقہ فطر ان غلاموں کا کسی پر واجب نہ ہوگا۔

**مسئلہ**۔ صدقہ فطر کا واجب ہوتا ہے عید کے دن کی فجر طلوع ہونے کے ساتھ پس جو آدمی عید کی صبح آگے مر گیا یا صبح کے بعد پیدا ہوا یا اسلام لایا صدقہ فطر کا اس پر واجب نہ ہوگا اور عید سے آگے بھی صدقہ فطر کا ادا کرنا جائز ہے لیکن سنت یہ ہے کہ عید گاہ کی طرف نکلنے کے آگے ادا کرے اگر عید کے دن صدقہ فطر ادا نہ کیا بعد اس کے جب چاہے قضا کرے۔

مسئلہ۔ مقدار صدقہ فطر کی گیموں یا گیموں کے آٹے یا گیموں کے ستوں سے آدھا صاع ہے اور خرے یا جو سے ایک صاع اور کشش میں آدھا صاع ہے گیموں کے مانند نزدیک امام اعظمؒ کے اور نزدیک صاحبین کے ایک صاع ہے مانند جو اور صاع ایک طرف ہے کہ آٹھ رطل مسور یا ماش یا جو غلہ مانند ان کے ہے اس میں سکتا ہو اور نزدیک ابی یوسفؒ کے صاع وہ طرف ہے کہ جس میں پانچ مثقال اور تہائی رطل سماوے اور رطل بینیں استار کا ہوتا ہے ہر استار ساڑھے چار مثقال کلبے پس وزن ایک رطل کا دہلی کے سکتے سے چھبیس روپیہ کے برابر ہوتا ہے اور صدقہ فطر میں غلے کے عوض اس کی قیمت دینی بھی جائز ہے۔

## فصل تیسری صدقہ نفل کا بیان

صدقہ نفل ماں باپ اقربا اور یتیموں اور ہمسایہ اور سوال کرنے والوں کو ان کے غیروں کو دیجے کس واسطے کہ حق تعالیٰ کے کلام سے ان کو دنیا ثابت ہو انا نفع اللہ تعالیٰ نے فرمایا نَسِيْلُكَ مَا ذَا الَّذِي يَنْفُقُونَ مَا قُلْنَا مَّا أَتَقَاتُمْ مِّنْ خَيْرٍ فَلَئِمَّا يَدِينُ وَالْكَافِرِينَ وَالْمُتَمَنِّينَ وَالْمُسَاكِينِ وَالْبَنِي السَّبِيلِ وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللّٰهَ بِهِ عَلِيمٌ پوچھتے ہیں تجھ سے کیا چیز خرچ کریں تو کہہ جو چیز خرچ کرو فائدہ کی سوماں باپ کو اور نزدیک والوں کو اور یتیموں کو اور محتاجوں کو اور لوہے مسکروں کو دے اور جو کر دے بھلائی سوال اللہ کو معلوم ہے۔

ف۔ لوگوں نے پوچھا تھا کہ مالوں میں سے کس مال کا خرچ کرنا بہت ثواب ہے فرمایا کہ مال کوئی ہو لیکن جس قدر ٹھکانے پر خرچ ہو تو ثواب زیادہ ہے لکن بہتر یہ ہے کہ جو مال اصلی حاجتوں اور قرض اور نفقوں اور داہی حقوق سے زیادہ ہو وہ دیوے اور گناہ کے کام میں خرچ نہ کرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم خیر کی فتح کے بعد ایک برس کا خرچ ازواج مطہرات کو دیتے تھے اور اپنی ذات پاک کے لئے کچھ جمع نہیں کرتے تھے جو کچھ میسر ہوتا خدا کی راہ میں دیتے تھے اور فرماتے تھے اَلْفَيْقُ يَأْ بِكَ لَا تَخْشَىٰ مِنْ ذِي الْعَرْشِ اِقْلًا لَا یعنی خرچ کر یا بلال جو کچھ کہ رکھے تو اور عرش کے مالک سے اندیشہ فقر کا

مت رکھ اور مال کو یہودہ خرچ کرنے والے کو حق تعالیٰ عیل شانہ نے شیطان کا بھائی فرمایا اور یہودہ خرچ وہ ہے کہ اس میں نہ ثواب ہو اور نہ فائدہ دنیا کا اور نفس کی خوشی نفس کے حق سے زیادہ کرنی منع ہے۔

مسئلہ - صدقہ نفل میں سے پہلے بنی ہاشم کو دینے سے اس واسطے کہ زکوٰۃ ان کو اپنی حیرام ہے اور رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قرابت پر نظر کر کے ان کی خدمتوں میں تواضع اور تعظیم کے ساتھ گزارنے۔

مسئلہ - صدقہ نفل ذمی کو درست ہے نہ حر بی کو۔

مسئلہ - ضیافت مہمان کی تین دن سنت مؤکدہ ہے بعد اس کے مستحب۔



# کتاب الصوم

## روزے کا بیان

اسلام کے انکالوں میں سے تیسرا رکن روزے جیسے رمضان مبارک کے ہیں اور وہ فرض قطعی ہے ہر مسلمان مکلف پر جو فرض بخانے اس کو سو کا فر ہے اور جو بغیر عذر کے اس کو ترک کرے تو بڑا گنہگار ہے اور بخاری اور مسلم میں ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت کی کہ نیک عمل نبی آدم کا زیادہ دیا جاتا ہے ثواب اس کا دس چاندی سے سات سو چند تک حق تعالیٰ نے فرمایا مگر روزہ کہ بیشک روزہ میرے لئے ہے اور میں آپ روزے کی جڑ ہوں۔

**مسئلہ**۔ روزہ ادا ہونے کی شرط نیت ہے یعنی بدون نیت کے روزہ ادا نہ ہوگا اور حیض اور نفاس سے پاک ہونا بھی شرط ہے کہ حیض و نفاس کے ساتھ بھی روزہ صحیح نہ ہوگا۔

**مسئلہ**۔ روزہ چھ قسم پر ہے ایک تو روزہ رمضان دو ستر روزہ قضا تیس ستر روزہ نذر معین چوتھا روزہ تدر غیر معین پانچواں روزہ کفارہ چھٹا روزہ نفل پس نزدیک امام اعظمؒ کے رمضان کا روزہ مطلق نیت کے ساتھ اور ساتھ نیت فرض وقت اور ساتھ نیت نفل کے ادا ہوتا ہے۔

**ف**۔ مطلق نیت کی صورت یہ ہے کہ جی میں کہے کہ میں نے نیت روزے کی کی اور نیت فرض وقت کی صورت یوں ہے جی میں کہے کہ میں نے اس رمضان مبارک کے فرض روزے کی نیت کی اور صورت نیت نفل کی اس طرح ہے کہ دل میں کہے کہ میں نے نیت نفل کی کی اور اگر نیت قضا یا کفارے کی کی پس وہ نیت کرنے والا اگر مقیم اور صحیح و سالم ہے تو فرض وقت کا ادا ہوگا نہ قضا نہ کفارہ اور اگر وہ بیمار یا مسافر ہے اور اس نے قضا یا کفارے کی نیت کی تو قضا اور کفارہ ادا ہوگا نہ فرض وقت کا اور نزدیک صاحبین کے اگر مریض یا مسافر ہے تو بھی فرض وقت کا ادا ہوگا نہ قضا اور کفارہ اور نزدیک مالکؒ اور شافعیؒ اور احمد رحمہم اللہ کے



روزہ رمضان شریف کے لئے بھی تعیین کرنی نیت فرض وقت کی ضرورت ہے اور نذر معین نزدیک امام اعظمؒ کے جس طرح ساتھ نیت نذر کے ادا ہوتا ہے اسی طرح مطلق نیت کے ساتھ اور ساتھ نفل کے بھی ادا ہوتا ہے اور اگر اس نذر معین میں دوسرے واجب کی نیت کی تو وہ دوسرا واجب ادا ہو گا وہ نذر معین اور نزدیک اکثر اماموں کے نذر معین بغیر تعیین کرنے نیت نذر کے ادا نہیں ہوتا اور نفل جس طرح نفل کی نیت سے ادا ہوتا ہے اسی طرح مطلق نیت کے ساتھ بھی ادا ہوتا ہے بالاتفاق اور نذر معین اور قضا اور کفارے میں نیت تعیین کرنی شرط ہے بالاتفاق۔

**مسئلہ۔** روزے کی نیت کا وقت بعد سورج ڈوبنے کے صبح ہونے تک ہے اور صبح ہونے کے پیچھے جائز نہیں مگر نفل روزے میں دوپہر کے قبل تک درست ہے نزدیک شافعیؒ اور احمدؒ کے اور نزدیک مالکؒ کے صبح کے بعد نفل کی نیت بھی درست نہیں اور نزدیک امام اعظمؒ کے روزہ رمضان اور نذر معین اور نفل کی نیت سے دوپہر کے قبل تک درست ہے اور قضا اور کفارہ اور نذر غیر معین کی نیت صبح ہونے کے بعد بالاتفاق درست نہیں اور نزدیک تینوں اماموں کے رمضان کے تیسوں روزوں کے لئے ہر رات الگ الگ نیت کرنی شرط ہے اور امام مالکؒ کے نزدیک سارے رمضان کے واسطے پہلی رات کی ایک نیت کفایت ہے اگر رمضان کی اقل رات میں تیس روزے کی نیت کسی نے کی اور درمیان رمضان کے اسے جنون ہوا اور کسی دن اسی جنون میں گفد گفد اور کوئی چیز روزہ توڑنے والی اس میں اس سے ظاہر میں نہ آئی تو نزدیک امام مالکؒ کے روزے اس کے صحیح ہوئے اور نزدیک تینوں اماموں کے جنون کے دنوں کے روزے قضا کرے اس واسطے کہ اس میں نیت قوت ہوئی اور اگر سارے مہینے رمضان کے باوجود رہا تو روزے ساقط ہوئے قضا واجب نہ ہوگی اور اگر رمضان میں ایک ساعت بھی باؤلے کو فائدہ ہوا تو پچھلے دنوں کے روزے قضا کرے خواہ وہ بالغ ہوئے کے وقت دیوانہ ہوا یا بعد بلوغت کے ہوا۔

**مسئلہ۔** رمضان کے مہینے کا چاند دیکھنے سے یا شعبان کے تیس دن تمام ہونے سے روزہ رکھنا واجب ہوتا ہے اور اگر آسمان میں مثلاً ابر یا غبار ہو تو رمضان کے چاند کے لئے ایک مرد یا ایک عورت عادل کی گواہی کفایت ہے خواہ وہ آزاد ہو خواہ غلام یا باندی اور اسی طرح شوال کے چاند کے لئے دو مرد آزاد عادل یا ایک مرد اور دو عورت آزاد عادل کی گواہی لفظ شہادت کے ساتھ شرط ہے اور اگر مطلع صاف ہو تو رمضان اور شوال کے چاند کی گواہی کو ایک بڑی جماعت چاہیے۔

مسئلہ۔ اگر رمضان کا چاند ایک آدمی کی گواہی سے ثابت ہوا تھا پھر تیسویں کو چاند دیکھا نہ گیا تو افطار کرنا جائز نہ ہوگا اور اگر وہ آدمی کی گواہی سے ثابت ہوا تھا اور تیس دن گزر گئے تو افطار جائز ہوگا اگرچہ چاند دیکھا نہ جائے۔

مسئلہ۔ اگر کسی نے چاند رمضان یا شوال کا اپنی آنکھ سے دیکھا اور قاضی نے گواہی اس کی قبول نہ کی تو دونوں صورتوں میں چاہیے کہ وہ شخص روزہ رکھے اور اگر افطار کرے گا تو قضا واجب ہوگی نہ کفارہ۔

مسئلہ۔ شک کے دن یعنی تیسویں شعبان کو جب چاند دیکھا نہ جائے اور مطلع صاف نہ ہو تو روزہ رکھے مگر نفل کی نیت سے مضائقہ نہیں اگر وہ دن معتادی نفل روزے کے موافق پڑ جائے۔  
ف۔ یعنی ایک شخص کی عادت ہے کہ ہر پیر یا جمعرات کو روزہ نفل رکھتا ہے اتفاقاً وہ تاریخ شک کی اسی دن واقع ہوئی تو اس کو اس دن روزہ رکھنا منع نہیں اور اگر ایسا نہ ہو خواص روزہ رکھیں۔

ف۔ جو لوگ شک کے دن کی نیت جانتے ہوں وہ رکھیں اور نیت اس دن کی روزہ نفل کی کرے نہ غیر اس کے کی اور عوام دو پہر کے بعد افطار کریں نزدیک امام اعظمؒ کے اور اس دن رمضان کی نیت یاد دوسرے واجب کی نیت سے روزہ رکھنا مکروہ ہے اور اسی طرح تردد نیت کے ساتھ بھی روزہ رکھنا مکروہ ہے اور تردد کی صورت یوں ہے کہ جی میں کہے کہ آج اگر دن رمضان کا ہے تو یہ روزہ رمضان کا ہے اور اگر دن رمضان کا نہیں ہے تو یہ روزہ دوسرے واجب کا ہے یا نفل کا لاکن بہر تقدیر جس نیت کے ساتھ روزہ رکھے گا جب رمضان ثابت ہوگا تو وہ رمضان کا ہوگا نزدیک امام اعظمؒ کے۔

## فصل پہلی قضا اور کفارہ واجب کرنیوالی چیزوں کا بیان

اگر کسی نے رمضان کے روزے میں جوار کیا یا اجار کیا یا قصداً قیل یا دُبر میں یا کھایا یا پیا قصداً خواہ غذا خواہ دوا روزہ اس کا ناسد ہوا اس پر قضا اور کفارہ واجب ہوگا بروہ آزاد کرے اور اگر میسر نہ ہو تو یک نخت دو مہینے روزے رکھے کہ ان میں رمضان عیدین اور ایام تشریق نہ ہوں

اور اگر اس دو مہینے کے بیچ میں کوئی روزہ فوت ہو جائے خطا عندہ سے خواہ غیر عذر سے تو روزے پھر سے شروع کرے مگر حیض اور نفاس کی ضرورت میں افطار کرنا مضائقہ نہیں اور اگر مسئلہ بسبب پیری کے طاقت روزے کی درکھتا ہو تو ساٹھ مسکین کو دو وقت پیٹ بھر کے کھانا کھلائے لاکھن جن ساٹھ قوموں کو صبح کو کھلا دے ان ہی کو پھر شام کو کھلا دے یا ہر ایک کو غلہ صدقہ منظر کے قدر دیوے اور نزدیک شافعیؒ اور احمدیہ کے بیرون ولی کے کفارہ واجب نہیں ہوتا ہے اور قضا یا کفارہ یا نذر کا روزہ توڑنے سے کفارہ واجب نہیں ہوتا ہے بالاتفاق اہل حق و جہ سے کفارہ واجب ہوتا ہے اگر اسی وجہ پر ایک رمضان میں دو یا کئی روزے توڑے تو اس صورت میں اگر اول کے کفارہ دینے کے بعد دوسرا تقاضا تو دوسرے کے لئے کفارہ علیحدہ دیوے اور اسی طرح قیاس کرے تیسرے اندھ تھے ہیں اہل جو روزہ اول کا کفارہ نہیں یہاں تک کہ رمضان آخر ہو گیا تو سب کے واسطے ایک کفارہ کفایت ہے اور امام مالکؒ اور شافعیؒ کے نزدیک دونوں تقدیر میں ہر روزے کے لئے الگ الگ کفارہ چاہیے اور اگر دو رمضان میں دو روزے فاسد کئے اور اولی روزے کا کفارہ نہیں دیا تو اس صورت میں بالاتفاق کفارہ الگ الگ واجب ہوگا اگر خطا سے افطار کیا۔

ف۔ مثلاً کھلی کرنے میں بیرون قصد کے حلق میں پانی اتر گیا یا بسبب زبردستی کے افطار کیا خواہ جماع خواہ اور کسی چیز کے ساتھ یا حقنہ کیا گیا یا کان یا ناک میں دوا ڈالی گئی یا پیٹ یا سر کے خیم میں دوا ڈالی گئی پس وہ دوا اس کے دماغ یا پیٹ میں پہنچی یا نکر یا لہو یا وہ چیز کہ دوا غذا کی قسم سے نہیں نکل گیا یا قصداً منہ بھرتے کی یا رات جان کر کھانا سحری کا کھایا اور پیچھے معلوم ہوا کہ صبح تھی یا سورج ڈوبنے کے خیال سے افطار کیا اور وہ رد یا نہ تھا یا بھول کر کھانا کھایا اور خیال کیا کہ روزہ میرا فاسد ہوا بعد اس کے پھر قصداً کھایا یا سوتے آدمی کے حلق میں کسی نے پانی ڈالا یا عودت سے سوتے میں یا دیوانگی یا بیہوشی کے حال میں ولی کی گئی ان صورتوں میں قضا کا روزہ واجب ہوگا نہ کفارہ اور اگر کسی نے رمضان میں نہ روزے کی نیت کی اور نہ نیت افطار کی کی اور روزہ توڑنے والی کوئی چیز اس سے ظاہر عمل میں آئی تو اس صورت میں بھی قضا واجب نہ کفارہ اور اگر رمضان میں نیت روزے کی نہ کی اور کھانا کھایا تو نزدیک امام اعظمؒ کے کفارہ واجب نہ ہوگا اور نزدیک صاحبینؒ کے واجب ہوگا اور اگر روزہ بھول گیا اور اس حال میں کھانا کھایا یا پانی پیا یا جماع کیا تو روزہ فاسد نہ ہوگا اور نہ قضا واجب ہوگی اور احکام ہونا اور دیکھنے کے ساتھ شہوت ہو کر انوار

ہونا اور بدن پر تیل ملنا اور کھانے میں سرمہ لگانا اور غیبت کسی کی کرنی اور کچھ لگانا اور بغیر قصد کے قے ہونی اگرچہ بہت ہو اور قصد سے تھوڑی سی قے کرنی اور کان میں پانی ڈالنا یہ چیزیں بھی روزہ فاسد نہیں کرتی ہیں اور اگر ذکر کے اندر تیل یا دوسری کوئی چیز داخل کی تو نزدیک امام اعظم کے روزہ فاسد نہ ہوگا اور نزدیک ابی یوسف کے فاسد ہوگا اور اگر مردہ عورت یا ایسا شخص کے ساتھ یا قبل اور دُبر کے سوا اور کسی اعضا میں وطی کی یا عورت کا بوسہ لیا یا شہوت سے مساس کیا ان صورتوں میں اگر انزال ہوگا تو روزہ فاسد ہوگا اور اگر انزال نہ ہوا تو فاسد نہ ہوگا اور کھانے میں سے کچھ دانت میں باقی رہا اس کو ہاتھ سے نکال کر کھایا تو روزہ ٹوٹ جائے گا یہ کھانا واجب نہ ہوگا اور اگر تربلت کی نوک سے نکال کر کھالیا پس اگر وہ چنے کے برابر ہے تو قصداً واجب ہوگی اور اگر چنے سے کم ہے تو نہ ٹوٹے گا اور اگر دانتوں کا ثابتہ نکل گیا تو روزہ فاسد ہوگا اور اگر منہ میں رکھ کر چلایا تو فاسد نہ ہوگا اور قے منہ بھر اگر منہ میں آئی پھر اس کو قصداً نکل گیا تو روزہ فاسد ہوگا اور اگر تھوڑی سی قے منہ میں آئی اور بغیر قصد کے اندر گئی تو روزہ فاسد نہ ہوگا اور اگر منہ بھر بدون قصد کے اندر گئی تو نزدیک ابی یوسف کے فاسد ہوگا نہ نزدیک محمدؐ کے اور اگر تھوڑی سی قے قصداً نکل جاوے تو نزدیک محمدؐ کے فاسد ہوگا نہ نزدیک ابی یوسف کے اور مکروہ ہے روزہ میں چھکنا یا چبانا کسی چیز کا بغیر عذر کے اور لڑکے کے لئے کھانا چبا کر دینا ضرورت کی صورت میں جائز ہے اور کٹی کرنی اور ناک میں پانی ڈالنا بے ضرورت اور غسل کرنا اور ترک پڑا بدن پر لپیٹنا دفع گرمی کے واسطے مکروہ تنزیہی ہے نزدیک امام اعظمؒ کے اس واسطے کہ یہ امور بے صبری پر ولالت کرتے ہیں اور نزدیک ابی یوسف کے مکروہ تحریمی ہے۔

**مسئلہ۔** روزہ دار اگر رات میں ناپاک ہو اور اس حالت ناپاکی میں صبح کی روزہ اس کا۔  
 ٹوٹے گا لیکن مستحب یہ ہے کہ صبح نکلنے کے آگے غسل کرے۔

**مسئلہ۔** علماء متفق ہیں اس بات پر کہ روزے میں جھوٹ کہنے یا غیبت کسی کی کرنی یا کسی کو برا کہنے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا پر سخت مکروہ ہے اور نزدیک اوزاعی رحمہ اللہ کے روزہ اس کا فاسد ہوتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے ترک نہ کیا جھوٹ بولنا اور گناہ کا کام پس حق تعالیٰ عتاب اس کے روزے کا نہیں یعنی روزہ اس کا مقبول نہیں۔

**مسئلہ۔** اگر کوئی شخص کھانا کھاتا تھا یا وطی کر رہا تھا اس وقت فجر ہوگئی پس فجر ہوتے ہی اس نے کھانا منہ سے ڈال دیا اور ذکر جماع کرنے سے کھینچ لیا اس صورت میں نزدیک جہو

کے روزہ اس کا صحیح ہوگا اور نزدیک مالک کے باطل ہوگا۔

**مسئلہ۔** جس مریض کو روزہ رکھنے میں مرض بڑھنے کا ڈر ہو اس کو افطار کرنا جائز ہے اور مسافر کو جن کی تفصیل اوپر گند چکی ان کو بھی جائز ہے پس اگر مسافر کو روزہ ضرر کرنے والا نہ ہو تو اس کو بہتر ہے کہ روزہ رکھے اور اگر مسافر جہاد میں ہو یا روزہ اس کو مضر ہو تو اس کو افطار کرنا بہتر ہے اور اگر روزہ قریب ہلاکی کے پہونچا دے تو اس حال میں افطار کرنا واجب ہے۔ اگر اس حال میں روزہ رکھے گا تو گنہگار ہوگا اور جن بیماروں اور مسافروں نے افطار کئے تھے اگر اس مرض اور سفر کے حال میں وہ مر گئے تو قضا ان پر واجب نہ ہوگی اور اگر بیمار چنگے ہونے کے پیچھے اور مسافر مقیم ہونے کے بعد مر گئے تو جتنے دن مرض سے اچھے ہوئے اور مسافرت سے مقیم ہوئے جیتے رہے اتنے دنوں کے روزے ان پر واجب ہوں گے اور جب انھوں نے قضا نہ کئے تو ان کے دلی پر واجب ہے کہ ان کے تہائی مال سے ہر روزے کے عوض ایک مسکین کا کھانا صدقہ فطر کے اندازے پر دیوے لیکن یہ صدقہ دینا دلی پر اس وقت واجب ہوگا کہ مریض اور مسافر مرتے وقت صدقہ دینے کو کہہ کر مرے ہوں اور بدو نہ کہنے کے دلی پر واجب نہ ہوگا ہاں اگر دلی اپنی طرف سے احسان کرے تو درست ہے۔

**مسئلہ۔** قضا رمضان کی اگر چاہے یک نخت ادا کرے اور اگر چاہے متفرق رکھے اگر سال بھر میں قضا نہ کیا اور دوسرا رمضان آگیا تو پہلے اس دوسرے رمضان کے روزے ادا کرے بعد اس کے پچھلے رمضان کے روزے قضا کرے اور اس صورت میں کچھ صدقہ اس پر واجب نہ ہوگا۔

**مسئلہ۔** جو نہایت بڑھاپے طاقت روزہ رکھنے سے عاجز ہے وہ افطار کرے اور ہر روزے کے عوض صدقہ فطر کے برابر کھانا دیوے پھر اگر طاقت روزے کی آجاوے قضا اس پر واجب ہوگی۔

**مسئلہ۔** حاملہ یا دودھ پلانے والی عورت اگر اپنی جان یا اپنے بچے کی جان پر خوف کرے تو افطار کرے پھر قضا کرے اس پر صدقہ واجب نہ ہوگا۔

## فصل دوسری نفل روزے کا بیان

نفل روزہ شروع کرنے سے واجب ہوتا ہے مگر جن دنوں میں روزہ رکھنا منع ہے ان دنوں میں شروع کرنے سے واجب نہیں ہوتا ہے۔

ف۔ یعنی روزہ عید الفطر اور عید الفصحیٰ اور ذبح کی گیارہویں یا تیرہویں کو منع ہے اور نفل روزہ بغیر غنہ کے توڑنا درست نہیں اور غنہ کے ساتھ درست ہے اور ضیافت بھی غنہ ہے اس میں افطار کر لیوے بعد اس کے قضا کرے۔

مسئلہ۔ اگر رمضان کے دنوں میں سے کسی دن میں لڑکا بالغ ہو یا کافر مسلمان یا مسافر مقیم ہو یا حیض والی پاک ہوئی یا بیمار نے تندرستی پائی پس ان سب پر واجب ہے کہ جس قدر دن باقی ہے اس میں کھانا پینا موقوف کریں اور لڑکے اور نو مسلم نے کھانا پینا موقوف کیا نہ کیا دونوں صورت میں ان دنوں پر قضا واجب نہ ہوگی مگر مسافر اور حائض اور بیمار پر واجب ہوگی۔

مسئلہ۔ عید الفطر اور عید الفصحیٰ کے دنوں اور ایام تشریق کے دنوں میں روزہ رکھنا حرام ہے ان دنوں میں روزہ شروع کرنے سے بھی واجب نہیں ہوتا ہے لیکن اگر کسی نے نذر کیا کہ میں ان دنوں میں روزہ رکھوں گا یا نذر کی تمام سال روزہ رکھنے کی تو دونوں صورت میں ان دنوں میں افطار کرے اور قضا کرے اور اگر روزہ رکھے گا تو گنہگار ہوگا لکن نذر اس کے ذمے سے ساقط ہو جائے گی اور قضا اس پر نہ آئے گی۔

ف۔ حدیث میں آیا ہے کہ جو شخص رمضان کے بعد شوال میں چھ روزے رکھے گا گویا کہ اس نے تمام سال روزہ رکھا بعض علماء نے کہا کہ شوال میں چھ روزے عید الفطر سے ملا کر نہ رکھے یعنی یوں نہ کرے کہ عید کی شادی صبح کو سر پہ کر کے عید کی ساتویں کو تمام کرے بلکہ متفرق رکھے اس لئے کہ مشابہ نصاریٰ کے ساتھ نہ ہووے اور اسی مشابہت کے سبب علماء نے ملانے کو مکروہ رکھا ہے اور فتویٰ یہ ہے کہ مکروہ نہیں اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شعبان میں اکثر روزہ رکھتے تھے اور بعض حدیثوں میں آدھے شعبان کے بعد روزہ رکھنا منع آیا ہے اس سبب سے کہ ایسا نہ ہو کہ نا طاقبی رمضان کے روزوں کو مانع ہو جائے۔

مسئلہ۔ ہر مہینے میں تین روزے رکھنا سنت ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روزے ایام بیض کے کبھی تیرھویں اور چودھویں اور پندرھویں کو رکھتے تھے اور کبھی شروع چاند میں اکٹھے تین روزے رکھتے تھے اور کبھی آخر چاند میں اور کبھی ہر دسویں کو ایک ایک روزہ اور کبھی جمعرات اور پیر اور جمعرات کو اور کبھی پیر اور جمعرات اور پیر کو رکھتے تھے اور کبھی ایک چاند میں ہفتے اور اتوار اور پیر کو اور دوسرے چاند میں منگل اور بدھ اور جمعرات کو رکھتے تھے۔ عرفے کے دن جو

شخص روزہ رکھتا ہے اس کے اگلے اور پچھلے دو برس کے گناہ بخشے جاتے ہیں اور اگر عاشورے کے دن روزہ رکھے گا تو پچھلے ایک سال کے گناہ بخشے جائیں گے اور مستحب یہ ہے کہ عاشورے کے ساتھ ایک دن اور ملاوے خواہ اس کے اوّل دن خواہ آخر کو اور صرف جمعہ کے دن روزہ رکھنا نزدیک بعض علماء کے مکروہ ہے اور نزدیک ابوحنیفہ اور محمد رحمہما اللہ کے مکروہ نہیں۔

**مسئلہ۔** روزہ وصال کا یعنی کئی دن پہلے در پہ روزے رکھنا بغیر انظار کے اور روزہ رکھنا تمام سال کا مکروہ ہے اور سب سے بہتر طریق روزہ رکھنے میں طریق داؤد علیہ السلام کا ہے کہ ایک دن روزہ رکھے اور ایک دن انظار کرے لکن اس طور پر رکھنا بھی اس شرط پر ہے کہ ہمیشہ رکھ سکے کیونکہ عبادت ہمیشہ کی بہتر ہوتی ہے۔

**مسئلہ۔** عورت کو بغیر اذن خاوند کے اور غلام کو بدون حکم مالک کے روزہ نفل چاہیے رکھنا۔

## فصل تیسری اعتکاف کا بیان

اعتکاف کو تا کسی مسجد میں عبادت ہے لکن جامع مسجد میں بہتر ہے اور اعتکاف واجب ہوتا ہے نقد کرنے سے۔

**ف۔** جب زبان سے کہا کہ میں نے اپنے اوپر اتنے دنوں کا اعتکاف لازم کیا یا یوں کہا کہ میں وقت یہ کام میرا ہووے گا تب میں اتنے دن اعتکاف کروں گا دونوں صورت میں اعتکاف واجب ہو جاوے گا لکن پہل صورت میں فی الحال ہوگا اور دوسری میں معلق اور مسجد میں ٹہرنا اعتکاف کی نیت سے اسی کو شرع میں اعتکاف کہتے ہیں اور اعتکاف کی مدت میں اختلاف ہے اقل مدت اس کی ایک دن ہے نزدیک امام اعظمؒ کے اور آدھے دن سے زیادہ ہے نزدیک ابی یوسفؒ کے اور ایک ساعت ہے نزدیک محمدؐ کے اور رمضان کے اخیر دس دن میں اعتکاف کرنا سنت مؤکدہ ہے اور جو اعتکاف واجب ہے اس میں روزہ رکھنا شرط ہے اور اسی طرح نفل اعتکاف میں بھی شرط ہے ایک روایت میں اور عورت کو چاہیے کہ گھر کی مسجد میں اعتکاف کرے۔

**مسئلہ۔** معتکف کو چاہیے کہ مسجد سے باہر نہ نکلے مگر پیشاب پانچلے یا جمعہ کی نماز کے واسطے اور جمعہ کے لئے اُس وقت جاوے کہ جس میں جمعہ اور اس کی سنتیں ادا ہو سکیں اور جمعہ مسجد میں نماز کے قدر ٹہرے زیادہ اس سے دیر نہ کرے اگر دیر کی تو اعتکاف فاسد ہوگا۔

مسئلہ۔ اگر معتکف بعد دن غدر کے ایک ساعت مسجد سے نکلے گا اعتکاف اس کا قوت جائے گا اور نزدیک صلا جین کے جب تک آدھے دن سے زیادہ مسجد کے باہر نہ ٹہرے گا فاسد ہو گا اور کھانا اور پینا اور سونا اور بچنا اور خریدنا مسجد میں بخیر حاضر کرنے اسباب کے معتکف کو جاتی ہے اور غیر معتکف کو نہیں۔

مسئلہ۔ معتکف کو وحلی اور جو چیز خواہش دلاوے طرف وحلی کے مثلاً بوسہ وغیرہ سب حرام ہے اور وحلی سے اعتکاف فاسد ہوتا ہے خواہ وحلی جان کے گھرے خواہ بھول کر احد مساس اور بوسے سے اعتکاف فاسد ہوتا ہے اگر انزال ہووے اور یہ عین انزال کے نہیں ہوتا ہے۔

مسئلہ۔ اعتکاف میں بائکل چپا رہنا مکروہ ہے اور چھوڑ دینا اس سے زیادہ مکروہ نیک کلام کیا کرے مثلاً کلام اللہ یا حدیث یا درود پڑھا کرے۔

مسئلہ۔ اگر کسی دن کے اعتکاف کی نذر کی پس ان دنوں کی راتوں کو بھی اعتکاف کرنا لازم ہو گا اور اسی طرح اگر دو دن کی نذر کی تو دو رات کا بھی اعتکاف لازم ہو گا اور نزدیک ابی یوسف کے صرف اُس ایک رات کا لازم ہو گا جو دونوں کے درمیان ہے اور اگر نذر کیا ایک مہینے کے اعتکاف کا تو ایک نخت ایک مہینہ کا اعتکاف لازم ہو گا اگرچہ ایک نخت کا ذکر زبان سے نہ کیا ہو۔

مسئلہ۔ اعتکاف شروع کرنے سے لازم ہو جاتا ہے مگر نزدیک امام محمد کے نہیں ہوتا۔



# کتاب الحج

اسلام کے رکنوں میں ایک رکن حج ہے اور وہ فرض عین ہو جاتا ہے جس وقت اس کی شرطیں پائی جائیں اور جس نے حج کو فرض نہ جانا وہ کافر ہے اور اس کی شرطیں موجود ہونے پر جس نے ترک کیا وہ فاسق ہے لکن چونکہ ان ملکوں میں اکثر شرطیں حج کی موجود نہیں اس لئے اس کے مسائل اس رسالہ مختصرہ میں مذکور نہ ہوئے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ ساری عمر میں حج ایک مرتبہ واجب ہوتا ہے دہ بار بار پس حاجت کے وقت اس کے مسائل سیکھنا ہو سکتا ہے واللہ اعلم۔  
ف۔ مصنف رحمہ اللہ نے اگرچہ مسائل حج کے ذکر نہیں کئے پر یہ عاجز بطور اختصار لکھے کھربیان کرتا ہے۔

مسئلہ۔ شرطیں حج کی یہ ہیں کہ حج کرنے والا آزاد اور عاقل اور بالغ اور مسلمان ہو اور بیمار اور اندھا اور ضامن کسی کا نہ ہو اور سواری اور راہ کے خرچ پر قادر ہو اور اہل وعیال کا نفقہ پھرانے تک کا دے سکتا ہو اور راہ میں امن بیشتر ہو یعنی اکثر لوگ اس راہ سے حج کرتے ہوں گو بعض وقت بعض لوگ اتفاقاً ہلاک ہوں اس کا اعتبار نہیں اور عورت کے لئے اس کے شوہر یا محرم یا عاقل نیک بخت کا ساتھ ہونا۔

مسئلہ فرض حج کے تین ہیں ایک تو احرام باندھنا دوسرا عرفات میں کھڑا ہونا اور تیسرا طواف التیمم کرنا کہ اس کو طواف الافاضہ اور طواف الرکن بھی کہتے ہیں۔

مسئلہ۔ واجب حج کے پانچ ہیں ایک مزدلفے میں رات کو ٹہرنا دوسرا جمرات میں کنریاں مارنا تیسرا صفا و مروہ میں دوڑنا چوتھا بال منڈانا پانچواں طواف الصمد کرنا یعنی پھرتے وقت طواف رخصت کا کرنا جس کو طواف الوداع بھی کہتے ہیں۔ ان کے سوا ستین اور تہمت ہیں۔

مسئلہ۔ جان تو کہ احرام باندھنے کے بعد حرام ہے وحی کرنا اور جھگڑانا اور لڑائی کرنا اور جھوٹ بولنا اور غیبت تہمت اور برائی کرنا اور گالی دینا اور فحش بکنا اور شکار وحشی کا کرنا اور بدن کے بال منڈانا اور مردہ کی غطی سے دھونا اور ناخن اور مونچھیں کترنا اور موزہ پہننا اور پگڑی باندھنا اور سیٹے ہسٹے کپڑے پہننا اور خوشبو لگانا۔ زیادہ تفصیل بڑی کتابوں میں دیکھئے جس کو حاجت ہو۔

ارکان اسلام کے بعد یعنی نماز روزہ زکوٰۃ و حج کے مسائل جاننے کے بعد حرام اور مکروہ مشبہ کی چیزوں کو دریافت کرنا اور ان سے بچنا یہ بھی اسلام میں ضرور ہے۔

ف۔ کیونکہ بدون جانے ان کے احتیاط کرنا ان کے مشکل ہے پس اگر مسلمان ان کو نہ جانے گا اور ان سے نہ بچے گا تو اس کی مسلمانی میں بیشک نقصان آوے گا پس اس واسطے اس کتاب التقویٰ کی پانچ فصلوں میں وہ چیزیں بیان کی گئیں۔

## فصل پہلی کھانے کا بیان

مرا یعنی جو جانور کہ آپ سے مرا ہوا اور پہنے والا ہوا اور سُورا اور وہ جانور کہ بندی سے کرکر مرا ہوا اور وہ جانور کہ گلا گھونٹنے سے یا کسی حد سے مرا ہوا اور وہ جانور کہ اس کو کسی کا مرغیہ کتابی نے ذبح کیا ان سب کا کھانا حرام ہے اور اسی طرح جو جانور کہ اس کو کسی مسلمان یا کتابی نے ذبح کیا اور قصداً بسم اللہ ترک کی وہ بھی حرام ہے اور اگر بھول کر ترک کی تو نزدیک امام مالکؒ کے حرام ہے اور نزدیک امام اعظمؒ کے حلال ہے۔

مسئلہ۔ جنگل سے پکڑے جانور اور بھڑکھانے والے چار پائے اگر چہ گفتار اور لومڑی ہوں اور ہاتھی اور گدھے اور خچر اور زمین میں گھسے رہنے والے جانور یا مند چوہے اور نیولے اور سوان کے جو حشرات زمین کے ہیں جیسے کچھوے وغیرہ اور وہ جانور کہ اکثر نجاست کھاتا ہے ان سب کا کھانا حرام ہے اور جو کڑا کہ داد اور نجاست دونوں کھاتا ہے وہ مکروہ ہے اور گھوڑا حلال ہے اور نزدیک امام اعظمؒ کے مکروہ ہے اور کتے کھیتی کے کہ وہ فقط دانہ کھاتے ہیں حلال ہیں اور خرگوش اور دوسرے حیوانات جنگلی کہ درندوں میں سے نہیں وہ حلال ہیں اور دریائی حیوانوں میں سے نزدیک امام اعظمؒ کے سوائے مچھلی کے کوئی قسم کے جانور حلال نہیں پھر اگر مچھلی اگر دریاد وغیرہ میں بدون آفت کے مر کر پانی پر چت ہو کر رہے تو وہ حرام ہے نزدیک امام اعظمؒ کے اور مچھلی اور ڈبڑی میں ذبح شرط نہیں ہے اسی واسطے کافر کی شکار کی ہوئی مچھلی بھی حلال ہے۔

مسئلہ۔ طعام اس قدر کھانا فرض ہے کہ جس میں زندگی باقی ہے اور اس قدر کھانا کہ جس میں نماز کھڑے ہو کر پڑھ سکے اور روزہ رکھنے کی طاقت حاصل ہو مستحب ہے اور آدھے پیٹ تک کھانا سنت ہے اور پیٹ بھر کھانا مباح ہے اور اگر جہاد میں طاقت ہونے کی نیت اور دینی علوم میں محنت کرنے کی نیت سے پیٹ بھر کھاوے تو بھی مستحب ہے اور پیٹ بھر سے زیادہ کھانا حرام ہے

ہے مگر روزہ رکھنے کے قصد یا ہمان کی خاطر سے جائز ہے۔ ناچاری کی حالت میں یعنی بھوکت جب مرنے کا اندیشہ ہو اور اس وقت غذا حلال نہ ملے تو مردار حلال ہوتا ہے اور جو چیز ہے وہ بھی حلال ہوتی ہے بلکہ اس وقت فرض ہوتا ہے کھانا مردار وغیرہ کا نزدیک امام اعظمؒ کے اولاگزہ کھایا اور مرگیا تو گنہگار ہوگا لیکن پیٹ بھر نہ کھاوے جان بچانے کے انداز کھاوے نزدیک ابی حنیفہؒ کے اور امام شافعیؒ اور احمدؒ کے ایک قول میں بھی یہی حکم ہے اور نزدیک امام مالکؒ کے پیٹ بھر کھاوے اور ایسی حالت میں اگر غیر کا مال جان رکھنے کے قدر کھاوے اور اس کی قیمت ادا کرنے کی نیت ہو تو جائز ہے لیکن اگر اس نے احتیاط کیا اور غیر کے مال سے نہ کھایا اور مرگیا تو ثواب دیا جاوے گا گنہگار نہ ہوگا۔

**مسئلہ۔** مرض میں دو کھانی جائز ہے نہ واجب اگر دوا نہ کھائی اور مرگیا گنہگار نہ ہوگا۔  
**مسئلہ۔** قسم قسم کے میوے اور طرح طرح کی غذائے لطیف کھانی جائز ہے لیکن اس میں خرچ سے زیادہ کرنا اسراف ہے اور منع۔

**مسئلہ۔** سونے اور چاندی کے برتن میں کھانا اور پینا مرد اور عورت دونوں کو حرام ہے۔  
**مسئلہ۔** شراب انگوری نجاست غلیظہ اور حرام قطعی ہے جو شخص اس کو حرام نہ جانے وہ کافر ہے اور اس کو یوں بناتے ہیں کہ پانی انگور کا بدون جوش آلے کے رکھ چھوڑتے ہیں یہاں تک کہ وہ نشہ لانے والا ہو اور کف اس میں اٹھ آوے اور وہ شراب کہ تر خرما یا کشمش سے بناتے ہیں اور وہ طلا انگوری کہ انگور کے پانی کو جوش دیکر دہتائی سے کم خشک کر کے رکھ چھوڑتے ہیں مسکر ہوئے اور کف لانے تک یہ تینوں قسمیں نجس ہیں لیکن نجاست ان کی خفیفہ ہے نہ غلیظہ اور دوسری شرابیں کہ خرما یا کشمش کے پانی کو جوش دیکر بناتے ہیں یا شہد یا انجیر یا گیہوں یا جو یا جوار وغیرہ سے تیار کرتے ہیں اور مثلث انگوری کہ انگور کے پانی کو جوش دینے کے بعد ایک تہائی باقی رکھتے ہیں یہ سب شرابیں بھی ان تینوں کے مانند نجس ہیں اور حرام اور نزدیک امام محمدؒ کے اگرچہ ایک قطرہ بھی ہو دلیل ان کی یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو چیز نشہ لاوے زیادتی سے اس کی حرام ہے ایک قطرہ اس کا اور جو چیز نشہ لانے والی ہے وہ شراب ہے یعنی مانند شراب کے ہے حرمت اور نجاست میں اور نزدیک امام اعظمؒ کے جو چار شرابیں پہلے کی ہیں یعنی شراب انگوری

اور شراب خرمائے تراور شراب کشمش اور طلا انگوری کے سوا اور جو کھلی شرابیں ہیں یہ سب نہ تو نجس ہیں نہ حرام ہاں جو شخص اس کو لعاب کے ارادے سے پیوے تو حرام ہے اور اگر طاقت کے قصد سے پیوے تو جائز ہے لیکن یہ قول امام اعظمؒ کا متروک ہے اور فتویٰ امام محمدؒ کے قول پر ہے۔

**مسئلہ۔** شراب سے کسی طرح کا فائدہ اٹھانا درست نہیں پس چاہیے کہ اس سے علاج چار پائے کا بھی نہ کیا جاوے اور نہ لڑکوں کو دی جاوے اور نہ زخم کے مرہم میں ڈالی جائے۔

**مسئلہ۔** کھانا کھانے اور پانی پینے کے وقت سنت یہ ہے کہ اقل بسم اللہ کہے اور آخر اس کے الحمد للہ اور کھانے کے قبل اور کھا کر ہاتھ دھوے اور پانی تین بار کر کے پی دے اور ہر بار اول میں بسم اللہ اور آخر میں الحمد للہ کہے۔ گھوڑی کا دودھ نئے کے سبب حرام ہے اور پیشاب ماکول الحکم حرام ہے۔

**مسئلہ۔** گوشت اگر مسلمان یا کسی کتابی سے مول لیوے تو وہ حلال ہے اور اگر کسی بت پرست سے لیوے تو حرام ہے۔

**مسئلہ۔** ہدیہ قبول کرنے کے لئے غلام اور لونڈی اور لڑکے کا قول بھی معتبر ہے۔

**ف۔** یعنی مثلاً کسی غلام نے کہا کہ یہ ہدیہ تمہارے ظلم نے دوست نے بھیجا پس اس کا کہنا کفایت کرتا ہے۔

**مسئلہ۔** اگر کسی عادل نے کہا کہ یہ پانی پاک ہے یا کھانا پاک ہے دونوں صورت میں قول اس کا قبول کیا جاوے گا اگر کسی فاسق نے یا جس کا حال معلوم نہیں اس نے خبر دی پانی کی نجاست پر پس اس صورت میں دل میں سوچے جس طرف دل کی رائے غالب ہو اسی پر عمل کرے پس اگر گمان غالب ہو کہ یہ کہنے والا سچا ہے پانی کو گرا دے اور تمیم کر لے اور اگر گمان غالب ہو کہ یہ جھوٹا ہے تو وضو کرے اس سے لیکن بہتر یہ ہے کہ وضو کرے اور تمیم بھی کر لیوے۔

**مسئلہ۔** سوداگر کے غلام کی ضیافت قبول کرنی درست ہے اور کپڑا یا نقدی یا فائدہ اس سے لینا درست نہیں اس کے مولا کی اجازت کے بغیر۔

**مسئلہ۔** ضیافت قبول کرنی ظالم امیروں اور نادان چنے والے اور گالے والے اور چلا چلا کے رونے والی عورتوں کی اور قبول کرنا ہدیہ ان کا شیع ہے اگر اکثر مال ان کا حرام ہی کا ہووے اور اگر ان لیوے کہ اکثر حلال کا ہے تو درست ہے۔

## فصل دوسری لباس کا بیان

کپڑا سترھا کننے کی قدر اور گرمی اور سردی جو ہلاکی کو پہنچانے والی ہیں ان کے دفع کرنے کی قدر پہننا فرض ہے اور اس سے زیادہ پہننا خدا کی نعمت ظاہر کرنے اور شکر ادا کرنے اور زینت کے لئے مستحب ہے اور سنت یہ ہے کہ لباس انگشت نما نہ پہنے اور دامن اور زار آدھی پنڈلی تک پہنے اور ٹخنے تک بھی جائز ہے اور اس سے زیادہ نیچے لٹکانا حرام ہے اور سنت کی نیت سے شملہ یا سنت بھر چھوڑنا مستحب ہے اور اسراف اور فخر نہ کھالے کی نیت سے زیادہ تکلف کرنا پوشاک میں مکروہ ہے یا حرام اور اگر یہ نیت نہ ہو تو مباح ہے اور زرد اور زعفرانی رنگ کے کپڑے مردوں کو حرام ہیں اور عورتوں کو اور ایک روایت میں ہے کہ مطلق سرخ رنگ مردوں کو مکروہ ہے مگر خط وارد درست ہے مامد سوسی کے اور جو کپڑا تانا اور بانا اس کا دونوں ریشم ہوں وہ عورت کو درست ہے نہ مردوں کو مگر چار انگلی کے برابر یا نمد سنجاف کے مردوں کو بھی درست ہے اور جو کپڑا کہ بانا اس کا ریشمی اور تانا سوت یا اون کا ہوا اس کو فقط لڑائی میں پہننا درست ہے اور جس کپڑے کا بانا سوت اور تانا ریشمی ہے وہ مشروع ہے ہر حال میں وہ درست ہے اور ریشمی کپڑے کا بچھونا اور تکیہ بنانا درست ہے نزدیک امام اعظمؒ کے اور نزدیک صاحبینؒ کے منع ہے۔

**مسئلہ۔** چاندی اور سونے کا زیور عورتوں کو پہننا جائز ہے اور مردوں کو حرام ہے مگر انگوٹھی چاندی کی بنی ہوئی اور سونا اس کے ٹکینے کے چاروں طرف لگا ہوا درست ہے۔

**مسئلہ۔** اور ٹوٹا ہوا دانت چاندی کے تار سے باندھنا جائز ہے نہ سونے کے تار سے اور صاحبینؒ کے نزدیک سونے کے تار سے بھی جائز ہے اور انگوٹھی لوہے اور پیتل وغیرہ کی جائز ہے۔

**مسئلہ۔** بادشاہ اور قاضی کو انگوٹھی مہر کے لئے رکھنی سنت ہے اور وہ کو نہ رکھنی بہتر ہے۔

**مسئلہ۔** جس برتن میں چاندی کی میخ وغیرہ لگی ہو اس میں کھانا پینا اور چاندی کی میخیں لگی ہوئی کرسی پر بیٹھنا جائز ہے بشرطیکہ چاندی کی جگہ سے منہ لگانے اور بیٹھنے میں احتیاط کرے اور نزدیک ابو یوسفؒ کے مکروہ ہے اور امام محمدؒ سے دو روایت ہیں ایک میں تو جائز ہے اور دوسری میں منع ہے۔

**مسئلہ۔** رزق کے کو ریشمی کپڑا اور سونا چاندی پہننا حرام ہے۔

## فصل تیسری وطی اور جو چیز خواہش دلانے والی وطی کی ہے اس کا بیان

اپنی جو رو یا لونڈے سے پیچھے کی راہ سے یا حیض و نفاس میں وطی کرنی حرام ہے اور لواطت حرام قطعی ہے جو اس کو حرام دجانے وہ کافر ہے اور اجنبی عورت اور مرد کو شہوت سے دیکھنا حرام ہے اور اسی طرح اجنبی عورت پر شہوت سے ہاتھ ڈالنا اور حرام کاری کی کوشش میں چلنا پھرنا بھی حرام ہے حدیث میں آیا ہے کہ آنکھ کا نسا دیکھنا اور ہاتھ کا زنا پکڑنا اور پانوں کا زنا چلنا اور زبان کا زنا بات کہنا ہے اور فرج ان سب کی تصدیق کرتی ہے یا سب کو جھٹلاتی ہے۔

مسئلہ۔ غیر کے ستر کی طرف دیکھنا حرام ہے مگر طبیب یا ختنہ کرنے والے یا دائی یا حقنہ کرنے والے وغیرہ کو جائز ہے کہ ضرورت میں ضرورت کے قدر نظر کریں نہ زیادہ اور ایک مرد کو دوسرے مرد کا بدن دیکھنا درست ہے ستر عورت کے سوا یعنی ناف سے زانو تک نہ دیکھے اور ایک عورت کو بھی دوسری عورت کا ناف سے زانو تک دیکھنا درست نہیں اور باقی بدن کا دیکھنا جائز ہے اور اسی طرح عورت کو غیر مرد کے ستر کے سوا باقی بدن کا دیکھنا درست ہے بدون شہوت کے اور شہوت کے حال میں ہرگز درست نہیں اور مرد کو اجنبی عورت کا بدن دیکھنا بالکل درست نہیں مگر جو عورت ضروری کاموں کے واسطے باہر نکلتی ہے اس کا منہ اور دونوں ہاتھ دیکھنا درست ہے اگر شہوت نہ ہو اور اگر شہوت ہو تو درست نہیں قرآن مجید میں حق تعالیٰ نے فرمایا کہ کہو اے محمدؐ مسلمان مردوں کو عورتوں سے آنکھیں بند کریں اور شرکاء کو نگاہ رکھیں اور کہو مسلمان عورتوں کو کہ مردوں سے آنکھ چھپا دیں اور شرکاء کو نگاہ رکھیں اور حدیث میں آیا ہے کہ جس نے عورت کی طرف شہوت سے نظر کی قیامت کے دن گھٹلا ہوا سیسہ اس کی آنکھوں میں ڈالا جائے گا اور اپنی عورت اور لونڈی کا سارا بدن دیکھنا درست ہے لیکن مستحب ہے کہ شرکاء کو نہ دیکھے اور ماں اور بہن اور بیٹی اور پوتی اور سوا ان کے جتنی عورتیں محرمات میں سے ہیں ان کے اور غیر کی لونڈی کے سر اور منہ اور پنڈلی اور بازو دیکھنا اور ان کو ہاتھ لگانا درست ہے اگر شہوت سے اس کو امن ہو اور پیٹ اور پیٹھ اور ران دیکھنا درست نہیں اور غلام اپنی مالک کے حق میں مانند اجنبی کے ہے پس اس کو منہ اور دونوں ہاتھ کے سوا باقی اعضا

۱۵ اور جس قدر دیکھنا جائز ہے اس کا چھونا بھی جائز ہے ۱۲ ہدایہ

۱۵ یعنی عورت مالکہ ۱۲۔

مالک کا دیکھنا درست نہیں اور اجنبی عورت کی طرف نکاح کے ارادے سے یا مول لینے کے وقت شہوت کے ساتھ بھی دیکھنا جائز ہے اور اسی طرح گواہ کو بھی گواہ ہونے یا گواہی دینے کے وقت اور حاکم کو بھی حکم کے وقت دیکھنا درست ہے۔

مسئلہ۔ خوبے اور آختے کا حکم مرد کا ہے۔

ف۔ یعنی جس طرح عورت کو غیر مرد سے پردہ کرنا فرض ہے اسی طرح انھوں سے بھی قیود کہتے ہیں ذکر کئے ہوئے کو اور آختہ کہتے ہیں جس کے خصیہ نکال لئے گئے ہوں۔

مسئلہ۔ حمل رہنے کے خوف سے عزل کرنا یعنی وطی کرنے میں انزال کے وقت منی یا ہر ذالنی منع ہے منکوحہ سے بغیر اذن اس کے اگر وہ حرتہ ہے اور اگر وہ غیر کی لونڈی منکوحہ اس کی ہے تو اس کے مالک کے بدون حکم جائز نہیں اور اپنی لونڈی سے درست ہے بغیر اذن اس کے۔  
مسئلہ۔ اگر کسی نے باندی مول لی یا کسی نے اس کو بہ کیا یا میراث یا کسی اور سبب سے ہاتھ لگی پس نہ وطی اس کی درست ہے اور نہ بوسہ نہ مساس جب تک اس کی ملک میں آنے کے بعد ایک حیض پورا نہ ہو لیوے اور اگر باندی نابالغ ہے یا بڑھیا ہو کہ حیض موقوف ہو گیا تو بعد ایک مہینے کے وطی جائز ہوگی۔

مسئلہ۔ اگر کسی کی ملک میں دو لونڈی ایسی ہوں کہ نکاح دونوں کا ایک ساتھ کرنا شرع میں منع ہو مثلاً دونوں آپس میں بہن ہوں پس اس صورت میں اگر ان دونوں میں سے ایک کے ساتھ اس نے وطی کی تو دوسری اس پر حرام ہوگی جب تک اس وطی کی ہوئی کو اپنی ملک سے الگ نہ کرے گا یا کسی اور سے نکاح نہ کرے گا۔

## فصل چوتھی کسب و تجارت اور اجارے کا بیان

حدیث میں آیا ہے کہ تلاش کرنا حلال روزی کا فرض ہے بعد فرضوں کے۔

ف۔ یعنی جو فرائض کہ مقرر ہیں مانند نماز روزہ اور صوما ان کے ادل مرتبان کا ہے بعد ان کے طلب کرنا کمالی حلال کی فرض ہے اور سب کمبہوں سے بہتر کسب اپنے ہاتھ کا ہے دائرہ علیہ السلام زندہ اپنے ہاتھ سے بناتے تھے اور کھاتے تھے اور بہتر کسب کیا ہے بیع مبرورہ یعنی وہ بیع کہ قساد اور کراہت سے پاک ہو۔

ف۔ فقہ میں تفصیل اس کی کھمی ہے اور افضل کسب جہاد ہے پھر تجارت پھر ذراعت پھر

ہاتھ کی کمائی۔

مسئلہ۔ بیع اگر مال نہ ہو مانند مزار یا حُسر کے بیع اس کی باطل ہے اور اگر بیع مال ہو لیکن قابل قیمت کے نہ ہو مانند اس جالور کے کہ ہو میں اڑتا ہے یا وہ پھلی کہ پانی کے اندر ہو ان کی بیع بھی باطل ہے۔

ف۔ ہاں اگر جالور کو پھر آنے کی عادت ہو جس طرح کبوتر یا پھلی ایسے چھوٹے عوض میں ہو ہاتھ سے پکڑ سکتے ہوں اس صورت میں بیع ان کی جائز ہوگی اور مانند شراب اور سُور کے کہ دونوں اگرچہ کفار کے نزدیک قیمت دار مال ہیں پر شارع کے نزدیک کھان کی قیمت نہیں پس اگر یہ دونوں نقد روپوں کے عوض بیچے جاویں تو اس صورت میں بھی ان کی بیع باطل ہوگی اور اگر مثلاً کپڑے اور کسی اسباب کے عوض بیچے جاویں تو اس صورت میں بھی ان کی بیع باطل ہوگی اور اسباب کی بیع فاسد ہوگی۔

ف۔ بیع کی چار قسمیں ہیں نافذ موقوف فاسد باطل جس میں بیع اور ثمن دونوں مال ہوں اور بیچنے والا اور لینے والا دونوں عاقل ہوں خواہ وہ دونوں اپنے واسطے خرید و فروخت کرتے ہوں یا کسی اور کے وکیل یا ولی ہوں اس کو بیع نافذ کہتے ہیں اور اگر کسی نے غیر کا مال بدون اجازت اس کی بیچا نہ تو اس کا ولی ہے اور نہ وکیل اس کو بیع موقوف کہتے ہیں یہ بیع صحیح نہ ہوگی جب تک مال کا مالک اذن نہ دیوے اور اگر باعتبار اصل کے بیع درست ہو اور باعتبار عارض کے نادرست تو اس کو بیع فاسد کہتے ہیں مثلاً ایک کپڑا بیچا شراب کے عوض میں پس کپڑے کی بیع اصل میں درست ہے لکن شراب کے عوض میں فاسد ہے کیونکہ شراب شرع میں مال متقوم نہیں ہے اور کپڑا مال متقوم ہے پس مال کو بغیر مال کے ساتھ عوض کرنا درست نہیں اور اگر کسی وجہ سے درست نہ ہو اس کو بیع باطل کہتے ہیں مانند بیع مردار یا شراب کے بیع باطل میں خریدار بیع کا مالک نہیں ہوتا ہے کس واسطے کہ وہ مال نہیں اور فاسد میں بیع قصد کرنے کے بعد مالک ہوتا ہے لیکن بیع کو فسخ کرنا واجب ہے۔

ف۔ اور اگر فسخ دیکھا تو واجب ہوگا اس پر قیمت اس کی دینی نقدی میں سے مثلاً کسی شراب دیکر کپڑا لیا پس لینے والے پر واجب ہے کہ کپڑے کی قیمت نقد میں سے دیوے۔

مسئلہ۔ دودھ بغیر دوہنے کے جالوروں کے تھنوں میں بیج ڈالنا درست نہیں یہ بیع باطل ہے کیونکہ اس میں دودھ ہونے میں شک ہے۔ احتمال ہے کہ ہوا ہو دودھ نہ ہو۔



مسئلہ۔ جو بیع بیچنے والے اور مول کیلئے دلے میں جھگڑا ڈالنے والی ہو وہ فاسد ہے مانند بیع پشم کے بھیر بکری کی پشت پر یا کسی کڑی کی چھت میں یا بیع ایک گز کپڑے کی تھان میں سے یا بیع کرنی مدت مجہول کے ساتھ مثلاً خریدار نے کہا کہ جس دن مینہ برسے گا ہوا زور کی پہلے گی اس دن قیمت دوں گا۔

ف۔ ان صورتوں میں جھگڑا ہونے کی وجہ یہ ہے کہ مثلاً خریدار چاہتا ہے کہ بال بھیر بکری کی پیٹھ سے ملا کے کاٹ لیوے یا کڑی اچھی سی چن کر نکال لیوے یا گز بھر کپڑا اپنی پسند کے موافق پھاڑ لیوے یا مینہ برسنے اور تند ہوا چلنے کے دن قیمت مال کی دیوے اور بائع اس وجہ پر راضی نہیں ہوتا ہے اور اس کا راضی نہ ہونا بھی صورت آپس کے نزاع کی ہے پس مشتری کو لازم ہے کہ اس طرح کی بیع فاسد کو فسخ کرے اور اگر مشتری نے فسخ نہ کیا بلکہ بائع نے کڑی چھت سے نکال دی اور گز بھر کپڑا تھان سے پھاڑ دیا یا مشتری نے مدت مجہول کو موقوف کیا بیع صحیح و لازم ہو جاوے گی۔

مسئلہ۔ شرط فاسد سے بیع فاسد ہوتی ہے اور شرط فاسد وہ ہے کہ مقتضای عقد کا نہ ہو یعنی جن شرطوں کو عقد چاہتا ہے وہ اس میں نہ ہو اور اس میں نفع ہو بائع کو یا مشتری کو یا بیع کو اگر بیع مستحق نفع کا ہے۔

ف۔ یعنی بیع نفع کو نفع سمجھتا ہو اور وہ اپنا فائدہ حاصل کرنے کی عقل اور شعور رکھتا ہو اور اگر بیع کو یہ لیاقت نہیں ہے تو اس کا نفع معتبر نہ ہو گا۔

مسئلہ۔ کسی نے مثلاً مکان لیا اس شرط پر کہ بائع اس پر قبضہ کرادیلوے پس یہ شرط صحیح ہے فاسد نہیں اس لئے کہ یہ شرط مقتضای عقد کا ہے اور اگر بائع نے کپڑا بیچا اس شرط پر کہ مشتری اس کو کسی اور کے پاس نہ بیچے پس یہ شرط اگرچہ مقتضای عقد کا نہیں ہے لیکن فاسد بھی نہیں اس لئے کہ اس میں کسی کا نفع نہیں اور اگر بائع نے گھوڑا بیچا اس شرط پر کہ خریدار اس کو فرو کرے اس میں گھوڑے کو نفع ہے لیکن گھوڑا انسان نہیں ہے کہ نفع کو سمجھے اور مشتری سے فرو ہونے کی غذا طلب کرے پس یہ شرط بھی فاسد نہیں اس طرح شرط کرنی لغو ہے اور بیع صحیح اور اگر کسی نے مکان بیچا اس شرط پر کہ بیچنے کے بعد ایک مہینے تک اس میں رہا کرے پس یہ شرط فاسد ہے کیونکہ اس میں بائع کو نفع ہے اور اگر کسی نے کپڑا اس شرط پر مول لیا کہ بائع اس کو ہیرا ہن سی دیوے پس یہ شرط فاسد ہے کس واسطے کہ اس میں لینے والے کو نفع ہے اور اگر غلام بیچا اس شرط پر کہ لینے والا

اس کو بیکر آزاد کرے پس یہ شرط فاسد ہے اس سبب کہ اس میں غلام کو منفعت ہے پس اس طرح کی بیع و شراے بھناوا جب ہے کیونکہ ایسی شرطوں سے بیع فاسد ہوتی ہے اور بیع باطل اور بیع فاسد کے مسائل کی زیادہ تفصیل فقہ کی کتابوں میں موجود ہے۔

**مسئلہ۔** سود لینا حرام ہے بیع اور قرض دونوں میں اور گناہ کبیرہ ہے جو شخص اس کی حرمت کا منکر ہے وہ کافر ہے۔

**مسئلہ۔** جان تو کہ بیع دو قسم پر ہے ایک بیع نسبیہ دوسرا بیع فضل بیع نسبیہ وہ ہے کہ نقد مال کے وعدے پر بیچے اور بیع فضل وہ ہے کہ تھوڑے مال کو بہت کے عوض بچے پھر اگر دو چیزیں پائی جاویں ایک اتحاد جنس دوسرا اتحاد قدر تو نزدیک امام اعظم کے دونوں قسمیں ربوہ کی حرام ہوتی ہیں یعنی ربوہ نسبیہ بھی اور ربوہ فضل بھی اور قدر سے مراد ہے کیل یا وزن اور اگر ان دونوں چیزوں میں سے ایک پائی جائے یعنی صرف اتحاد جنس پائی جائے یا اتحاد قدر تو ربوہ نسبیہ کا حرام ہو گا نہ ربوہ زیادتی کا پس اگر گہیوں عوض گہیوں کے اور جو عوض جو کے یا چنے عوض چنے کے یا سونا عوض سونے کے یا چاندی عوض چاندی کے یا لوہا عوض لوہے کے بیچا جاوے تو فضل اور نسبیہ دونوں ان میں حرام ہیں کیونکہ اتحاد جنس اور اتحاد قدر دونوں چیزیں ان میں موجود ہیں اور اگر گہیوں عوض چنے کے یا سونا عوض چاندی کے یا لوہا تانبے کے عوض بیچا جاوے تو فضل حلال ہے اور نسبیہ حرام کس واسطے کہ گہیوں اور چنے دونوں ایک طرح کے کیل سے بیچے جاتے ہیں اور لوہا اور تانبا دونوں ایک صورت کی ترازو اور ٹول سے سونا اور چاندی ایک طرح کی ترازو اور ٹول سے بیچے جاتے ہیں پس ان میں قدر متحد ہے اور جنس مختلف اس لئے فضل حلال ہے اور نسبیہ حرام اور اگر گزری پزری گزری پزری کے عوض اور گھوڑا گھوڑے کے عوض بیچا جاوے تو بھی فضل حلال ہے اور نسبیہ حرام کیونکہ یہاں اتحاد جنس موجود ہے اور قدر نہیں اور اگر اتحاد جنس اور اتحاد قدر دونوں نہ پائے جائیں تو فضل بھی اور نسبیہ بھی جائز ہے مثلاً گہیوں سونے یا لوہے کے عوض بیچے تو فضل اور نسبیہ دونوں جائز ہیں اس لئے کہ یہاں نہ اتحاد جنس ہے اور نہ اتحاد قدر کیونکہ گہیوں کیلی ہیں اور سونا اور لوہا وزنی اور اگر سونا لوہے کے بدل یا لوہا سونے کے بدل بیچے اس میں بھی فضل اور نسبیہ دونوں جائز ہیں کیونکہ یہاں نہ اتحاد جنس ہے نہ اتحاد قدر کس واسطے کہ ترازو اور بٹے سونے کے اور ہیں اور ترازو اور بٹے لوہے کے اور ہیں اور اسی طرح اگر گہیوں چونے کے عوض بیچے اس میں بھی فضل اور نسبیہ دونوں جائز ہیں اس لئے کہ گہیوں کے کیل اور چونے کے کیل

اور نزدیک امام شافعیؒ کے کھانے کی چیزوں میں اور سونے اور چاندی میں ربوا جاری ہوگا ان کی جنس متعذر ہونے کی صورت میں اور لوہے اور تانبے اور پتیل اور چونا اور ان کے مانند میں ربوا جاری نہ ہوگا اور امام مالکؒ کے نزدیک کھانے کی چیزیں اگر لائق ذخیرے کے ہو دیں گی تو ان میں ربوا جاری ہوگا اور اگر ایسی نہ ہوں گی تو نہ ہوگا پس تازے میوے اور ترکاری وغیرہ میں ان کے نزدیک ربوا نہیں۔

ف۔ تفصیل اس اجمال کی یوں ہے کہ حدیث شریف میں حکم ہے کہ سونا اور چاندی گیموں جو کھجور نمک ان کی جنس کے عوض یعنی سونا عوض سونے کے اور چاندی عوض چاندی کے اور گیموں عوض گیموں کے اور جو عوض جو کے اور کھجور عوض کھجور کے اور نمک عوض نمک کے برابر ہیں اور اسی مجلس میں ہاتھوں ہاتھ لین دین کرے فضل اور نسیہ دونوں ان میں ربوا ہیں پس جب حدیث میں ان چھ چیزوں کا ربوا ذکر ہوا علما نے اور چیزوں کو ان پر قیاس کیا لیکن ان میں کچھ میں علت ربوا کی کیا ہے اس میں اختلاف ہے امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک ان میں قدر سا تھ جنس کے علت ربوا کی ہے اور قدر سے مراد وزن یا کیل ہے پس سونا چاندی شرع میں دونوں وزنی ہیں اور ان میں وزن علت ہے ربوا کی اور ان دونوں کے سوا جو چیزیں وزنی ہیں مانند تانبے اور پتیل لوہے اور غیر ان کے ان میں بھی علت ربوا کی وزن ہے اور باقی گیموں جو خرماء نمک یہ چاروں شرع میں کیلی ہیں گو عرف میں نہ ہوں پس ان میں کیل ربوا کی علت ہے پھر جو چیزیں کیلی ہیں مانند چونے وغیرہ کے ان میں بھی علت ربوا کی کیل ہے پس خلاصہ قول امام اعظمؒ کا یہ ہے کہ جو چیزیں خواہ وزنی ہوں خواہ کیلی ان کی جنس کو جنس کے بدل فضل اور نسیہ کے ساتھ بیچنا حرام ہے اور اگر جنس مخالف ہو اور قدر ایک ہو مانند گیموں اور چنے کے اس میں فضل حلال ہے اور نسیہ حرام اور اگر جنس ایک ہو اور قدر نہ پایا جائے اس میں بھی فضل حلال ہے اور نسیہ حرام چنانچہ اگر ایک تھان گزی دیکر دو تھان گزی لیوے تو درست ہے اور امام شافعیؒ کے نزدیک ان چھوں میں علت ربوا کی ثمنیت اور قوت ہے پس سونے چاندی میں تو ثمنیت ہے اور باقی چاروں میں قوت پس ان کے نزدیک سونا سونے کے عوض اور چاندی چاندی کے عوض برابر بیچنا اور اسی مجلس میں ہاتھوں ہاتھ لینا دینا درست ہے فضل اور نسیہ ان میں درست نہیں اور گیموں جو خرماء نمک ان چاروں کا بھی یہی حکم ہے اور ان کے سوا جن چیزوں میں قوت ہے مانند میوے اور ترکاری اور ادویات کے ان کا بھی یہی حکم ہے یعنی جنس کو جنس کے عوض برابر بیچنا اور اسی مجلس میں ہاتھوں ہاتھ لینا درست ہے فضل اور نسیہ اس میں درست نہیں پس لوہے اور تانبے اور پتیل اور چونا اور ان کے مانند میں فضل

اور سیہ دونوں جائز ہیں کیونکہ ان میں نہ تو ثمنیت ہے اور نہ قوت احداً امام مالک کے نزدیک بھی سونے چاندی میں علت ربو کی ثمنیت ہے اور باقی چاروں میں قوت و تذخر یعنی چاروں ملائق جمع رکھنے کے ہیں پس ان کے نزدیک ان چاروں کو اور ان کے سوا جس میں قوت و تذخر ہے ان کو اتحاد جنس میں فضل اور سیہ کے ساتھ بیچنا حرام ہے پس ترکاری اور جو میوے کہ لائق ذخیرے کے نہیں ہیں ان کی جنس کو جنس کے عوض فضل اور سیہ کے ساتھ بیچنا ان کے نزدیک حرام نہیں۔ مسئلہ۔ گیہوں کا گیہوں کے آٹے کے عوض برابر کیل اور خرمائے تر خرمائے خشک کے عوض برابر کیل اور انگور کشمش کے عوض برابر کیل بیچنا جائز ہے امام اعظم کے نزدیک اوروں کے نزدیک جائز نہیں اگر تازہ خرما اور انگور خشک ہو کر کم ہوں۔

مسئلہ۔ مال ربوا میں یعنی جٹالوں میں ربوا کا بیان ہو چکا ان میں اچھے اور بُرے کو برابر بیچنا چاہیے اور اگر اچھا مال کم ہو اور برا اس سے زیادہ ہو اچھے کے ساتھ کوئی جنس اور ملا دیوے مثلاً جو شخص سیر بھر اچھے گیہوں دیکر دو سیر برے لینے چاہے تو اچھے کے ساتھ سیر یا دو سیر چنے وغیرہ ملا کر بیچے تاکہ بیع صحیح ہو جاوے اور حدیث میں آیا ہے کہ جس قرض کے سبب سے قرض دینے والے کو قرض لینے والے کی طرف سے نفع پہونچے وہ قرض حکم ربوا کا رکھتا ہے۔ پس قرض دینے والے کو چاہیے کہ قرض دار کی ضیافت اور ہدیہ قبول نہ کرے ہاں جس صورت میں دونوں کے درمیان کھالے پیئے اور لینے و دینے کی رسم سابق سے چلی آتی ہو تو مضائقہ نہیں اور قرض دار کی دیوار کی سایے میں بیٹھنا بھی مکروہ ہے اور راہ کے خوف سے روپوں کی ہنڈوی کرنی مکروہ ہے جس صورت میں ہنڈاؤن نہ دینا ہو اور اگر ہنڈاؤن دیا جائے تو اس صورت میں حرام ہے اور بیایج۔

مسئلہ۔ جس طرح بیع فاسد اور بیایج سے پرہیز کرنا واجب ہے اسی طرح حجامۃ فاسدہ بھی پرہیز کرنا واجب ہے پس جس چیز پر اجارہ کیا جاتا ہے اگر وہ چیز مجہول ہے اس کی جہالت نزاع ڈالتی ہے اور اجارے کو فاسد کرتی ہے۔ مثلاً اگر کسی نے اجارہ کیا اس طور پر کہ آج کے دن گیہوں کے دس سیر آٹے کی روٹی ایک درہم سے پکادوں گا یہ اجارہ فاسد ہوگا۔

ف۔ سبب فساد کا یہ ہے کہ روٹیوں کی پکوائی کے عوض ایک دم مقرر ہوا لیکن وہ روٹیوں کتنی ہیں یہ معلوم نہیں پس اگر اسے پکادی تو البتہ پکولنے والا بے عذر ایک درہم حوالے کرے گا اور اگر مثلاً چوتھائی باقی رہی تو چوتھائی درہم کم دیگا یا کچھ بھی نہ دیگا جب تک کام اس کا پورا نہ کرے گا اور یہ طلب کرے گا پورا درہم اس لئے کہ اس نے دن بھر مزدوری کی پس یہ جہالت معقود علیہ کی ڈالے گی

دونوں میں نزاع اور فاسد کرے گی ان کا اجارہ اور شرط سے بھی اجارہ فاسد ہوتا ہے جس طرح اس سے بیج فاسد ہوتی ہے۔

**مسئلہ۔** اجرت لینے والے کے ہاتھ سے جو چیز تیار کی جاوے اس میں سے بعض کی اجرت مقرر کرنے سے اجارہ فاسد ہوتا ہے مثلاً کسی نے ایک من گہیوں پیسنے والے کو دیا اس شرط پر کہ اس آٹے میں سے جو تھائی اس کی پسوائی میں دیوے اور تیس سیر آٹا لیوے یا کتا ہوا سوت جولا ہے گھو دیا اس شرط پر کہ تھائی کپڑا اس کی بنوائی میں دیوے یا ایک من گہیوں گدھے پر لدو یا دم پلی بجانے کو اس شرط پر کہ اس میں سے جو تھائی غلہ دہلی میں لدوائی کا دیوے اس طرح کا اجارہ فاسد ہے پس اس میں مزدوری جس طور پر نہری تھی وہ نہ ملے گی بلکہ مزدوری موافق دستور کے واجب ہوگی لیکن جو مقرر کیا ہے اس سے زیادہ نہ دیا جاسکے۔

**مسئلہ۔** بیچنے والے کو حرام ہے کم کرنا بیع کا وزن میں اور لینے والے کو حرام ہے کم کرنا قیمت کا وزن میں حق تعالیٰ نے کم کرنے والوں کے حق میں ذیل **لَا تَغْفِرُونَ** فرمایا اور بیع کی قیمت ادا کرنے میں اور جو قرض جلد دینے کا ہے اس کے ادا کرنے میں اور مزدوروں کی مزدوری ادا کرنے میں بے عذر تاخیر کرنی حرام ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مالدار ہو کر حق ادا کرنے میں دیر کرنی ظلم ہے اور مزدور کو مزدوری دیوے اس کے پسینہ خشک ہونے کے قبل اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب قرض ادا کرتے تھے جس قدر آپ کے ذمے واجب ہوتا تھا اس سے زیادہ دیتے تھے مثلاً آدھے وسق کی جگہ میں ایک وسق اور ایک کی جگہ میں دو وسق دیتے تھے اور فرماتے تھے کہ اس قدر تیرا حق ہے اور اس قدر زیادتی میری طرف سے ہے پس جان تو کہ بدون شرط کرنے کے اس طرح کا زیادہ دینا جائز ہے یہ سود نہیں بلکہ مستحب ہے اور عہد شکنی اور فریب اور جھوٹے تینوں حلال کسب کو حرام کر دیتے ہیں اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بازار میں ایک ڈھیر گہیوں کا دیکھا جب ہاتھ مبارک اس کے اندر کیا تو ڈھیر کے بیچ میں گہیوں گیلے پائے پس فرمایا کہ یہ کیا ہے بارئ نے کہا کہ پانی میخ کا اس میں پہنچا تھا آپ نے فرمایا گیلے گہیوں کو ڈھیر کے اوپر کیوں نہیں کیا تو نے جو کوئی فریب دیوے مسلمان کو وہ ہمارے میں سے نہیں۔

**مسئلہ۔** جو انگریز کرنی یعنی اپنے حق سے درگزر کرنا بیچنے اور خریدنے اور قرض ادا کرنے اور قرض طلب کرنے میں مستحب ہے اور اگر لینے والا لیکر پشیمان ہووے اور بیچنے والا اس کی خاطر سے بیع فسخ کرے تو حق تعالیٰ بیچنے والے کے گناہوں کو بخش دیتا ہے۔

مسئلہ۔ بیع مباح اور بیع قولیہ میں بدون فرق کے پہلی قیمت کہہ دینی واجب ہے بیع مباح وہ ہے کہ پہلی خرید سے مثلاً چلو آنے اضافے کے ساتھ بیچے اور قولیہ وہ ہے کہ سابق قیمت کے ساتھ بیچے اور اگر بیع پر قیمت کے سوا مائدہ مزدوری و لہد وائی اور ڈھلوانی کے خرچ ہوا ہو اس کو بھی قیمت کے ساتھ ملا دے اور کہے اس قدر روپے میرے اس اسباب میں خرچ ہوئے اور یوں نہ کہے کہ اتنے روپے سے میں نے خرید کیا تاکہ جھوٹ نہ ہو جاوے۔

مسئلہ۔ اگر ایک شخص نے مثلاً ایک کپڑا دس درم سے بیچا اور مول لینے والے نے اب تک روپے اس کو نہیں دے پھر اس بائع نے اسی کپڑے کو مشتری سے پانچ درم سے مول لیا یا اس کپڑے کو ایک اور کپڑے کے ساتھ دس درم سے خرید کیا یہ بیع صحیح نہ ہوگی کس واسطے کہ یہ حکم میں ربلو کے ہے۔

مسئلہ۔ منقول کا بیچنا قبل قبض کرنے کے درست نہیں۔

ف۔ مثلاً دس من گیہوں خرید کئے اعراب تک ان پر قبضہ نہیں کیا پھر ان کو کسی اور کے ہاتھ بیچ ڈالنا درست نہیں۔

مسئلہ۔ اگر مال کی خرید کیا کیل سے تول لینے کی شرط پر پھر مشتری نے بائع سے موافق شرط کے کیل سے تول لیا بعد اس کے دوسرے کے ہاتھ بیچا کیل سے دینے کی شرط پر نہیں پچھلے خریدار کو اس مول لئے ہوئے غلے میں سے کھانا یا کسی اور کے ہاتھ بیچنا درست نہ ہوگا جب تک دوبارہ کیل نہ کرے گا پہلے خریدار کا کیل کرنا کفایت نہ کرے گا کیونکہ شاید دوبارہ کیل کرنے میں کچھ زیادہ نکل آوے پس وہ مال بائع کا ہے نہ اس کا۔

مسئلہ۔ بخشش حرام ہے اور بخش دہ ہے کہ کوئی شخص لاڈھیا پن سے یعنی خریدنا منظور نہ ہو اپنے تئیں خریدار ظاہر کر کے بیع کی قیمت بڑھاوے تاکہ دوسرا خریدار فریب کھاوے۔

مسئلہ۔ اگر ایک مسلمان کوئی چیز خریدتا ہے اور نرخ اس کا معین کر رہا ہے یا کسی عورت کو نکاح کا پیغام دیا پس اس چیز لینے پر یا اس عورت کے نکاح پر دوسرے کو مکروہ ہے پیغام دینا جب تک پہلے والے کا معاملہ درست ہووے یا موقوف ہے۔

مسئلہ۔ شہرے نکل کے اگر کوئی شخص غلے کے سودا گروں سے ملاقات کرے اور تمام غلہ

ان کا مول لیوے اس کو تعلق جلب کہتے ہیں پس اس طور پر خریدنے میں اگر شہر والوں کو ضرر ہووے تو منع ہے اور اگر ان کو ضرر نہیں تو درست ہے مگر جس صورت میں شہر کا نرخ سودا گروں سے چھاپے گا تو فریب ہوگا اور مکروہ ہے۔

مسئلہ۔ شہر کے لوگ سودا گروں سے غلہ وغیرہ لیکر اگر شہر میں قیمت گرا کر کے بیچیں تو مکروہ ہے جس حال میں شہر کے اندر قحط اور تنگی ہووے۔

مسئلہ۔ جمعہ کی اول اذان کے وقت سے خرید و فروخت کرنا مکروہ ہے۔

مسئلہ۔ اگر دو بروے چھوٹے ہوں اور آپس میں محرمیت کی قرابت رکھتے ہوں تو ان کو الگ الگ بیچنا مکروہ اور منع ہے اور ایک ان دونوں میں سے چھوٹا ہو اور دوسرا بڑا اس صورت میں بھی منع ہے بلکہ نزدیک بعض کے یہ بیع جائز نہیں۔

مسئلہ۔ مردار کی چربی نہ بیچی درست نہیں اور نجس روغن کا بیچنا درست ہے نزدیک امام اعظم کے اور نزدیک ادما مول کے درست نہیں اور آدمی کا گوہ اگر مٹی وغیرہ کے ساتھ ملا ہوا نہ ہووے تو بیچنا اس کا مکروہ ہے نزدیک امام اعظم کے اور اگر ملا ہوا ہے تو جائز ہے اور گوہر کا بیچنا بھی درست ہے امام اعظم کے نزدیک اور اکثر اماموں کے نزدیک ان چیزوں میں سے کسی چیز کی بیع درست نہیں اور جس چیز کا بیچنا درست نہیں اس سے فائدہ اٹھانا بھی درست نہیں۔

مسئلہ۔ احتکار یعنی بند کر رکھنا اور نہ بیچنا قوت آدمی اور جانوروں کا مکروہ ہے۔ جس صورت میں شہر کے لوگوں کو اس سے ضرر پہنچے اور نزدیک امام ابی یوسف کے جس جنس کو بند رکھنے سے عوام کو ضرر ہووے اس کا بند رکھنا مکروہ ہے حاکم کو چاہیے کہ بند کھنے والے کو حکم کرے کہ اپنی حاجت سے زیادہ کو بیچے پس اگر وہ نہ بیچے تو حاکم بیچے۔

مسئلہ۔ اگر اپنی کھیتی کا غلہ بند رکھا یا دوسرے شہر سے مول لاکر بند رکھا تو یہ احتکار میں شامل نہیں۔

مسئلہ۔ بادشاہ اور حاکم کو مکروہ ہے نرخ مقرر کرنا مگر جس وقت غلہ بیچنے والے نئے غلے کی گرانی کرنے میں زیادتی کریں تو اس صورت میں عقلمندوں کے مشوروں کے ساتھ نرخ کی تعیین کریں۔

## فصل پانچویں متفرقات مسئلوں کا بیان

تیر اندازی میں یا گھوڑے یا ادنٹ گمہ یا خیر و ڈرانے میں ایک دوسرے سے مسابقت کرنا

درست ہے اور اگر آگے نکل جانے والے کے لئے صرف ایک کی طرف سے کچھ مقرر کیا جاوے یہ بھی درست ہے اور اگر دونوں طرف سے ایک دوسرے پر مقرر کریں تو حرام ہے مگر جس صورت میں ایک شخص تیسرا درمیان ہوا اور کہا جاوے کہ اگر ایک آدمی دو پر سبقت کرے گا تو اس کو اس قدر طے گاں اگر دو شخص آگے نکل جاویں تو کچھ نہ ملے گا اس صورت میں تیسرے سے کچھ نہ لیا جائے گا اور ان دونوں میں سے جو شخص آگے نکل جاوے وہ دوسرے سے لیوے اور یہی حکم ہے اس صورت میں کہ دو طالب علم ایک مسئلہ میں اختلاف کریں اور چاہتے ہیں کہ استاد کے رد و رد بیان کریں پس جس کا حکم استاد کے موافق ہو اس کے لئے کچھ مقرر کریں۔

مسئلہ - دیمہ نکاح کا سنت ہے اور جو شخص اس میں بلایا جائے چاہئے کہ قبول کرے اور بغیر غند کے قبول نہ کیا تو گنہگار ہوگا۔

ف - دیمہ نام ہے اس کھالے کا کہ بعد نکاح کے جو یاروں کی ضیافت شکر یہ کیا کرتے ہیں۔  
مسئلہ - دعوت کے کھالے میں سے اپنے گھر میں کچھ نہ لاوے اور سائل کو کچھ نہ دیوے مگر مالک کی اجازت سے اور اگر جانے کہ اس جگہ ہو یا راگ ہے تو حاضر نہ ہووے اور دعوت قبول نہ کرے اور اگر بعد حاضر ہونے کے ظاہر ہو پس اگر منع کی طاقت رکھتا ہے تو منع کرے اور اگر طاقت نہ رکھے تو اس صورت میں اگر لوگوں کا پیشوا ہے یا کھلنے کی مجلس میں ہو ہے تو بھی نہ بیٹھے اور اگر کسی کا نہ پیشوا ہے نہ ہو کھلنے کی مجلس میں ہے تو بیٹھ جاوے امام اعظم رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ایسی جگہ گرفتار ہوا تھا میں قبل پیشوا ہونے کے پس مبر کیا میں نے۔

مسئلہ - راگ حرام ہے کس واسطے کہ وہ روکتا ہے خدا کی یاد سے اور خواہش دلاتا ہے شہوت کو گناہوں کی طرف اور جس آدمی کو راگ سے خواہش گناہ کی طرف نہ ہو مثلاً ایک درویش صاحب نفس مطمئن کا ہے خدا کی محبت اور عشق کے سوا اور کچھ میل اور رغبت اس کے سر میں نہ ہو پھر یہ درویش جو مرد قابل شہوت کے نہیں ہے اس کی زبان سے کوئی کلام آواز موزوں کے ساتھ سنے اور وہ کلام اس کو یاد الہی سے مانع نہ ہو بلکہ خواہش دلاوے خدا کی محبت کی پس اس کے حق میں انکار کرنا نہ چاہئے خواجہ عالیشان بہار الدین نقشبندی قدس سرہ کہ کمال تابع داری سنت کی رکھتے تھے انھوں نے فرمایا کہ نہ میں یہ کام کرتا ہوں کس واسطے کہ یہ سنت نہیں ہے اور نہ انکار کرتا ہوں اور ملا ہی اور مرزا میرا اور طنپور اور ڈھول اور نقارہ اور دف اور غیر ان کے سب حرام ہیں بالاتفاق مگر طبل یعنی نقارہ غازیوں کا یا دف بجانا نکاح کی خبر کے لئے جاتے ہیں۔



مسئلہ۔ شعر کلام موزوں ہے پس جس شعر کے مضامین تہلک جہاد و رسول کی نعت اور مسائل دینیہ پر اور جو نیک باتیں ہیں ان پر شامل ہوں پس ویسے شعر کہتے درست ہیں اور جس شعر کے مضامین بُرے ہوں اس کا کہنا اور پڑھنا دونوں برا ہے لیکن جو شعر نیک ہے اس میں بھی اکثر اذقات ضائع کرنا مکروہ ہے۔

مسئلہ۔ دینا اور سمعہ دونوں عبادت کے ثواب کو باطل کرتے ہیں یعنی جو شخص عبادت کرتا ہے لوگوں کو دکھانے یا سنانے کے لئے خدا کے نزدیک ثواب اس کا نہ ہوگا۔

مسئلہ۔ غیبت یعنی پیچھے پیچھے کسی کی برائی کہتی گو وہ برائی اس میں حرام ہے خواہ اس کے دین کی برائی کہے خواہ اس کی صورت کی خواہ اس کے حسب و نسب کی یا ان کے سوا اور جس بات میں اس کو بُرا معلوم ہو اس کی برائی کہتی مگر ظالم کی غیبت کہنی حرام نہیں ہے اور غیبت جب ہوگی کہ ایک شخص کو معین کر کے بد کہے اور اگر ایک شہر کے سارے لوگوں کی غیبت کرے گا تو غیبت نہ ہوگی۔

مسئلہ۔ چٹلی کھانی یعنی ایک کی بات دوسرے کو پہنچانی کہ جس میں ان کے درمیان سبب ناخوشی کا ہووے یہ بھی حرام ہے۔

مسئلہ۔ محالی دینا دوسرے کو زبان سے یا سر یا آنکھ یا ہاتھ وغیرہ کے اشارے سے یا ہنسنا دوسرے پر اس طور سے کہ جس میں اس کی بے عزتی ہو حرام ہے۔ میغیر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کے مال اور آبرو کی حرمت اس کے خون کی حرمت کے مانند ہے اور کعبہ شریف کو فرمایا حق تعالیٰ نے تجھ کو بہت حرمت دی ہے۔ لیکن مسلمان کے خون اور مال اور آبرو کی حرمت تجھ سے زیادہ ہے۔

مسئلہ۔ جھوٹ بولنا حرام ہے مگر دُعاؤمی کے درمیان صلح کروانی یا اپنی بی بی کو راضی کرنے یا ظلم دفع کرنے کے واسطے ایسے مقاموں میں جھوٹ بولنا بہتر ہے اگر حاجت ہو اور بدرون حاجت کے مکروہ ہے۔

مسئلہ۔ سب جھوٹ سے برا زیادہ جھوٹی گواہی دینی اور جھوٹی قسم کھانی ہے کہ جس میں مسلمان کا مال ناحق ہلاک کرے حق تعالیٰ نے جھوٹ کو شرک کے برابر شمار کیا اور فرمایا کہ پرہیز کرو تم بت پرستی اور جھوٹ بات سے جس حال میں سیدھی راہ چلنے والے مسلمان ہو تم نہ شرک کرنے والے۔

مسئلہ۔ رشوت دینے والا اور رشوت کھانے والا دونوں دوزخ میں ہوں گے۔ ظالم کے ظلم دفع کرنے کے واسطے رشوت دینی جائز ہے۔

مسئلہ۔ جو لوگ قرآن کے خلاف حکم کرتے ہیں خدا تعالیٰ نے ان کو کافر کہا اور تلاش کرنا حلال۔ مانوں کا ان کی برائی بیان کرنے کے لئے حرام ہے۔

مسئلہ۔ آپس میں جب جھگڑا فساد ہو دے تو واجب ہے کہ شرع کی طرف رجوع کریں اور شرع جس طو پر حکم کرے اگرچہ طبیعت کے خلاف ہو تو بھی واجب ہے کہ اس حکم کو خوشی سے قبول کریں کیونکہ شرع کے حکم کو برا جاننا کفر ہے اور اس میں انکار شرع لازم آتا ہے۔

مسئلہ۔ غرور اور فخر کرنا اور اپنے نفس کو اوروں سے بہتر گننا اور غیر کو حقیر جاننا حرام ہے حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ اپنی جانوں کو پاکی کے ساتھ نہست مت کرو بلکہ خدا جس کو چاہتا ہے اس کو پاک کرتا ہے اور اعتبار خاتمے کا ہے اور خاتمہ معلوم نہیں کہ کیا ہو گا حدیث میں آتا ہے حق تعالیٰ نے بعض لوگوں کو بہشتی لکھا ہے اور وہ تمام عمر کام دوزخ کا کرتے ہیں اور آخر میں تائب ہوتے ہیں اور کام بہشت کا کرتے ہیں اور بہشتی ہوتے ہیں اور بعض لوگوں کو دوزخی لکھا ہے وہ ساری عمر کام بہشت کا کرتے ہیں آخر میں ازلی نکاحا غالب آتا ہے اور عمل دوزخ کا کرتے ہیں دوزخی ہوتے ہیں سچ سعدی شیرازی علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے۔

بیت

مرا پیر دانا کے مرشد شہابؑ دو اندرز فرمود بر روتے آب  
یکے آنگہ بر خویش خود ہیں مباش دو آنگہ بر تعمیر بد ہیں مباش  
مسئلہ۔ ایک دوسرے پر نسب کا فخر کرنا اور مال اور مرتبہ کی زیادتی پر بڑائی کرنی حرام ہے کیونکہ عزت والا خدا کے نزدیک وہ شخص ہے جو بڑا متقی ہے۔

مسئلہ۔ شطرنج یا تختہ زو یا جو پڑیا گنجھ وغیرہ کے ساتھ کھیلنا حرام ہے اور اگر اس میں ہارجیت ہر مال لینے دینے کی شرط ہو تو وہ حرام قطعاً اور گناہ کبیرہ ہے اور اس کی حرمت کا انکار کرنے والا کافر ہے اور کبوتر بازی کرنا اور مرغ وغیرہ لڑانا بھی حرام ہے۔

مسئلہ۔ خوجوں سے خدمت یعنی مکروہ ہے۔

مسئلہ۔ بالوں سے پیوند لگا کر لتبا کرنا حرام ہے خصوصاً جوڑ لگانا آدمی کے بالوں سے بڑا

گناہ ہے۔

مسئلہ۔ اذان کہنے پر ادا امامت اور تعلیم قرآن اور فقہ اور ان کے سوا اور عبادت پر مزدوری یعنی جائز نہیں نزدیک امام اعظمؒ کے اور نزدیک دوسرے اماموں کے جائز ہے اور اس زمانہ میں فتویٰ اس

بات پر ہے کہ تعلیم قرآن وغیرہ پر اجرت لینی درست ہے۔

مسئلہ۔ لومہ کرنے اور گلانے پر اور ان کے سوا گناہ کے اور کاموں پر اجرت لینی اور زرجانور کو مادہ کے ساتھ جفت کرولنے کی اجرت لینی حرام ہے۔

مسئلہ۔ قاضیوں اور مفتیوں اور عالموں اور غازیوں کو بیت المال سے روزینہ دینا چاہیے موافق حاجت کے بدون شرط کے۔

مسئلہ۔ آزاد عورت کو بغیر محرم یا بغیر شوہر کے سفر کرنا درست نہیں اور باندی اور ام ولد کو درست ہے اور غلوت میں غیر عورت کے ساتھ بیٹھنا خواہ وہ عورت آزاد ہو خواہ لونڈی خواہ ام ولد حرام ہے۔

مسئلہ۔ غلام اور لونڈی کو عذاب کرنا یا طوق ان کے گردن میں ڈالنا حرام ہے بغیر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات کے وقت اخیر کلام میں نماز کے لئے اور غلام اور لونڈی کے ساتھ نیکی کرنے کے لئے وصیت فرمائی پس چاہیے کہ اپنے غلام و لونڈی کو جو آپ کھائے سو کھلا دے اور جو آپ پہنے سو پہنا دے اور اس کی طاقت سے زیادہ کام میں حکم نہ کرے اور اگر کسی سخت کام میں حکم کرے تو چاہیے آپ بھی اس میں شریک ہو دے۔

مسئلہ۔ جس غلام کے بھاگنے کا اندیشہ ہو دے اس کے پاتوں میں بٹری ڈالنی جائز ہے۔

مسئلہ۔ غلام کو مولائی خدمت سے بھاگنا حرام ہے۔

مسئلہ۔ داڑھی کتر واکر ایک مشیت سے کم کرنی حرام ہے اور داڑھی وغیرہ سے سفید بالوں کو اکھاڑنا مکروہ ہے اور داڑھی چھوڑنی اور مونچہ اور ناخن کتر دانا اور بغل اور زیر ناف کے بال منڈوانا سنت ہے۔

مسئلہ۔ مرد اور عورت کو ایک حمام میں داخل ہونا درست ہے اگر پردہ ہو اور ازار پہننے ہوں۔

مسئلہ۔ نیک کام میں حکم کرنا اور برے کاموں کو منع کرنا واجب ہے پس اگر مقدور رکھتا تو بھلا تھے سے منع کیے اور اگر ہاتھ سے نہ ہو سکے تو زبان سے اور اگر زبان سے نہ ہو سکے یا زبان سے ہو سکا ہے لیکن اثر نہیں کرتا ہے تو دل سے برانا اور صحبت ان کی ترک کرے اور اگر اس قدر بھی نہ کیا تو ان کے دباں میں شریک ہو گا دنیا اور آخرت میں۔

مسئلہ۔ دوست رکھنا خدا کے تابعداروں کو خط کے واسطے اور بغض رکھنا خدا کے دشمنوں کو خدا کے واسطے فرض ہے۔

مسئلہ۔ جس پر کسی نے احسان کیا پس احسان کرنے والے کا احسان ماننا اور اس کے احسان کا بدلہ دینا مستحب ہے یا واجب اور احسان کا انکار کرنا اور ناشکری کرنی بڑا گناہ ہے۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے بندے کا شکر نہ کیا اس نے خدا کا شکر نہ کیا۔

مسئلہ۔ علماء اور علماء کی مجلس میں بیٹھنا بہتر ہے اگر میسر ہو اور اگر نہ ہو تو گوشتا اختیار کرنا بہتر ہے۔  
مسئلہ۔ پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود بھیجنا بڑی کثرت سے مستحب ہے اور خدا کا ذکر اور پیغمبر کے درود سے مجلس خالی رہنی مکروہ ہے۔

مسئلہ۔ مردوں کو صورت بنانی عورتوں کی اور عورتوں کو صورت بنانی مردوں کی اور خواہ مرد ہوں خواہ عورت ان کو صورت بنانی کافروں اور فاسقوں کی حرام ہے۔

مسئلہ۔ ماکول اللحم جانور کو بغیر غرض کھانے کے قتل کرنا حرام ہے اور مودّی جانوروں کو قتل کرنا درست ہے۔

مسئلہ۔ مسلمان کا حق مسلمان پر چھ چیزیں ہیں بیمار کی عیادت کرنا جنازے میں حاضر ہونا دعوت قبول کرنا سلام علیک کرنا پھینکنے والے کو یرحمک اللہ کہنا لیکن جب وہ کہے احمد نثار اور رو برو اور پیٹھے پیچھے دونوں حال میں خیر خواہی کرنا۔

مسئلہ۔ چاہے پیارا رکھے مسلمانوں کے واسطے جس چیز کو پیارا رکھتا ہے اپنے نفس کے واسطے اور ناپسند کھے ان کے حق میں جس چیز کو ناپسند رکھتا ہے اپنے حق میں۔

مسئلہ۔ سلام کا جواب دینا واجب ہے۔

مسئلہ۔ جان تو کہ کبائرتین طور پر ہیں ایک تو کفر کرنا کہ وہ منہب کبیروں سے بڑا ہے اور اس کے قریب گناہ میں عقائد باطلہ جیسے کہ عقائد روافض وغیرہم کے دو سرا حقوق بندوں کا ہلاک کرنا یعنی ظلم کرنا مسلمانوں کے مال پر اور خون کرنا اور ان کو حق تعالیٰ اپنے حقوق بخشے گا اور حقوق بندوں کے نہ بخشے گا اور امام بغوی نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ قیامت کے دن عرش کی جانب سے پکانے والا پکارے گا کہ اے امت محمدی حق تعالیٰ نے تم سارے مومن مردوں اور مومن عورتوں کو بخش دیا تم بھی سب آپس میں حقوق ایک دوسرے کے بخشو اور بہشت میں داخل ہو جائے اللہ نے فرمایا۔ بیعت

مباشر درپے آزار ہرچہ خواہی کن  
کہ در شریعت ما غیر ازیں گناہے نیست

یعنی کوئی گناہ بزرگ اس گناہ کے نہیں تیسرا قصور کرنا خالص خدا کے حقوق میں یعنی اس کی بندگی بجا نہ لانی پس جتنے کبائر حدیثوں میں آئے ہیں ان کو ایک ایک کر کے میں شمار کرتا ہوں شرک کرنا ماں باپ کی نافرمانی کرنا کسی کو ناحق مار ڈالنا بھوٹی قسم کھانا بھوٹی گواہی دینا اور خداوند والی عورت کو زنا کی تہمت کرنا اور یتیم کا مال کھانا اور سود کھانا اور دو چند کافروں کی لڑائی سے بھاگنا اور جادو کرنا اور اولاد کو قتل کرنا جس طرح کفار لڑکیوں کو قتل کرتے تھے اور زنا کرنا خصوصاً ہمسائے کی عورت سے حدیث میں آیا ہے کہ دس عورت کے ساتھ زنا کرنا کتر ہے یعنی گناہ اس کا بہت کم ہے بہ نسبت اس کے کہ زنا کرے ہمسائے کی عورت کے ساتھ چوری کرنا اور راہ لوٹنا کہ یہ لڑائی کرنی ہے خدا اور رسول کے ساتھ اور امام عادل سے بغاوت کرنا اور حدیث میں آیا ہے کہ گناہ کبیرہ وہ ہے کہ کوئی شخص اپنے ماں باپ کو گالی دیوے عرض کیا صحابہ نے کہ ماں باپ کو کوئی کیونکر گالی دیگا فرمایا کہ جب کوئی دوسرے کے ماں باپ کو گالی دے گا تو وہ اس کے ماں باپ کو گالی دیگا۔

مسئلہ۔ فاسق کی تعریف کرنی حرام ہے حدیث میں آیا ہے کہ حق تعالیٰ اس پر غضبناک ہوتا ہے اور عرش اس کے سبب سے کانپتا ہے۔

مسئلہ۔ اگر کسی نے کسی پر لعنت کی پس جس پر لعنت کی اگر وہ لائق لعنت کے نہیں ہے تو وہ لعنت اس لعنت کرنے والے پر پھرتی ہے۔

ف۔ حدیث میں آیا ہے کہ منافق کی علامتیں چار ہیں جھوٹ بولنا اور وعدہ خلاف کرنا اور امانت میں خیانت کرنا اور قول دیکر پھر دغا کرنا اور جھگڑے کے وقت گالی دینا۔

مسئلہ۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شریک مت کر خدا کے ساتھ اگرچہ قتل کیا جائے تو اور جلایا جاوے تو اور نافرمانی مت کر ماں باپ کی اگرچہ حکم کریں تجھ کو کہ چھوڑ دے اپنی جور وادرمال اور اولاد کو۔

مسئلہ۔ خداوند کا حق عورت پر اس قدر ہے کہ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اگر خدا کے سوا اور کے واسطے سجدہ کرنا جائز ہوتا تو عورت کو میں حکم کرتا کہ شوہر کو سجدہ کرے اگر شوہر عورت کو حکم کرے کہ زرد پہاڑ کے پتھر اٹھا کر سیاہ پہاڑ میں پہنچا اور سیاہ پہاڑ کے پتھر سفید پہاڑ میں پہنچا پس عورت کو چاہیے کہ اسی طرح کرے۔

مسئلہ۔ حدیث میں آیا ہے کہ تم میں سب سے وہ آدمی بہتر ہے کہ اپنی بی بی کے ساتھ خوب بیوے اور میں اپنی بیبیوں کے حق میں خوب ہوں اور عورت بائیں پسلی سے پیدا کی گئی ہے راست

ہونا ممکن نہیں پس ان کی بھی پر صبر کرنا چاہیئے اور نیکی چاہیئے کرنی اور عورت کو دشمن نہ بنا رکھے اگر راضی نہ ہو تو طلاق دیوے۔

مسلم۔ گناہ صغیرہ کو سہل جان کر ہمیشہ کرنے سے گناہ کبیرہ ہوتا ہے اور جو صغیرہ گناہ ہے اس کو بھی حلال جاننا قطعاً کفر ہے۔ بخاریؒ نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ فرمایا انسؓ نے کہ بہت کاموں کو تم سب کرتے ہو اور ان کو بال سے باریک اور سہل زیادہ جانتے ہو اور ہم ان سب کاموں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت میں ہلاک کرنے والی چیزوں میں سے جانتے تھے۔  
 ف۔ شرع میں ایسی باتیں بہت ہیں بڑی بڑی کتابیں ان باتوں سے پر ہیں کفایت کی قدر ان باتوں میں کبھی گتیں زیادہ اس سے اگر حاجت پڑے تو عالموں کی طرف رجوع کرنا ہو سکتا ہے۔

# کتاب الاحسان والتقرب

جان تو نیک بخت کرے تجھ کو اللہ تعالیٰ یہ سارے مسائل جو مذکور ہوئے ایمان اور اسلام اور شریعت کی صورت میں ہیں یعنی شرع کے ظاہری احکام ہیں اور شریعت کی حقیقت معزز درویشوں کی خدمتوں میں تلاش کرنا چاہیئے اور یوں نہ کہنا چاہیئے کہ حقیقت شریعت کے خلاف ہے یہ بات جاہلوں کی ہے اور اس طور پر کہنا گھر ہے بلکہ یہی شریعت ہے اولیاء اللہ کی خدمتوں میں اور رنگ پیدا کرتی ہے یعنی دل جب علاقہ جسمی اور علاقہ محبت اور اللہ کے سوا چھنے علاقہ میں سب پاک ہو جاتا ہے اور نفس کی برائیاں دور ہو کر نفس مطمئنہ ہو جاتا ہے اور خدا کی بندگی میں خلوص پیدا ہو جاتا ہے پس یہی شریعت اس کے حق میں باغز ہو جاتی ہے اور اس کی نماز خدا کے نزدیک اور علاقہ ہم پہنچاتی ہے یعنی دو رکعت اس کی اوروں کی لاکھ رکعت سے بہتر ہوتی ہے اور یہی حال اس کے صوم و رمی وغیرہ کا بھی ہوتا ہے۔ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اگر تم سب اُحد کے پہاڑ کے مانند سونا خدا کی راہ میں خرچ کرو گے ایک سیر! تو دوسرے جو کے برابر نہ ہوگا جو صحابہؓ نے خدا کی راہ میں دئے ہیں یہ مرتبہ ان کے قوت ایمان اور اخلاص کے سبب سے تھے اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے باطنی نور کو درویشوں کے سینے سے چاہیئے ڈھونڈنا اور اس نور سے اپنے سینے کو چاہیئے روشن کرنا تاکہ ہر نیک و بد صبح فراست سے دریافت ہو جائے قرآن شریف میں ولی متقی کو فرمایا اور حدیث میں فرمایا کہ علامت اولیاء اللہ کی وہ ہے کہ ان کی صحبت سے خدا یاد آوے یعنی ان کی صحبت سے محبت و نیا کی کم ہو جاوے اور محبت خدا کی زیادہ ہووے لیکن جو آدمی متقی نہیں ہوتا وہ ولی نہیں ہوتا ہے مولانا روم علیہ الرحمۃ نے فرمایا۔

لے بسا البیس آدم روئے ہست پس بہر دستے نباید داد دست  
حضرت عزیزان علی و ائمتنی قدس سرہ فرماتے ہیں ریا عی  
باہر کہ نشستی نہ شد جمع دست دز تو نہ رمید صحبت آب و گلست  
ز بہار ز صحبتش گریزاں می باش در نہ نمکند روع عزیزان بحالت  
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ مَسْلَمٌ عَلٰی عِبَادِہِ وَالَّذِیْنَ اَعْطٰہُ

# ترجمہ باب کلمات الکفر

## فتاویٰ برہانی سے

کلمات کفر اور بدعت کے بیان میں مستورا القضاۃ میں خلاصے سے نقل کیا کہ ایک مسئلے میں اگر کوئی وجہ کفر کی ہوں اور ایک وجہ کفر کی نہ ہو تو فتویٰ کفر پر نہ چلے دینا شیخین ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو برا کہنے سے کافر ہوتا ہے اور علی کرم اللہ وجہہ کو ان دونوں پر فعیلت دینے سے کافر نہ ہوگا بدعتی کہلا دے گا خدا کے دیدار سے انکار کرنے سے کافر ہوتا ہے اور یوں کہنا کہ خدا کا قسم ہے اے اللہ ہاتھ پاؤں ہیں یہ کفر ہے اگر کفر کا کلمہ اپنے اختیار سے کہے گا اور نہیں جانتا ہے کہ یہ کفر کا کلمہ ہے کافر ہوگا نزدیک اکثر علماء کے اور نہ جاننے کا عذر قبول نہ ہوگا اگر کلمہ کفر کا بدون قصد کے زبان سے نکل آوے تو کافر نہ ہوگا اگر ارادہ کیا کافر ہونے کا ایک مدت دراز کے بعد پس با نفع کافر ہو جائے گا اگر قطعی حرام کو حلال یا قطعی حلال کو حرام کہے گا یا فرض کو فرض نہ جانے گا تو کافر ہوگا اگر گوشت مردار کا بیچتا ہے اور کہے کہ یہ گوشت مردار کا نہیں حلال گوشت ہے تو کافر نہ ہوگا بلکہ کاذب ہوگا اگر ایک مرد لے دوسرے سے کہا کہ تو خدا سے نہیں ڈرتا ہے اگر وہ کہے کہ نہیں تو کافر ہوگا لیکن محمد بن فضل کے نزدیک یہ ہے کہ اگر قطعی گناہ میں اس طور پر انکار کرے گا تو کافر ہوگا نہیں تو نہیں اگر کہے کہ وہ شخص اگر خدا ہوگا تو بھی میں اپنا حق اس سے لوں گا کافر ہوگا اگر کہے کہ خدا تیرے مقابلہ میں کفایت نہیں کرتا ہے میں تیرے ساتھ کیونکر کفایت کر سکوں گا تو کافر ہوگا اگر لیں کہے کہ آسمان پر میرا خدا ہے زمین پر تو ہے کافر ہوگا اور اگر کسی کا لڑکا مر جائے اور وہ کہے کہ خدا اس کا عتاج تھا کافر ہوگا اور اگر دوسرا کوئی کہے کہ خدا نے تجھ پر ظلم کیا پس یہ شخص کافر ہوگا اگر کوئی کسی پر ظلم کرے اور مظلوم کہے کہ اے خدا تو اسے مست قبول کر اگر تو قبول کرے گا تو میں قبول نہ کروں گا کافر ہوگا اگر کوئی کہے کہ میں عذاب اور ثواب سے بیزار ہوں کافر ہوگا اگر کوئی بدون گواہ کے نکل



کرے اور کہے کہ خدا اور رسوں کو گواہ کیا میں نے یا کہے کہ فرشتوں کو گواہ کیا میں نے کافر ہوگا اور مجمع النوازل میں لکھا ہے کہ اگر کہے داہنے یا بائیں فرشتوں کو گواہ کیا میں نے تو کافر ہوگا اگر کسی جانور نے آواز کی پس کہا کہ مریض مرے گا یا کہا کہ غلہ ہنگا ہوگا یا کسی جانور نے آواز کی پس سفر سے پھرا یعنی گھر سے نکلا تھا سفر کے قصد سے جانا موقوف کیا اس شخص کے کفر میں اختلاف ہے اگر کہے کہ خدا جانتا ہے کہ میں ہمیشہ تجھ کو یاد کرتا ہوں اس میں بعض نے کہا کہ کافر ہوگا اگر کہے گا کہ خدا جانتا ہے کہ تیری خوشی اور غمی میں میں ایسا ہوں کہ جس طرح اپنی خوشی اور غمی میں ہوں اس صورت میں بھی بعض نے کہا کہ کافر ہوگا اور بعض نے کہا کہ اگر اس آدمی کی نیکی اور بدی میں اپنی جان اور مال سے اس طرح حاضر ہتا ہے کہ جس طرح اپنی نیکی اور بدی میں مستفرد ہتا ہے تو کافر نہ ہوگا اگر کہے کہ قسم خدا اور تیرے پاؤں کی کافر ہوگا اگر کہے کہ روزی خدا کی طرف سے ہے لیکن بندے سے ڈھونڈ لے لینا ضرور چاہیے تو کافر ہوگا اگر کہے کہ فلاں اگر بنی ہوگا تو اس پر ایمان نہیں لادوں گا یا کہے کہ اگر خدا مجھ کو نماز کا حکم کرے گا تو بھی میں نماز نہ پڑھوں گا کافر ہوگا یا کہے اگر قبلہ اس طرف ہوگا تو نماز نہ پڑھوں گا کافر ہوگا اگر کسی پیغمبر کی اہانت کی تو کافر ہوگا اگر کوئی کہے کہ آدم علیہ السلام میرا بنتے تھے۔ دوسرا کوئی کہے پس ہم سب جو لاسے ہیں کافر ہوگا اگر کوئی کہے کہ آدم علیہ السلام اگر تمہیں نہ کھاتے تو ہم سب بد بخت نہ ہوتے کافر ہوگا اگر کسی نے کہا کہ پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام ایسا کرتے تھے دوسرا کہے کہ یہ بے ادبی ہے کافر ہوگا اگر کسی نے کہا کہ ناخن تراشنا سنت ہے دوسرا کہے اگرچہ سنت ہے مگر میں تراشوں گا کافر ہوگا اور اگر کہے کہ سنت کیا کام آوے گی کافر ہوگا اگر کوئی امر معروف کرتا ہے دوسرا اس کے قول رد کرنے کے واسطے کہے کہ یہ کیا شوق غل حرم نے چھایا کافر ہوگا تو آدمی سراجی میں نکھا ہے کہ قرض مانگنے والا اگر کہے کہ وہ اگر جہاں کا خدا ہے تو بھی اس سے میں اپنا قرض لے لوں گا تو کافر ہوگا اور اگر یوں کہے کہ اگر وہ پیغمبر ہے تو بھی لے لوں گا کافر ہوگا۔ اگر کسی نے کہا کہ حکم خدا کا اس طرح ہے دوسرا کہے کہ میں خدا کے حکم کو کیا جانتا ہوں کافر ہوگا۔ اگر کوئی شخص فتویٰ دیکھ کر کہے کہ یہ کیا کارنامہ فتویٰ کا لایا، اگر شریعت کو سبک جان کر کہا تو کافر ہوگا۔ اگر کسی نے کہا کہ حکم شرع کا ایسا ہے دوسرے نے زندقہ سے ڈکاری اور کہا یہ شریعت تو کافر ہوگا اگر کسی نے کہا کہ فلاں آدمی کے ساتھ صلح کر اس نے کہا بت کو سجدہ کروں گا لیکن اس سے صلح نہ کروں گا کافر نہ ہوگا کیونکہ منقولہ اس کو یہ ہے کہ ایک بت کو سجدہ کرنے سے بھی زیادہ بد ہے اس کے ساتھ صلح کرنی اگر کوئی شخص فاسق متقیوں سے

کہے کہ آؤ مسلمان کی سیر کرو اور اشارہ کرے فساق کی مجلس کی طرف تو کافر ہوگا اگر کسی شراب خور نے کہا کہ خوش رہے وہ آدمی کہ خوش رہتا ہے ہماری خوشی پر ابو بکر طرخاںؓ نے کہا وہ کافر ہو اگر کوئی عورت کہے کہ لعنت ہے دانشمند شوہر پر تو کافر ہوگی اگر کسی نے کہا کہ جب تک حرام مجھکو ملے حلال کے گرد کیوں پھروں کافر ہوگا اگر کوئی بیماری کی حالت میں کہے کہ اگر چاہے تو مجھکو مسلمان مار چاہے تو کافر مار کافر ہوگا فتاویٰ سراجی میں لکھا ہے کہ اگر کسی نے کہا روزی مجھ پر کشادہ کر مجھ پر ظلم مت کر ابو نصر نے توقف کیا اس کے کفر میں ظاہر یہ ہے کہ کافر ہوگا کس واسطے کہ خدا پر ظلم کا اعتقاد کرنا کفر ہے ایک نے اذان کہی اگر دوسرا کہے کہ تو نے جھوٹ کہا کافر ہوگا اگر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عیب کرے گایا موئے مبارک کو حقارت سے مویک کہے گا تو کافر ہوگا اگر کوئی ظالم بادشاہ کو عادل کہے امام ابو منصور ترمذی نے کہا کہ کافر ہوگا اور امام ابو القاسم نے کہا کہ کافر ہوگا اسلئے کہ البتہ کبھی اس نے عدل کیا ہوگا حمادیہ اور سراجی میں لکھا ہے کہ اگر کوئی اعتقاد کرے کہ جو خراج وغیرہ بادشاہ کے خزانے میں ہیں یہ سب بادشاہ کی ملک ہیں تو کافر ہوگا اور سراجی میں لکھا ہے کہ اگر کوئی کہے کہ تو ظلم غیب رکھتا ہے وہ کہے کہ ہاں تو کافر ہوگا اگر کوئی کہے کہ اگر خدا بغیر تیرے مجھکو بہشت میں لے جا دے تو مجھے بہشت منظور نہیں اس کے کفر میں اختلاف ہے صحیح یہ ہے کہ کافر نہ ہوگا اگر کسی نے کہا کہ میں مسلمان ہوں دوسرا کہے کہ تجھ پر اد تیری مسلمان پر لعنت ہے کافر ہوگا اور جامع الفتاویٰ میں لکھا ہے کہ اگر یہ ہے کہ کافر نہ ہوگا سراجی میں لکھا ہے کہ اگر کسی نے کہا کہ اگر فرشتہ احد پیغمبر سب گواہی دیوں کہ تیرے پاس چاندی نہیں ہے تو بھی یقین نہ کروں گا تو کافر ہوگا اگر ایک شخص نے دوسرے سے کہا کہ اے کافر اوروہ کہے کہ اگر میں ایسا نہ ہوتا تو تیرے ساتھ خلا ملتا نہ رکھتا بعض نے کہا کہ کافر ہوگا اور بعض نے کہا نہ ہوگا اگر کہے کہ کافر ہونا بہتر ہے حیرے ساتھ رہنے سے کافر نہ ہوگا کس واسطے کہ مرلو اس کی کیا ہے دور رہنا اس سے اگر کوئی شخص کسی سے کہے کہ نماز پڑھ وہ کہے کہ اتنی مدت تو نے نماز پڑھ کے کیا حاصل کیا یا یوں کہے کہ اتنی مدت نماز پڑھ کے کیا حاصل کیا میں نے کافر ہوگا اگر کوئی کسی سے کہے کہ کیا کافر ہو گیا تو وہ جواب دے کہ اپنے نزدیک ہم کو کافر جان لے کافر ہوگا اگر کہے میرے تئیں اپنی عورت خدا سے زیادہ پیاری ہے کافر ہوگا لازم ہے کہ تو یہ کرے اور پھر اس عورت سے نکاح پڑھ لیوے اگر کوئی کافر کسی مسلمان سے کہے کہ مجھکو مسلمان بتلاتا کہ میرے نزدیک

میں مسلمان ہو جاؤں اگر مسلمان کہے تو وقف کر جب تک فلانا عالم یا فلا نے قاضی کے پاس جا دے تو کہہ وہ تھکے بتلا دیں گے پس اس وقت تو ان کے نزدیک مسلمان ہونا اس کے کفر میں اختلاف ہے صحیح ہے کہ کافر ہوگا اور اگر کوئی واعظ کہے تو وقف کر کہ فلا نے دن میرے وعظ کی مجلس میں تو مسلمان ہونا اس صورت میں فتویٰ یہ ہے کہ کافر ہوگا اگر کہے کہ مجھ کو خدائے تعالیٰ نماز اور روزے کے بار سے جلدی اٹھا دے کافر ہوگا اگر کہے کہ اتنے دن نماز و رخصت پڑھنا کھلاوت بے نمازی کی دیکھے کافر ہوگا اگر کہے کہ کام عقلمندوں کا بھی وہی ہے اور کام کافروں کا بھی وہی ہے یعنی دونوں کا ایک ہے تو کافر ہوگا اور اس کام کا اشارہ کسی عالم معین کی طرف کرے گا تو کافر نہ ہوگا دماغی میں یوں کہنا کہ اے اللہ اپنی رحمت مجھ سے وسیع مت رکھ یہ لفظ الفاظ کفر میں سے ہے اگر کوئی شخص کسی سے کہے کہ تو مرتد ہو جا اس صورت میں تو اپنے شوہر سے جدا ہو جائے گی کہنے والا کافر ہوگا کفر پر راضی ہونا خواہ اپنے لئے خواہ غیر کے لئے کفر ہے صحیح یہ ہے کہ اگر کفر کو برا جانتا ہے لیکن چاہتا ہے کہ دشمن کافر ہو جائے اس چاہنے پر یہ چاہنے والا کافر نہ ہوگا اگر کوئی شخص شراب پینے کی مجلس میں بلند جگہ پر واعظوں کے مانند بیٹھ کے ہنسی کی باتیں کرے اور سارے اہل مجلس ان باتوں سے ہنسیں اور خوش ہو دیں تو وہ سب کافر ہوویں گے اگر کوئی شخص آرزو کرے اور کہے کہ اگر زنا یا ظلم یا قتل ناحق حلال ہوتا تو کیا خوب ہوتا کافر ہوگا اگر کوئی آرزو کرے اور کہے کہ شراب حلال ہوتی یا روزے مہینے رمضان کے فرض نہ ہوتے تو کیا خوب ہوتا کافر نہ ہوگا اگر کوئی کہے کہ خدا جانتا ہے کہ یہ کام میں نے نہیں کیا اور حال یہ ہے کہ اس نے کیا ہے پس اس کے کفر میں دو قول ہیں قول صحیح یہ ہے کہ یہ کافر ہوگا اور امام مہر کسی سے منقول ہے کہ اگر قسم کھانے والا اعتقاد رکھتا ہے کہ اس کلام میں جھوٹ ہونا کفر ہے اس صورت میں وہ کافر ہوگا اور اگر اعتقاد نہیں رکھتا ہے تو نہیں ہوگا حسام الدین کا فتویٰ امام مہر کسی کے قول پر ہے۔

مسئلہ۔ امام محادی نے کہا کہ مومن ایمان سے خارج نہ ہوگا مگر جب انکار کرے گا اس چیز کا کہ جس پر ایمان لانا واجب ہے امام ناصر الدین نے کہا کہ جس چیز کے اختیار کرنے سے یقیناً مرتد ہو جاتا ہے اس چیز کے ظاہر ہونے سے حکم ردّت کا کیا جائے گا اور جس چیز کے اختیار کرنے سے مرتد ہونے میں شک ہو دے اس امر کے ظاہر ہونے سے مرتد کا حکم نہ چاہیے کرنا کیونکہ لفظ یقینی زائل نہیں ہوتا ہے شک کے سبب سے اور حال یہ ہے کہ اسلام غالب رہتا ہے مغلوب نہیں ہوتا ہے مسلمان کو کافر کہنے کا فتویٰ جلدی چاہیے دینا کیونکہ کفار کے جبر سے جس نے کلمہ کفر کہا

علماء نے اس پر بھی حکم کفر کا نہیں فرمایا بلکہ فرماتے ہیں کہ ایمان اس کا قائم ہے تا تا رفا نیہ میں نیا بیج سے نقل کیا ہے کہ ابو حنیفہؒ نے کہا کہ جب تک کفر پر اعتقاد نہ کرے گا کافر نہ ہوگا اور ذخیرے میں لکھا ہے کہ مسلمان کافر نہیں ہوتا مگر جس وقت کفر کا قصد کرے گا کافر ہوگا مفسرات میں نصاب المصائب اور جامع صغیر سے نقل کیا ہے کہ اگر کسی نے کلمہ کفر کا قصد کیا لیکن اعتقاد کفر پر نہیں رکھتا ہے علماء نے کہا کہ کافر نہ ہوگا کیونکہ کفر اعتقاد سے علائقہ رکھتا ہے اور اس کو کفر پر اعتقاد نہیں ہے اور بعض نے کہا کہ کافر ہوگا اس لئے کہ یہ رضائے کفر ہے اگر کوئی جاہل کفر کا کلمہ کہے اور جانتا نہیں کہ یہ کلمہ کفر کا ہے بعض علماء نے کہا کہ کافر نہ ہوگا نہ جاننے کے سبب سے اور بعض نے کہا کہ کافر ہوگا کیونکہ جاہل عذر نہیں۔

مسئلہ۔ منتفی میں ہے جو دو خداوند میں سے ایک کے مرتد ہو جانے کے ساتھ فی الحال نکاح ٹوٹ جاتا ہے قاضی کے حکم پر موقوف نہیں رہتا۔  
مسئلہ۔ اگر کسی نے آتش پرستوں کے مانند ٹوپی پہنی یا ہندوؤں کے مانند لباس پہنا بعض علماء نے کہا کہ کافر ہوگا اور بعض نے کہا کہ نہ ہوگا اور بعض متاخرین نے کہا کہ ضرورت کے سبب پہنے گا تو کافر نہ ہوگا۔

مسئلہ۔ اگر زنا باندھا اس صورت میں قاضی ابو حنیفہؒ کہتے ہیں اگر کفار کے ہاتھ سے خلاصی پانے کے لئے باندھا ہوگا تو کافر نہ ہوگا اور اگر تجارت کے فائدے کے واسطے باندھا تو ہوگا جب مجوس نوروز کے دن یا ہنود دیوالی اور بھولی کے دن خوشی کریں اس وقت اگر کوئی مسلمان کہے کہ ان لوگوں نے کیا اچھی سیرت رکھی ہے کافر ہوگا۔ مجمع النوازل میں لکھا ہے کہ اگر کوئی مرد گناہ کسے خواہ مغیرہ ہوں خواہ کبیرہ پس دوسرا شخص کہے کہ توبہ کرو اور وہ کہے کہ کیا میں نے کیا ہے جو توبہ کروں کافر ہوگا اگر حرام مال سے صدقہ کیا اور ثواب کی امید رکھی تو کافر ہوگا صدقہ لینے والا اگر جانتا ہے کہ صدقہ حرام مال کا ہے باوجود جاننے کے اُردعا کرے اور صدقہ دینے والا آمین کہے تو دونوں کافر ہوں گے کوئی فاسق شراب پی رہا تھا اس حالت میں اس کے اقربا آئے اور دراہم اس پر تصدق کئے یا سب نے اس کو مبارکباد دی ان دونوں صورت میں وہ سب کافر ہوئے اپنی عورت سے نواہت حلال سمجھے سے کافر نہ ہوگا اجنبی عورت کے ساتھ حلال جاننے سے کافر ہوگا بعض کی حالت میں مٹی حلال جانتا کفر ہے اور استبرا کے حال میں حلال جانتا بدعت ہے خسروانی میں لکھا ہے کہ ایک مرد اگر بلند جگہ پر بیٹھ جاوے اور لوگ ٹھٹھے کی راہ سے اس سے مسائل پوچھیں اور وہ

تھتھے کے جواب دیوے تو کافر ہو جاوے گا دینی علوم کے ساتھ ہنسی کرنا کفر ہے۔ ہنسی کرنے والا چاہے بلندی پر بیٹھے چاہے بستی میں اگر کہے کہ مجھ کو علم کی مجلس سے کیا کام یا کہے کہ جن باتوں کو علماء کہتے ہیں ان کو کون کر سکتا ہے یا کہے کہ میں عالموں کے کہنے کا منکر ہوں کافر ہو گا اگر کہے کہ نہ چاہیئے علم کیا کام آویگا کافر ہو گا اگر کہے کہ ان عملوں کو کون سیکھے یہ تو کہانیاں ہیں یا یوں کہے کہ یہ تو مکرو فریب ہیں کافر ہو گا اگر ایک شخص کہے کہ چل شرع کی طرف دوسرا کہے کہ پیادہ لے آ کافر ہو گا اور اگر کہے چل قاضی کے پاس اور وہ کہے کہ پیادہ لے آیا کافر ہو گا اگر کوئی کسی سے کہے کہ نماز جماعت کے ساتھ پڑھ وہ کہے کہ ات الصلوۃ تنھی کافر ہو گا۔

ف۔ کیونکہ آیت قرآن کی یہ ہے اِنَّ الصَّلٰوةَ شَغَلَتْ عَنِ الْفَحْشَا وَ اَلْمُنْكَرِ تَتَذَكَّرُ لَهَا یعنی منع کے ہیں اس نے ہنسی سے اکیلے کے معنی مراد لئے اور ہنسی کرنی قرآن کی آیت کے ساتھ کفر ہے اگر کوئی قرآن کی آیت پیالے میں رکھے اور پیالے کو پڑ کر کہے کہ اُسٹا دھاقا کافر ہو گا دیگ میں جو کچھ باقی رہ جاوے اس پر اگر کہے وَ اَلْبَاقِيَاتُ الصَّٰلِحٰتُ کافر ہو گا اگر کوئی مرد سب لٹر کہہ کر شراب پی دے یا زنا کرے تو کافر ہو گا اگر بسم اللہ کہہ کر حرام کھاوے اس صورت میں بھی کافر ہو گا اگر رمضان آوے اور کہے کہ کیا رنج سر پر کیا کافر ہو گا اگر کوئی کسی سے کہے کہ چل فلا نے کو امر بالمعروف کریں پس اگر وہ جواب دیوے کہ اس نے میرا کیا کیا ہے کہ میں اس کو امر بالمعروف کروں کافر ہو گا کئی مرد اگر قرضدار سے کہے کہ میرا زر دنیا میں دے کیونکہ آخرت میں زر نہ ہو گا اگر وہ جواب دیوے کہ دش اشرفی اور دے آخرت میں مجھ سے لینا وہیں دوزگاہ کافر ہو گا۔ بادشاہ کو اگر سجدہ عبادت کرے گا بالالتفاق کافر ہو گا اور جس طرح سلام تحیت کا کرتے ہیں اسی طرح اگر سجدہ تحیت کا کرے گا تو علماء کو اس میں اختلاف ہے ظہیر میں لکھا ہے کہ کافر نہ ہو گا ہدایہ کی شرح فوائد الدہایہ میں لکھا ہے کہ سجدہ کرنا نہیں جائز ہے بالاجماع لیکن خدمت کوئی دوسری وضع سے مثلاً کھڑا رہنا بادشاہ کے رو برو یا ہاتھ چومنا یا پیٹھ جھکانا جائز ہے جو کوئی بتوں کے نام پر یا کسی کنویں یا دریا یا نہر یا گھر اور چشمہ وغیرہ پر ذبح کریگا پس وہ ذبح کرنے والا مشرک ہو گا اور اس کی عورت اس کے نکاح سے نکل جائے گی اور جانور ذبح کیا ہو اور مرد ہو گا دستور القضاۃ میں امام زاہد ابو بکر سے نقل کیا کہ جو شخص کافروں کی عید کے دن مثلاً مجوس کے نوروز میں اور اسی طرح ہندوؤں کی ہولی اور دیوالی اور دسہرے میں جاوے اور کافروں کے ساتھ بازی میں شریک ہوئے تو کافر ہو گا۔

مسئلہ۔ یاس کا ایمان قبول نہیں اور یاس کی توبہ قبول ہوتی ہے یا نہیں اس میں اختلاف ہے اجماع قول یہ ہے کہ قبول ہوتی ہے شرح مقاصد میں لکھا ہے کہ جو شخص انکار کرتا ہے عالم کے ہر شے کا یا انکار کرتا ہے حشر میں کے ساتھ ہونے کا یا کہتا ہے کہ حق تعالیٰ کو علم جزئیات کا نہیں اور ان کے مانند جو ضروریات دین کے ہیں ان میں انکار کرتا ہے پس وہ شخص کافر ہے بالاتفاق جن کے عقیدے اہل سنت والجماعت کے برخلاف ہیں مثل رد افض اور خوارق اور معتزلہ اور غیر ان کے جو فرقہ باطلہ ہیں کہ دعویٰ اسلام کا کرتے ہیں ان کے کفر میں اختلاف ہیں مفتی میں ابو حنیفہ سے روایت ہے کہ کسی اہل قبلہ کو کافر نہیں کہتا، مول میں اور ابو اسحاق اسفہانی نے کہا کہ جو کوئی اہل سنت کو کافر جانتا ہے میں بھی اس کو کافر جانتا ہوں اور جو کوئی کافر نہیں جانتا ہے میں بھی اس کو کافر نہیں جانتا ہوں علامہ عالم اہدیٰ نے بحر المحیط میں لکھا ہے کہ جو ملعون پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کو گالی دیوے یا اہانت کرے یا ان کے دین کے امور میں سے کسی امر میں یا ان کی صورت مبارک میں یا ان کے اوصاف میں سے کسی وصف میں عیب کرے اگرچہ دل لگی کی راہ سے ہو خواہ وہ آدمی مسلمان ہو خواہ ذمی خواہ حربی وہ کافر ہے اس کو قتل کرنا واجب ہے تو بہ اس کی قبول نہیں اجماع امت اس بات پر ہے کہ نبیوں میں سے چاہے کوئی نبیؐ ہو ان کی جناب میں بے ادبی کرنا اور ان کو خفیف جانتا کفر ہے بے ادبی کرنے والا کافر ہوگا خواہ حلال جان کے بے ادبی کی ہو یا حرام جان کے رد افض جو کہتے ہیں کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دشمنوں کے خوف سے خدا کے بعض احکام کو نہیں پہنچایا یہ کفر ہے۔

روغن الریاحین کا اردو ترجمہ

## نزهة البساتین

☆ اولیاء اللہ کی زیارت و صحبت جس طرح انسان کی عملی و اخلاقی اصلاح کے لئے نسخہء کبیرہ بطرح  
در سرے درجے میں ان کے حالات، کشف و کرمات کے واقعات، اللہ تعالیٰ کی عبادت و طاعت  
ان کے اعلیٰ مقامات اور ان کے ملفوظات کا مطالعہ کرنا اور سنانا بھی بے حد مجرب ہے

آٹھویں صدی ہجری کے بہت بڑے عالم اور ولی اللہ

حضرت یافعیؒ کی کتاب ”روغن الریاحین“

ایسی ہی مستند و معتبر اور شہایت مفید کتاب ہے جس کی قدر اہل دین و اصلاح پہچانیں گے  
کاغذ سفید معیاری کتابت و طباعت،

قیمت مجلد

اسی موضوع پر ایک اور گرانبہا تصنیف

## اسوۃ الصالحین یعنی تذکرۃ الکاملین

اسے مشہور مؤرخ اسلام جناب انتظام اللہ شہابی نے مرتب کیا ہے اور اس میں صحابہ و کرامؓ  
صحابیاتؓ اور صوفیاء و کرامؓ کے اخلاص و محبت کے رُوح پرورد حالات کے ساتھ ہی  
سلاطین اسلام کی خدا پرستی و عمل گسری کے واقعات بھی موجود ہیں۔

کاغذ سفید اعلیٰ کتابت و طباعت، قیمت مجلد

مالکان ایجوکیشنل پریس  
ادب منزل پاکستان چوک کراچی

ایم۔ ایم  
سعید کمپنی  
سیح

## ہمارے ادارہ کی چند اہم فقہی مطبوعات

بدائع الصنائع فقہ حنفی کی سب سے مستند اور شہرہ آفاق کتاب جو کسی تعارف کی محتاج نہیں عمدہ طباعت اور نفیس جلد، کامل سیٹ و زمین جلد درجہ

بحر الرائق شرح کنز الدقائق درس نظامی کی مشہور و معروف کتاب کنز الدقائق کی عربی میں بے نظیر شرح۔ کامل سیٹ درجہ جلد قیمت

در مختار اردو (الموسم) بغایت الاوطار فقہ حنفی کی مشہور کتاب در مختار کا اردو زبان میں ترجمہ جو پاکستان میں پہلی بار شائع ہوا ہے۔

فتاویٰ عزیزی حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کے فتویٰ کا بہترین مجموعہ جس کو ہمارے ادارہ نے بہترین کتابت و طباعت کے ساتھ شائع کیا ہے قیمت

فتاویٰ رشیدیہ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی کے فتاویٰ کا مجموعہ جو کامل علم و اہل فتویٰ کے لئے محبت کا مقام رکھتا ہے بہترین کتابت عکس ضباعت خوبتر و جلد

شرح وقایہ اردو الموسوم بآلہ ہدایہ درس نظامی کی مشہور کتاب شرح وقایہ کا نہایت سلیس عام نہم اردو ترجمہ عمدہ کتابت و طباعت قیمت

احسن الفتاویٰ حضرت مولانا مفتی رشید احمد صاحب لدھیانوی کے نادر فتاویٰ کا مجموعہ جس کی اب تک تین ضخیم جلدیں شائع ہو چکی ہیں چوتھی جلد زیر طبع ہے

قیمت فی جلد

احسن المسائل ترجمہ کنز الدقائق اردو۔ قیمت

فتاویٰ اشرفیہ تالیف حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی قیمت

ہدایۃ الاولین و آخرین (مجیدی) کامل قیمت

رکن الدین تالیف الحاج مولانا عبدالمعید صاحب مدظلہ قیمت

نفع المفتی راؤ تالیف مولانا عبدالحی صاحب فرنگی علی

مسائل سجدہ سہو تالیف مولانا حبیب الرحمن صاحب خیر آبادی قیمت

تفسیر القرآن حضرت مولانا عبد اللہ صاحب کی فن میراث پر جامع تالیف قیمت

ناشر ایچ ایم سعید کمپنی ادب منزل پاکستان چوک کرچی



تکلیف

# مآلِ ابِرِ قاسمی

کلمات کفر، وصیت نامہ، احکام اضحیہ، احکام عمیقہ  
مُصَنَّف

حضرت مولانا قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ

محشی

مولانا قاضی سجاد حسین صاحب رحم  
صدر مدرس مدرسہ عالیہ فتح پوری دہلی

ایچ ایم سنسکریٹ لکچرنگ

ادب منزل، پاکستان چوک، کراچی